# اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر چہارم و پنجم و ششم ۱۱ معہ ۱۵۵۶

ضمیمہ متضمن مسائل مذہبیہ اہل السنۃ



## قیمت رسالہ و ضمیمہ

یہ رسالہ عموماً عـــہ سالانہ قیمت پر دیا جاتا ہے۔ خاص دروساء ۱۲ روپیہ عنایت فرماتے ہیں بعض اشخاص سے جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے کم ہے ۲ روپیہ لیے جاتے ہیں۔ جنکی آمدنی دس روپیہ سے زیادہ نہیں روپیہ ماہوار بھی آمدنی نہیں رکھتے پر علمی بضاعت رکھتے ہیں اور اس سے ہین اون کو بلا قیمت دیا جاتا ہے ضمیمہ اکثر رسالہ سے علیحدہ نکلتا ہے تین روپیہ ہے خاص چھ روپیہ۔ رعایتی عـــہ۔ ادنی ۱۲ اقل

• ابو سعید محمد حسین۔ مہتمم رسالہ اشاعۃ السنۃ

## اشاعۃ السنۃ کی غیر حاضری پر عذر آوری

رسالہ نمبر ۳ جلد ۹ کے بعد جو ماہ جولائی میں شائع ہوا تھا دسمبر سے پہلی اس رسالہ اور اس کے ضمیمہ کا کوئی پرچہ شائع نہیں ہو سکا جسکی وجہ یہ ہے کہ خاکسار (ایڈیٹر) ۱۵ اگست سے ۷ نومبر تک بعض قومی خدمات و ضروریات میں ایسا مصروف رہا کہ مضمون رسالہ کا ایک ورق نہیں لکھ سکا۔ اسی اثنا میں پنجاب کا سفر پیش آگیا۔ اس سفر میں اکثر روزانہ

گشت رہتا تھا تمام ایام ... ہفتہ خالی نہ گذرتا تھا کہ ... گو ... اتفاق ... ضروریات سے متعلق ... رسالہ کی مضمون نویسی

یہ کیفیت پڑھکر ہمکو امید ہی ہمارے ناظرین و خریدار اہلحدیث ہمکو معذور سمجھکر اس عرصہ کی غیر حاضری کو معاف فرمائینگے خصوصاً اسوقت جبکہ ہماری اس تگ و دو کا عمدہ و مفید نتیجہ عنقریب مشاہدہ فرمائینگے اسوقت تو ہمکو اپنے قدردان معاونون و خریدارون سے یہ بھی امید ہے کہ ہمکو آیندہ خدمت سے بری کرکے پنشن کا مستحق سمجھینگے اور ہمارے کسی وقت کی غیر حاضری پر کبھی آشفتہ خاطر نہونگے وہ وقت ظہور نتیجہ عنقریب آنا چاہتا ہے ومن اللہ التوفیق -

## معاونین کی خدمت مین

## ضروری التماسات

### اوّل

باقیات ۱۸۸۵ء کی لئے جنوری ۱۸۸۶ء سے یاددہانی ہو رہی ہے - جسپر اکثر حضرات کی توجہ نہین ہوئی - اور طرفہ یہ کہ اخری یاددہی جو اگست ۱۸۸۶ء سے ہوئی ہے بیرنگ خطوط کے ذریعہ سے عمل مین آئی ہے - اس سے بھی ان حضرات کو تاثیر نہوئی - اکثر صاحبون نے نہ روپیہ ارسال کیا نہ جواب خط دیا نہ بجز اکید وصاف کے اپنے خط بیرنگ واپس کیا ان حضرات کیخدمتمین ہم مودبانہ التماس کرتے ہین کہ اگر وہ قیمت دینا اور آیندہ پرچہ لینا نہین چاہتے تو ہمکو اسی امر سے آگاہ کرین ہم انکے پچھلے حساب کو لیوم الحساب پر چھوڑتے ہین اور انکو زیر باری رسالہ سے سبکدوش کرتے ہین - اور اگر ادائے قیمت کی نیت ہے تو براہ مہربانی ہماری خطوط کا جواب دین - اور اسمین ادائے قیمت کا قبل لینا چاہین وعدہ مقرر کرین اس التماس پر بھی وہ سکوت اختیار کرینگے تو ان کے نام بیرنگ خطون کا سلسلہ برابر جاری رہیگا - اور جس خریدار نے ہمارا بیرنگ خط ریفوز ڈ کرکے واپس کیا اسکا رسالہ بند ہوگا ۔

### التماس دوم

نمبر اول حصہ انگریزی رسالہ اشاعۃ السنہ کی (جسمین مضمون "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض" مندرج ہے) دو سو کاپیان چھپوائی گئی تھین - از انجملہ تقریباً ایکسو کاپی تو بلاقیمت تقسیم ہوئی جسمین سے ایک ثلث سے زائد حصہ گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کیخدمتمین پیش ہوا - باقیماندہ سو سے (۵۵) کاپیان خریدارون کے نام روانہ کی گئین - از انجملہ (۹) خریدارون نے (جنکی قیامگاہ یہ مواضع ہین - وزیرآباد - کراچی - چہانگا مانگا - الہ آباد - بنگلور

کاکو۔ نابھہ۔ کہوٹی۔ کوہ منصوری) ارادہ خریداری و معاونت ظاہر کیا۔ اور بعض محسنون نے زر اعانت بھی ارسال فرمایا ہے ✤

(۴۰) خریدارون نے بشمول چند اشخاص غیر خریدار معاونون کو جنکے مواضع قیام یہ ہین لاہور۔ لودہانہ۔ انبالہ۔ ہوشیارپور۔ دہلی۔ ناگپور۔ جبلپور۔ آرہ۔ بنارس۔ بمبئی۔ شملہ (سابق ڈیرہ اسمعیلخان) سنور (حال کوئٹہ) غازیپور۔ ڈیرہ دون کچھ روپیہ ارسال کیا ہے۔ مگر وہ صرف نمبر اول کی قیمت ہے یا اسی نمبر کے متعلق ایک خاص ضرورت کے لئے جسکو فرستادگان جانتے ہین اعانت ہے۔ اس سے انکا ائندہ کے لئے خریدار یا معاون پرچہ ہونا مفہوم نہین ہوتا اور (۲) صاحبون نے (جنکی مواضع سکونت رحیم آباد۔ پورٹ بلیر ہے) وعدہ قیمت یا معاونت پرچہ کیا ہے اس سے بھی انکی آیندہ خریداری و معاونت کا حال معلوم نہین ہوتا باقیماندہ ۴۴ خریدارون نے جنکے محل اقامت یہ مقام ہین۔ مدراس۔ مردان۔ بنگلور۔ راولپنڈی۔ جونپور۔ میانمیر (حال امرتسر) پٹنہ۔ شکرگڈہ۔ حیدرآباد دکن۔ عدن۔ مظفرگڈہ۔ ملتان۔ جہلم۔ انارکلی لاہور۔ علیگڈہ۔ منٹگمری۔ پینہانہ۔ کنوبٹور۔ مالیرکوٹلہ۔ کرنول۔ پشاور۔ امرتسر محض سکوت اختیار کیا ہے۔ نہ زر قیمت یا معاونت پرچہ ارسال کیا نہ آیندہ خریداری کی نسبت ارادہ ظاہر فرمایا ہے ✤

لہذا حصۂ انگریزی کا دوسرا نمبر جسمین مضمون "نواب صاحب بہوپال اور ان کے اسلامی یا ملکی بہائی" درج ہے اور وہ (۵۱) صفحہ مین تیار ہو کر شائع ہوا ہے صرف نو اشخاص (معاونین قسم اول کی خدمت مین روانہ ہوا ہے۔ باقیماندہ (۴۶) اشخاص (معاونین اقسام ثلثہ) کی خدمت مین وانگی نمبر ۲ سے انکے ارادہ خریداری معلوم نہونے کے سبب توقف ہوا ہے اور آیندہ بھی جبتک ان کی طرف سے مطالبہ نہوگا توقف رہیگا ✤

لہذا جو صاحب خریداری حصۂ انگریزی کا شوق و ارادہ رکھتے ہین وہ اپنے شوق و ارادہ سے ہم کو جلد آگاہ کرین ✤

درصورت توقف ہم نمبر اول کی جو خریدارون کو وصول ہو چکا ہے قیمت خریداران ان کے حساب مین درج کرینگے اور آیندہ ان خریدارون کے لئے جن کی
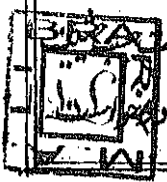
نہ ہونچیگی کوئی کاپی نہ چھپوائینگے صرف ان چندکاپیون کے چھپوانے پر (جو گورنمنٹ مین پیش کرنے یا موجودہ خریدارون کو تقسیم کرنیکے لئے مکتفی ہون اکتفا کرینگے ؛

پہر جو صاحب خریداری حصہ انگریزی کا شوق و ارادہ ظاہر فرمائینگے وہ اپنا مطلوب نپا ئینگے اِس رسالہ کا مضمون "اہلحدیث پرانا خطاب ہے" انگریزی مین ترجمہ ہوچکا ہے - اِس کا طبع ہونا خریدارون کیطرف سے ہماری التماس کے جواب آنے پر موقوف ہے وہ مہربان اس التماس کے جواب مین جو کچھ مناسب سمجھین جلد ظاہر کرین - صم بکم سکوت اختیار نہ فرمائین کہ اسمین ان چند شائقین کا جو ارادہ خریداری ظاہر کرچکے ہین اور اس قومی ضرورت کا جسکے لئے وہ مضمون ترجمہ کیا گیا ہے حرج متصور ہے ؛

## التماس سوم

ہماری التماس معروضہ نمبر ۱ جلد ۹ صفحہ ۳ سطر ۹ و ۱۴ کو صرف بعض حضرات معاونین نے توجہ سے ملاحظہ فرمایا ہے اور قیمت رسالہ کو حسب حیثیت خود بڑہا دیا یا کوئی معقول عذر جس سے ہمکو بجز تسلیم چارہ نہوا پیش کیا - اکثر حضرات نے اسمین سکوت اختیار فرمایا ہے - ان کیخدمت مین التماس مذکور کا فقرہ اخیر دوبارہ عرض کیا جاتا ہے - "جنکی آمدنی چالیس روپیہ ماہوار سے زیادہ معلوم ہوگی انکے نام ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بل جاری ہوگا اسمین جو صاحب کچھ عذر کرنا چاہتے ہین وہ بفور ملاحظہ التماس ہذا کرین - ورنہ اپنے آپ کو ایک روپیہ ماہوار کا (جو اس رسالہ کی عام قیمت ہے) خریدار سمجھین" اس دوبارہ عرض پر بھی اُن کا سکوت رہا تو اُن کو عام قیمت پر راضی سمجھا جائیگا اور ۱۸۸۵ء سے اسی حساب کے مطابق انسے مطالبہ قیمت ہوگا - جن صاحبون کا روپیہ بابت ۱۸۸۵ء آیا ہے اور وہ ان کی حیثیت آمدنی کے موافق نہین ہے ان کا روپیہ تا تصفیہ معاملہ درج حساب نہوگا وہ صاحب اپنے معاملہ کا تصفیہ کرین تو ہم ان کا روپیہ درج حساب کرکے انکے نام کی رسید ارسال کرینگے ؛

---

# گورنمنٹ کا شکریہ

اور

# اہل اسلام کو مژدہ اور مشورہ

{ قال نبینا صلی اللہ علیہ وسلم من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ
(ہمارے پیغمبر کا قول ہے جو شخص لوگون کا شکرگذار نہین وہ خدا کا بھی نہین) }

۱۸۶۹ء سے ہم اپنی غفلت مین سونے والی قوم (اہل اسلام) کو جگا اور ہلا رہے ہین اور اپنے رسالہ کے متعدد* مضامین مین یہ لکھ چکے ہین کہ (۱) مذہب و معاشرت آپس مین متلازم ہین۔ مسلمانون نے معاشرت کو مذہب سے الگ کیا تو اسلام کا تنزل شروع ہوا۔ (۲) اور دنیاوی ترقی بذریعہ ملازمت کسب۔ تجارت۔ زراعت وغیرہ مذہب اسلام کے مخالف نہین۔ بلکہ ترقی و عروج اسلام کا ایک بڑا بھاری سبب ہے۔ (۳) اور انگریزی زبان کا سیکھنا جو اس زمانہ مین عروج دنیاوی کے لئے ایک

* یہ مضامین اشاعۃ السنۃ مین جلد دوم سے جلد ششم تک کے متعدد پرچون مین مرقوم ہین اس مقام پر ان مضامین سے چند فقرات بغرض تفہیم و تشویق ان ناظرین کے جنہون نے وہ جلدین ملاحظہ نہین کین نقل کئے جاتے ہین۔ ان فقرات کے ملاحظہ سے ان صاحبون کو اصل مضامین کا شوق پیدا ہو تو اُن کی خدمت مین وہ پرچے جن مین اصل مضامین درج ہین بحساب فی پرچہ ۴؍ قیمت ارسال ہو سکتے ہین۔

جلد اوّل اشاعۃ السنۃ مین بصفحہ ۳۴۵ یہ دعوی کر کے کہ "مذہب و معاشرت آپس مین خوب جکڑے ہوئے ہین اور ایک زنجیر سے بندہے ہوئے اور انبیا علیہم السلام جیسے عبادت سکہانے کو آئے ہین ویسے ہی معاملات و طرز معاشرت بتانے کو تشریف لائے ہین" اسکے ثبوت مین چند آیات و احادیث نقل کر کے اسکی تمثیل مین بصفحہ ۳۴۴ لغایت ۳۷۷ وہ احکام شریعت بیان کئے

نہیں دی ہے مسلمانون کے لئے ممنوع نہین ہے۔ اور (۴) اہل اسلام کے لئے اقوام غیر کی نوکری

بہر حال اور مطلقاً منع نہین ہے"۔ وغیرہ وغیرہ۔

ان مضامین سے ہمکو امید ہے (چنانچہ سماع و مشاہدہ مین بھی آچکا ہے) بہت لوگون پر

اثر کیا ہوگا اور ان کو تحصیل اسباب حسن معاشرت اور ترقی دنیاوی کی طرف جو ترقی دین کا

ذریعہ ہے متوجہ کر دیا ہوگا۔ اس قسم کے مضمون ہم تین اور لکھنا چاہتے ہین جنکی تحریر کا

ہین جو دیوانی۔ فوجداری کلکٹری پولیٹکل وغیرہ معاملات دنیاوی کے متعلق ہین۔

اور جلد سوم مین نمبر ہشتم کے ضمیمہ مین بصفحہ (۲) کہا ہے۔ "ذاتی کام (جو کسی خاص شخص سے متعلق ہو) گو ایک شخص اپنی ہی ذات سے کر سکتا ہے مگر جمہوری کام کا اتمام بدون جمہوری اجتماع و معاونت کے ممکن نہین ہے مثلاً ایک شخص اپنی ذات سے عابد یا زاہد بننا چاہے تو کسی مسجد کے حجرہ مین وہ معتکف ہو کر عابد یا زاہد بن سکتا ہے مگر کسی قوم کا ہادی یا مربی بننا چاہے تو اس امر کے لئے صرف حجرہ اور اسکی ذات کافی نہین ہے بلکہ اور انصار و اعوان کا محتاج ہوتا ہے۔ یہہ بادی النظر کا فتوے ہے اور اگر نظر غائر سے دیکھا جاتا ہے تو جن کامون کو ذاتی خیال کیا جاتا ہے ان کا اتمام و حسن انجام بھی بدون جمہوری معاونت کے ممکن نہین ہے۔

اسی عابد یا زاہد کو مسجد کے حجرہ مین دوسرا شخص کھانا نہ پہنچاوے تو چند روز مین اسکو اعتکاف توڑنا پڑے۔ اسکی عبادت کے لئے کپڑا۔ بوریا۔ کوزہ کوئی بہم نہ پہونچاوے تو عبادت کا قافیہ تنگ ہو جاوے۔ سر اسکا یہ ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے اسلئے وہ اپنے ہر کمال مین (ذاتی بخواہ جمہوری) جمہوری معاونت کا جو تمدن کے لوازم سے محتاج ہے"۔

اور جلد چہارم مین بصفحہ ۱۱۲ کہا ہے۔ "پہلی صدیون کے مسلمان جو اصلی اسلام پر تھے انہون نے وہ ترقیان حاصل کی ہین کہ اقوام غیر نے انکی ترقی و کمالات کو تسلیم کر لیا ہے۔

ضمیمہ اشاعۃ صفحہ ۹۶

ہم جلد۴ وغیرہ کے متعدد نمبرون مین وعدہ دے چکے ہین - ایک مضمون "دنیا" جسمین ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ دنیا جسکی مذمت دین اسلام مین وارد ہی وہ سونے چاندی ثروت وشوکت، جاہ وحشمت کا نام نہین کہ وہ اہل اسلام کے لیئے ناموزون ونامناسب ہو - بلکہ دنیا وہ ہی جو خدا سے اور آخرت سے غافل کرے ہے سه

چیست دنیا از خدا غافل بُدن ✤ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

[illegible]

اور اُن کی شاگردی کو اختیار کیا ہی - پچھلے زمانہ کے مسلمانون مین اوہام باطلہ وخیال فاسدہ پھیل گئے تو ان توہمات وتعصبات نے اُنکو ترقی وکمالات سے روکا اصل مذہب اسلام کسی طرح معاشرت مین خلل انداز نہین ہے"

پھر بصفحہ ۲۴۷ اسکا ارکلام غیر کہا ہے - "علوم کو اگلے مسلمانون نے ایک اعلی درجہ کی تہذیب پہنچایا تھا - ہمارے مذہب کے بانی نے تحصیل علم کیطرف متعدد طرح سے لوگون کو رغبت دلائی تھی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اسلام کی دوسری صدی مین مسلمانون نے علوم کیطرف توجہ کی اور جہان سے اُنکو ملا اونہون نے علم اخذ کیا اور چند روز مین اور قومون کے لئے استاذ ہونے کی عزت حاصل کی - مسٹر ارٹ جرمن کے مورخ نے نہایت انصاف سے یہہ بات لکھی ہے کہ مسلمانون نے اور قومون سے کتنا ہی کچھہ کیون نہ سیکھا ہو مگر اُنہون نے اپنی قابلیت ولیاقت سے اسکو بہت کچھ ترقی دی -

ایسا ہی کئی ایک مشہور عیسائی مورخون سے منقول ہی - ایک فرانسیسی عالم کا یہ قول ہی کہ عرب کی قومون کو خدا نے دنیا مین اسلئے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم وفنون اور اسباب تمدن اون مختلف قومون تک پہنچا وین جو فرات کے کنارے سے لیکر اسپانیہ کی وادی کبیر تک پھیل رہی ہین چنانچہ ان تمام قومون نے جملہ کمالات اس قوم عرب سے حاصل کئے -

فنون ودستکاری کو اہل عرب نے رومیون کے بڑے بڑے شہرون مین جاکر بخوبی حاصل کیا تھا اور پھر خود اُسکو ترقی دی تھی - ہارون رشید خلیفہ عباسی نے جو ایک

یہی اسباب دنیا اگر خدا کے قرب اور آخرت کے یاد کا ذریعہ ہون تو یہ سراسر دین ہین - بلکہ جو دنیا مین آیا ہے اُسکے لئے دنیا ہی ایک وسیلہ ہے جس سے وہ خدا کو مل سکتا ہے - دُنیا اور اسباب دنیاوی کو چھوڑکر وہ کسی کام کا نہین رہتا نہ خدا کا نہ رسول کا نہ دنیا کا نہ آخرت کا" **دوسرا** مضمون "**اقسام ملازمت**" جسمین ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ ہمارے زمانہ کی معزز نوکریان تحصیلداری اکسٹرا اسسٹنٹی - ججی وغیرہ کیا حکم رکھتی ہین -

[illegible] صفحہ ۹۶

گھڑی بطور تحفہ کے شارلمین بادشاہ فرنگستان کو جو اسکا بڑا دوست تھا بھیجی تھی اور جسکا ذکر ایجن ہارڈ صاحب نے کیا ہے مسلمانون کے فنون و دستکاری مین ترقی کرنے کا بڑا ثبوت ہے * * *

مسلمانون کی معاشرت کے طریقے ملنے جلنے کے قاعدے بھی نہایت عمدہ تھے غرضکہ آٹھوین صدی سے لیکر نوین صدی تک مسلمانون کی طرز معاشرت کو ترقی ہوتی رہی - یہانتک کہ یورپ نے مسلمانون ہی کی معاشرت و تمدن کو دیکھکر اسمین ترقی کی - گیارہوین کے آخری تیرہوین صدی تک جو صلح و لڑائیان مسلمانون اور عیسائیون مین بیت المقدس مین ہی ہین اسکی نسبت یورپ کے مورخون کا قول ہے کہ گو ان لڑائیون سے بیشمار آدمی ضائع ہوئے اور بہت سا نفیس مال بغیر کسی فائدہ کے ضائع ہوا لیکن انجام کار اسی زمانہ سے اہل یورپ نے فوج کی ترتیب اور اصلاح شروع کی اور تجارت اور زراعت کے طریقے اُن مشرقی قومون سے سیکھے اور شہریون کی عادتین اختیار کی اور دنیا کے حالات تحقیق کرنے کے واسطے سفر کی عادت ڈالی خلاصہ یہ کہ یورپ کی قومون کو تمدن کے طریقے اسی وقت سے معلوم ہوئے جب سے وہ مسلمانون کی اُن قومون سے ملے جو تمدن اور حسن معاشرت اور علوم و فنون اور ہنر و کمالات مین اُن سے فائق تھین -

تجارت اور زراعت مین بھی مسلمانون نے بہت ترقی کی تھی اُنکو ہمیشہ سفر کی طرف رغبت رہی جب انکی سلطنت فرانسیس اور اسپین کے پہاڑون کے بیچ سے گذر کر ایشیا تک پہونچی تو اُسوقت وہ دنیا کے بڑے تاجرون مین ہوگئے اور فن زراعت مین تو مثل

تیسرا مضمون تعلیم انگریزی جسمین یہ بیان ہوگا کہ تعلیم انگریزی مین کیا کیا فوائد ہین اور کیا کیا مضار اور ان کے مضار کا علاج ہے ۔

یہ مضامین تحریرین اگر شائع ہون گے تو امید ہے کہ ان مضامین کے پڑہنے کے بعد ایسے لوگ بہت ہی کم رہجائین گے ۔ جو دنیاوی ترقی کو مخالف اسلام سمجہکر اس مین سعی نکرین ۔

ان کے کوئی نہ تھا ؛؛

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۱۶۶ کہا ہے ۔ بعض لوگون (متعصب مولویون یا جاہل صوفیون) کا یہ خیال ومقال ہے کہ انگریزی پڑہنی گناہ ہے ۔ پھر اس انگریزی کے ذریعہ سے نوکریان کرنا اور دنیا مین عزت وترقی پیدا کرنا اوربھی سخت گناہ ہے ۔ مسلمانون کو چاہیے کہ صرف دینی علوم پڑہین ۔ اور علم پڑہکر خدا کی یاد وعبادت مین لگے رہین نہ کسب کرین نہ تجارت کرین نہ نوکریون کی بلائین پڑین ۔ پس جو شخص یا جو کوئی جماعت مسلمانون کے لئے انگریزی پڑھنے اور دنیاوی ترقی مین کوشش کرنے کے لئے یہ سامان مہیا کرتے ہین وہ انکے بدخواہ ہین جو اُن کو بلاؤن مین پہنساتے ہین خیرخواہ ہرگز ہرگز نہین ہین ۔

اِس خیال ومقال کے دو جواب ہین اوّل یہ کہ (جو بادی الرائے پر مبنی ہے) کہ اس انجمن نے * ان لوگون کے لئے انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت وفارغبالی حاصل کرنے کے تجویز وتائید نہین کی جو دینی علوم پڑھنے پڑہاتے ہین اور رات دن قال اللہ قال الرسول اور خدا کی ذکر ویاد مین مصروف ہین نہ انکو تجارت سے کام ہے نہ نوکری سے تعلق ہے وہ خدا کے کام مین لگے ہوئے ہین خدا ان کے کام اور ون سے کرا دیتا ہے اور پکّی پکائی بہجوا دیتا ہے ۔ بلکہ یہہ تجویز وتائید اِن لوگون کے لئے ہے جنکی ہمت رات دن دنیا واسباب دنیا کی طرف لگی رہتی ہے ۔ ان لوگون کو انجمن ہمدردی نے یہہ تجویز بتائی (اور اسی تجویز کی تائید کی ہے) کہ وہ لوگ دنیا ہی کے طالب ہین تو اس دنیا کے

[illegible]

* یعنی انجمن ہمدردی اسلامی لاہور جسکا بمقام رسالہ اشاعۃ السنۃ مین ذکر ہے

اس مضمون شکریہ ومشورہ مین ہم اپنے سست وپست ہمت بہائیون کے (جو اپنے قصور کا الزام مذہب یا قضا وقدر کے ذمہ لگانا اپنا مذہبی ورثہ سمجھ رہے ہین اور یا ین خیال وہ ہاتھ پاؤن ہلانا عبث یا معصیت جانتے ہین) اس خام عذر کا جواب دینا چاہتے ہین کہ ہمارا انگریزی زبان سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لئے تک ودو کرنا کیا نتیجہ دیکھتا ہے جس حالت مین سرکاری نوکریان اقوام غیر ہنود وغیرہ کے ہاتھ مین ہین جو اسوقت ذلیل

ذلیل طور پر اور ذلیل ہوکر حاصل نکرین بلکہ ایسے طور سے حاصل کرین جس مین وہ خود بھی آسایش وعزت سے عمر بسر کرین اور اپنے اور ابنائے جنس (خصوصاً ان مولوی صاحبان وصوفی صاحبان اہل توکل) سے بھی سلوک کرسکین۔

دو روپیہ ماہوار کی سائیسی یا پانچ روپیہ کی چپراس کی نوکری یا دس روپیہ کی منشی گری پر اکتفا نکر بیٹھین بلکہ انگریزی علوم (جنکی اسوقت دنیا مین قدر ومنزلت ہے) حاصل کرکے سو دوسو روپیہ کی ملازمت شروع جسمین ظلم ومعصیت کی صریح معاونت نہو حاصل کرین جس سے وہ عمدہ عمدہ کام کرسکتے ہین۔

دوسرا جواب (جو نظر غائر سے پیدا ہوا ہے) یہ ہے کہ اگر سوائے ان طالبان دنیا کے اور لوگون کو بھی انگریزی پڑھنے اور اس انگریزی کے ذریعہ سے دنیاوی عزت ورفعت حاصل کرنیکی رغبت دلائی جاوے تو اسمین بھی گناہ خواہ مخواہ دامنگیر نہین ہوتا بلکہ اسمین ثواب اخروی ورضاء الٰہی کا حصول بھی ممکن ومتوقع ہے۔

مسلمانون کے لئے انگریزی زبان کے سیکھنے یا بولنے کی ممانعت شرع مین کہین وارد نہین ہے اور نہ اس ممانعت کی کوئی وجہ معلوم ہوتی ہے۔

اگر مانعین کے خیال مین ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ کافرون کی زبان ہے تو یہہ وجہ محض فضول ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ہندی اور فارسی بلکہ عربی پڑھنی اور سیکھنی بھی منع ہوجاوے اسلئے کہ ہندی دراصل ہندؤن کی زبان ہے۔ فارسی آتش پرستونکی

[illegible] صفحہ ۹۶

اور شہر کا رسلطنت ہین۔

**وہ جواب یہ مژدہ ہے** کہ ہمارے ہز اکسیلنسی لارڈ **ڈفرن** گورنر جنرل وایسرائے کی فیاض گورنمنٹ نے تمہارے اس عذر کو بھی اٹھا دیا اور تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑ کر تمکو حضیض افلاس و مذلت سے نکالنا چاہا ہے چنانچہ اپنے (انڈیا گورنمنٹ کے) **رزولیوشن** مورخہ **۱۵** جولائے کے بائیسوین فقرہ مین ہز اکسیلنسی نے صاف فرما دیا ہے کہ بہت سے عہدے

ضمیمہ حاشیہ صفحہ ۹۰

مسلمان کے استعمال مین یہ دونون زبانین پیچھے پہنچ کر آئی ہین۔

عربی زبان بھی اگرچہ آنحضرت صلعم کے زمانہ نبوت و بعثت کے بعد مسلمانون کے استعمال مین آئی ہے مگر پہلے تو وہ بھی کافرون (ابوجہل و ابولہب) کی زبان تھی۔ ان لوگون کا یہ خیال صحیح ہوتا تو خدا تعالی اپنی مقدس کلام (قران مجید) کو اس عربی زبان مین جس کو کافر بولتے تھے نازل نفرماتا۔ قران پر کیا حصر ہے سبھی کتابین آسمانی ہر ایک نبی پر اسی زبان مین نازل ہوئی ہین جو اس نبی کی قوم کی (کافر کیون نہو) زبان تھی چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا

| وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم۔ (ابراھیم ۱۶) | ہے ہم نے کوئی رسول نہین بھیجا مگر اسی کی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ انکے پاس ہماری وحی |
| --- | --- |

واحکام بیان کرے۔

خدا تعالی کا یہ فرمانا اور قران مجید وغیرہ کتب کا ہر قوم کی زبان مین اتارنا اسبات پر کامل اور روشن دلیل ہے کہ کسی زبان کو (کافرون کے کیون نہو) استعمال مین لانا گناہ نہین ہے آنحضرت صلعم کے حکم و عمل کو دیکھا جاوے تو اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مذہب والون کی زبان سیکھنی منع نہین ہے۔

صحیح بخاری مین بطور تعلیق۔ اور تاریخ بخاری مین باسنادہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ آنحضرت

| عن زید بن ثابت ان النبی صلعم امرہ ان یتعلم کتاب الیہود حتی کتبت للنبی صلعم | صلعم نے انکو حکم دیا کہ یہودیون کی خط و کتابت سیکھ لین۔ وہ کہتے ہین کہ مینے سیکھ لی یہانتک کہ |
| --- | --- |

اس قسم کے ہین کہ جنکی بخشش لوکل گورنمٹون عدالت ہائی کورٹ اور لوکل افسرون کے ہاتھ مین ہے - عالیجناب گورنر جنرل بہادر خواہش رکھتے ہین کہ ان صوبون مین جہان مسلمانون کو سرکاری نوکری کا واجبی حصہ نہین ملتا ہے لوکل گورنمنٹین اور عدالت ہائے ہائی کورٹ حسب مواقع اس ناہمواری تعداد کو برابر کرنے کی کوشش کرینگے اور اپنے ماتحت افسرون کو تاکید کرینگے کہ جب وہ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کے لئے امیدوار منتخب کرین تو اس امر کا ضروری خیال رکھین

کتبه واقرأته کتبهم - (بخاری ص ۱۰۶۸) مین آنحضرت صلعم کو یہودیون کے لئے خط لکھدیتا اور انکے خط پڑھ سناتا اور اگر سبھی لغات اور زبانون کا واضع (بنانے والا) خدا تعالی کو تسلیم کیا جاوے چنانچہ شیخ ابو الحسن اشعری کا قول ہے جو کتب اصول و تفاسیر مین منقول ہے ان آیات قرآن کا کہ

وعلم آدم الاسماء کلہا (بقرہ ع ۴) -
ومن آیاته خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم - (روم ع ۳)

خدا تعالی نے آدم کو ساری چیزون کے نام سکہائے اور تمہاری زبانون اور رنگون کا اختلاف خدا تعالی کی نشانیون سے ہے بہی اسی طرف اشارہ ہے چنانچہ امام رازی نے تفسیر کبیر مین کہا مفصل بیان کیا ہے * * * تو اس صورت مین آسانی سے جہگڑا طے ہوتا ہے کیونکہ اس تقدیر پر سبہی زبانین خدا کی زبانین ہوئین - پہر اسکی نبی اور صفی آدم علیہ السلام کین - کسی کافر کے کفر کا اسمین دخل نہوا -

اس بیان سے (یقین ہے) ناظرین کو ثابت ہوگا کہ انگریزی زبان سیکہنے کی شرع مین کوئی ممانعت نہین ہے - انگریزی اس حکم جواز تعلم مین بعینہ ایسی ہے جیسی کہ ہندی فارسی عربی - * * * ہان بعض انگریزی کتابون کے مضامین ایسے فلسفیانہ و ملحدانہ ہوتے ہین جن سے لوگون کے عقائد مسلمہ خراب ہو جاتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ جو انگریزی پڑہتے ہین پابندی مذہب چہوڑ دیتے ہین - مگر اسکا علاج یہ نہین کہ انگریزی پڑہنے سے لوگون کو منع کیا جاوے یہ علاج تب کارگر ہو سکتا ہے جبکہ انگریزی کے متعلق لوگون کی غرض دنیاوی نہو اور منع کرنے سے انکا انگریزی نہ پڑہنا متوقع ہو - بلکہ اسکا علاج یہ ہے کہ اس انگریزی کے ساتھ مذہبی

فتاویٰ ثنائیہ صفحہ ۹۰

کہ گورنمنٹ کے ماتحت دفترون مین مسلمان کتنے مقرر ہین - اسکی کیفیت صوبجات کی سالانہ رپورٹ مین درج کرنے سے نفع حاصل ہوگا"

اسی رزولیوشن کی پیروی کرنے اور ہز اکسیلنسی کی دلی خواہش پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ بنگال نے رزولیوشن مورخہ ۱۸ - اکتوبر شائع کیا ہے جسمین فقرات منقولہ بالا رزولیوشن انڈیا گورنمنٹ کو نقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے - "انڈیا گورنمنٹ کی خواہشون کو

تعلیم کو بھی شامل کردین اور ان لوگون کے لئے جو انگریزی پڑھنا چاہین مذہبی تعلیم کے اسباب و وسایل بھی بہم پہنچادین - جنکے ذریعہ سے ان کے عقائد خراب ہونے سے بچ سکین - × × × × × ان لوگون کا یہ خیال کہ نوکریان و دنیاوی عزت حاصل کرنا گناہ ہے - اور ہر ایک کو بجز ذکر و عبادت اور کوئی کام کرنا جائز نہین ہے سراسر جہالت کا نتیجہ ہے جسپر کوئی شہادت و دلالت کتاب و سنت و آثار سلف متقدمین پائے نہین جاتے -

نقصانات جہالت

ایسے ہی جاہلانہ خیالات والے لوگون کے ہاتھ سے دین اسلام اس درجہ ضعف و غربت کو پہنچا ہے - انہی حضرات کے اغوا سے اہل اسلام کی ایسی حالت ذلت و افلاس ہو رہی ہے جسکے بیان کی ضرورت نہین - الحق یہ لوگ باوجود دعوی دوستی و خیرخواہی اسلام - اسلام کے سخت دشمن ہین اور کیون نہون مثل مشہور ہے کہ "نادان دوست دانا دشمن سے بدتر و زیادہ تر ضرر رسان ہے" - انہی لوگون کے یمن و برکت سے مسلمان ایسی حالت کو پہنچ گئے ہین کہ اپنا کوئی قومی کام اشاعت دین اسلام بے دغدغہ نہین کر سکتے - قومی کیا شخصی کامون مین بھی عاجز او ر درماندہ ہین" - نمبر اس کی تصدیق و تائید مین چند حالات و واقعات کا بیان کیا گیا ہے کہ اگر سبھی لوگ اس دنیا سے دست بردار ہو کر مفلوک ہو جائین اور کسب و تجارت چھوڑ کر ان کی طرح ننگ ہو جاوین تو ان حضرات کو اپنے خیال کی غلطی کا یقین ہو جا سے جبکہ ان کو بھی

برلانے کے لئے بنگال گورنمنٹ نے رونیو بورڈ۔ افسران صیغہ جات سرکاری اور لوکل افسران سے استدعا کی تھی کہ سرکاری عہدون پر مسلمانون کے تقرر کی کیا حالت ہے اس کو وہ دریافت کرکے رپورٹ کرین اور یہہ بھی لکھین کہ جس مقام مین مختلف فرقہ کے سرکاری ملازمان کی تعداد مین ناہمواری ہے اسکو برابر کرنے کے لئے کیسے مواقع پیش آتے ہین اور آیا تقرر کے موجودہ ضوابط و قواعد کسی طرح پر مسلمان امیدوارون کے لئے

رو زانہ اور فی سبیل اللہ آمدنیان بند ہو جائین"۔

اور جلد پنجم مین بصفحہ ۳۱۵ بجواب اس سوال کے کہ کفار کی نوکری مسلمان کو جائز ہے یا ناجائز۔ اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچھ فرق ہے یا نہین" لکھا ہے "جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اُسمین انکو نوکری (مسلمان کی ہو خواہ اور مذاہب والون کی) بھی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسی کی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بھی جائز نہین۔ اسمین کفر و اسلام کو کچھ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچھہ فرق نہین۔ جواز و عدم جواز کا مدار و مناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے۔ پھر جس کام کو ناجائز قرار دین اس کا بالیقین ناجائز ہونا ضروری ہے عدم جواز کا محتمل ہونا کافی نہین لہٰذا جو کام جواز و عدم جواز دونو کا احتمال رکھتا ہے اور مسلمان کو اسکے عدم جواز کا علم نہین ہے وہ کام اسکو بجائے خود یا کسی کی نوکری سے کرنا ناجائز نہو گا"۔

پھر اسکی مثالین کتاب و سنت سے اور اسپر دلیلین بکثرت نقل کی ہین جو ۲۶ صفحہ مین تمام ہوئی ہین۔

اور جلد ششم مین ایک حکیم کے اقوال نقل کرکے اسکے نتائج کیطرف مسلمانون کو متوجہ کیا اور بصفحہ ۳۶۷ کہا ہے "مسلمان (جنکو نتائج کی طرف توجہ دلانا مدنظر ہے) بلحاظ دنیاوی حالت دو فریق ہین۔ ایک تو وہ

اشاعۃ السنۃ صفحہ ۹۶

گرانبار ہین یا نہین ؟

شق اول کی نسبت جو کیفیت بہیجی گئی ہے وہ ناکامل ہے - کیونکہ چند افسرون نے مسلمان ملازمون کی تعداد ہی نہین بہیجی ہے - بہرحال کافی طور پر یہہ بات دریافت ہو چکی ہے کہ سرکاری ملازمت کے چند صیغون مین اور بہت سے اضلاع مین مسلمانونکو سرکاری نوکری کا وہ حصہ نہین ملتا ہے جسکے وہ بلحاظ لیاقت و قابلیت مستحق ہین ؎

نصائح خانقاہی صفحہ ۹۶

جو تارک الدنیا کہلاتے ہین اور زاہد عابد اور طالب آخرت سمجہے جاتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مسجدون یا خانقاہون مین عزلت گزین و خلوت نشین ہین اور اپنی اوقات شبانروزی ذکر و عبادت و تعلم و تعلیم علوم دینیہ مین صرف کرتے ہین دوسرے وہ جو طالب دنیا کہلاتے ہین اور شب و روز تحصیل دنیا اور اسکے وسائل مین سرگرم ہین یہ عام دنیا دار ہین جو حرفت - تجارت - ملازمت - تحصیل علوم دنیادی مین مصروف ہین خصوصاً وہ لوگ جو نئی روشنی والے یا جنٹلمین کہلاتے ہین - اِن مواعظ و نصائح مین دونو فریق کے لئے مفید نتائج ہین اگر وہ توجہ کرین -

**فریق اوّل** کو ان سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ مسلمان اپنے دینی اشغال اور علوم کی تکمیل کے ساتھ دنیاوی علوم کی طرف بھی توجہ کرین اور یہہ جان لین کہ جبتک وہ اپنی دنیاوی موجودہ حالت کو ترقی نہ دینگے انکے مذہب و قومیت کا قیام بھی ناممکن ہے -

اس سے ہمارا مطلب یہ نہین کہ سبھی مسلمان علما و مشائخ انگریزی پڑھنا شروع کر دین یا ہر مدرسہ و خانقاہ مین جہان صحیح بخاری کا درس یا قرآن کی تلاوت ہو وہان انگریزی کا بھی ایک سبق ہوا کرے بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قوم مسلمانون مین ایسے لوگ بھی ضرور بکثرت موجود ہون جو اپنے دینی علم و عمل کی تحصیل کے

بنگال کے ۲۴ پرگنہ کے مالی سررشتہ مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین ہوگلی بردوان اور دوسرے چند اضلاع مین بھی یہی کیفیت ہے - جج ضلع جسکے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو مقرر ہین جن مین مسلمان صرف ۹ ہین - دفاتر کلکتہ مین سے انسپکٹر جنرل کسٹم ہوس اسٹامپ و اسٹیشنری اور شپینگ ماسٹرون کے دفترون مین رپورٹ پہنچی ہے ان دفترون مین مسلمان ایک بھی نہین ہے ۔

تکمیل کے ساتھ ان علوم کی طرف بھی توجہ کرین - جنکے ذریعہ سے وہ لوگ صاحب ثروت وشوکت و شریک سلطنت ہوسکین اور اسکے وسیلہ سے وہ اپنے مذہب و قومیّت کو قائم رکھین مذہب و قومیّت کا قائم رہنا ہرگز ممکن و متصور نہین جبتک کہ قوم مین صاحب ثروت وشوکت و شرکار سلطنت پیدا نہون -

ایک زاہد پارسا کسی خانقاہ کے زاویہ مین یا ایک فقیہ محدث کسی مسجد کے گوشہ مین تب ہی ورد اور درس مین مشغول رہ سکتا ہے جبکہ اسکی قوم ایسی صاحب ثروت و شوکت ہو جسکی معاونت سے وہ فارغ البال رہے اور اقوام غیر کی مزاحمت سے مطمئن و با امن - اور جس حالت مین اسکی قوم کو فقر و ادبار نے گھیر لیا ہو تو اسکو ذکر و درس کیلئے خلوت مین رہنا کہان ممکن ہے - اور اس کی طمانیت کب متصور قوم کے لوگ فقر و ادبار سے خود ہی قومیّت سے خارج ہونے لگے تو اسکے امن وطمانیت کا کفیل و ذمہ دار کون ہوگا -

**فریق ثانی** کو ان مواعظ و نصائح سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ انکا شب و روز تحصیل علوم و وسائل دنیا مین مصروف رہنا اور علوم دینی کی تحصیل و تکمیل اور مذہب اسلام کی محافظت مین اسکا عشر عشیر کوشش نکرنا قومی ترقی کے مخالف ہے اور یہہ یقین کرنا چاہئے کہ مذہب قومیّت کا جزیا شرط ہے - لہذا جس قدر مذہب مین نقصان رہیگا اسیقدر قومیّت مین نقصان متصور ہوگا ۔

[illegible] صفحہ ۹۶

ناہمواری تعداد کا سبب خود مسلمانون کی رغبت مین پایا جاتا ہے - کیونکہ وہ فارسی اور عربی سیکہنی کو جو اسوقت سرکاری کام کے انجام مین بہت کم تائید پہنچاتا ہے - انگریزی سیکہنے پر ترجیح دیتے ہین - حالانکہ ہندو لوگ اپنے لڑکون کو عہد طفولیت سے انگریزی پڑہاتے ہین - نیز وہ مسلمان جو اسکول اور کالج مین تعلیم پاتے ہین اپنی زبان بھی سیکھتے ہین اور اسلیئے بکار آمد علم مین زیادہ وقت صرف نہین کر سکتے ہین - یہ عادت ایسے خیالات پر مبنی ہے کہ جنکا وہ واجبی طور پر فخر کر سکتے ہین مگر اسکی تاثیر زوال پذیر ہوتی جاتی ہے روشنولورڈ نے لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۸۱ع تک بی اے کی ڈگری پانے والون مین سے مسلمان کی تعداد فیصدی ڈہائی سے کم تھی اور بی ایل کی ڈگری پانے والون مین فیصدی دو سے کچھ زیادہ تھی مگر سنہ ۱۸۸۲ع مین بی اے مین انکی تعداد سواچھ سے زیادہ تھی - اور بی ایل کی سواتین سے کچھہ کم تھی - اغلب ہے کہ درجہ اوسط کی تعلیم مین اُن لوگون نے اور زیادہ ترقی کی ہوگی - اور سرکاری ملازمت کے قابل امیدوارون کی تعداد چوگنی ہوگئی ہے -

ناہمواری تعداد برابر کرنے کا امکان صوبہ بہار مین دکہلایا گیا ہے - پہلی تمام عہدون پر بنگالی مقرر کئے جاتے تھے - حالانکہ وہ لوگ وہان کی زبان سے کامل واقفیت نہین رکھتے تھے اور اس اصول کی تائید مین یہ کہا جاتا تھا کہ قابل امیدوار دستیاب نہین ہوتے تھے - جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یہ عذر پسند نہین تھا - اور اسلیئے جناب ممدوح نے تہوڑے وقت کے بعد اس صوبہ کے تمام عہدون پر وہان کے لوگون کو مقرر فرمایا جس سے نہ صرف سرکاری ملازمت کو نفع پہنچا بلکہ حکومت کی خوشنمائی ہوئی - بہار مین اب بہت عہدون پر مسلمان مقرر ہین -[*]

[*] اس فقرہ رزولیوشن پر صاحب اڈیٹر انڈین انسٹیٹیوٹ گزٹ نے بالفاظ ذیل سے بہارک کیا ہے " لیکن لفٹنٹ گورنر کے اس بیان کی نسبت کہ بہار مین مسلمانون کی مناسب تعداد سرکاری ملازمت مین داخل ہے ہم فہمایش کرتے ہین کہ انکو صحیح خبر نہین ملی ہے اس سبب سے ہم یہ راے دیتے ہین کہ لفٹنٹ گورنر براہ مہربانی اسبارہ مین کیفیت طلب فرماوینگے اور ہم امید کرتے ہین کہ اس ذریعہ سے اصلی حالت منکشف ہوجائیگی " -

کئی افسرون نے رپورٹ کی ہے کہ سرکاری ملازمت مین داخل ہونے کا یہ قانون کہ کوئی
شخص ۲۵ برس کی عمر کے بعد داخل نہین کیا جاویگا مسلمانون کے حق مین کسیقدر ترمیم کیا جاوے
کیونکہ تحصیل علم مین اُن کا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے - یہ قانون مالی وجوہات پر اور اس نیت سے
کہ پنشن خوارون کی تعداد زیادہ بڑھنے نہ پاوے بنایا گیا ہے - انڈیا گورنمنٹ کی پالیسی کے عملدرامد کے لئے
دوسری تحریک یہ کی گئی ہے کہ چند حالتون مین ان امیدوارون کو ترجیح دینی چاہئے کہ جو فارسی
پڑھنی اور لکھنی جانتے ہین - مسلمان امیدوارون کی جو سرکاری نوکری کے قابل ہین ایک فہرست
تیار کرلی چاہئے اور تمام حکام کے پاس بھیجنی چاہئے - بہرحال جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اسوقت
صرف انڈیا گورنمنٹ کے احکام کیطرف ان افسرون کی توجہ رجوع کرنا چاہتے ہین جو سرکاری
عہدون پر امیدوارون کے تقرر یا انتخاب کا اختیار رکھتے ہین جن دفترون مین بالفعل کوئی
مسلمان نہین ہے وہان کے افسر کو چاہئے کہ قابل و مستحق مسلمان کو مقرر کرین اور خبرگیران
رہین کہ بعد تقرر کے کسی قسم کی بدسلوکی ان کے ساتھ نہ کیجاوے - جو لوگ تقرر کا اختیار رکھتے
ہین اُنکو خیال رکھنا چاہئے کہ ضرورتِ وقت کے سوا اور امور مین بھی پیش نظر رکھے جاوین
یعنی سرکاری ملازمت کی بہتری کے سوا یہ بھی ضروری ہے کہ عہدون کی تقسیم کا مناسب خیال
رکھا جاوے تاکہ ایک بڑی اور با اختیار جماعت ورطۂ زوال مین نہ گرے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ وہ
جماعت منافع عام حکومت کے لئے تائید کرے" -

**گورنمنٹ کے اُن رزولیوشنون پر ہم دل سے شکر گذار ہین** - اور
اپنے تمام اسلامی بھائیون پر بحکم اُس قول اپنے پیغمبر کے جس کو ہم اپنے مضمون کا
ریب عنوان کر چکے ہین اس احسان گورنمنٹ کا کہ اُسنے ہمارا واجبی حق ہمکو دینا چاہا
ہے شکریہ ادا کرنا انکا مذہبی فرض سمجھتے ہین - اور ہم امید رکھتے ہین کہ ہماری ملک کی اسلامی
انجمنین - انجمن اسلامیہ - انجمن ہمدردی اسلامی لاہور وغیرہ وغیرہ اس شکریہ کے متضمن گورنمنٹ
کی خدمت مین اڈریس پیش کرین گی - اسکے ساتھ ہی ہم اپنے اسلامی بھائیون کی خدمت مین

ناصحانہ التماس کرتے ہین کہ اب تو وہ اپنا آپ سنبھالین اور اپنے آپ کو گرداب ذلت و افلاس سے نکالین ۔ اس مضمون اور ان رزولیوشنون کو پڑہنے کے بعد بھی وہ ہاتھ پاؤن نہ ہلائینگے اور اپنے حق کو پہونچنے کے سامان (علوم کارآمد ملازمت سیکھنا اور سرکاری ملازمت حاصل کرنا) بہم پہنچانے مین کوششین عمل مین نہ لائین گے اور اپنے تصور (کاہلی و سستی) کا الزام گورنمنٹ یا اپنے مذہب یا مدبران قضا و قدر کے ذمہ لگائین گے تو اُن کی مرض کا کوئی علاج نہین ۔

رزولیوشن گورنمنٹ بنگال کے متعلق ہمارے ایک معزز ہمعصر اڈیٹر شحنہ ہند نے بطور ریمارک کچھہ تقریر کی ہے اور اسمین اپنے منصب کوتوالی و احتساب کے مطابق جھوٹی عذر آوری کی خوب خبر لی ہے ۔ اس مقام مین اس تقریر کا نقل کرنا لطف سے خالی نہ ہوگا ۔

آپ نے اپنے پرچہ مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۸۶ء مین فرمایا ہے ۔ "جو اہل اسلام انگریزی تعلیم کو کفر اور زندقہ سمجھتے ہین ۔ یہہ بھی شاید یقین کرتے ہون گے کہ وہ دنیا ہی مین ہین اور دنیوی ضرورتین اور حاجتین انکے پیچھے لگی ہین ۔ اوّل تو وہ خود دنیا کو نہین چھوڑ سکتے وہ طلب دنیا مین رات دن سراسیمہ ہین اور اگر چھوڑین بھی تو دنیا انکو نہین چھوڑ سکتی وہ دنیا کی دولت سمیٹ کر اُس سے اپنی کوٹھے کُٹھلے بھرنا چاہتے ہین لیکن کاہلی سے مجبور ہین شب کو خواب مین مال و دولت کی خیالی بہشت دیکھتے ہین اور جب آنکھ کُھلجاتی ہے تو یہ شعر پڑھتے ہین ؎

تھا خواب مین خیال کو ہم سے معاملہ جب آنکھ کُھل گئی تو زیان تھا نہ سود تھا

کاہلی نے بالکل اہل اسلام کے سامنے عصمت بی بی از بیچارگی کی تصویر کھینچدی ہے ۔ اسلام دنیا مین مسلمانون کو مفلس اور فقیر بنانے کے لئے نہین آیا ۔ اُسنے جسطرح معاد کی راہ کھولی ہے اسی طرح معاش کے راستے بھی دکھا دئے ۔ دنیا کے میدان مین تمام قومین سرگرم جولان ہوکر بڑھ رہی ہین سب سے بڑھے ہین تو ہمارے بھائی اہل اسلام چھینٹے چھینٹے گلے بیٹھ گئے ۔ لکھتے لکھتے قلم گھس گئی مگر ہمارے بھائی پارے کی طرح گرے تو پھر اُٹھنا محال ۔

مسلمان شکایت کرتے ہین کہ انگریزی عہد سلطنت مین انکو ملازمت کا ملنا محال ہوگیا ہے لیکن یہ استحالہ انہون نے خود اپنے ہاتھون جائز اور قائم کیا ہے - انگلش گورنمنٹ ہرگز بخیل نہین - اسکے لمبے لمبے ہاتھ مسلمانون کو سرکاری ملازمت کے لئے دور سے بلا رہے ہین - لیکن مسلمانون کی اعضاء سستی اور کاہلی یا تعصب کی حماقت سے چونکہ شل ہوگئے ہین اسلئے اُن مین گورنمنٹ تک پہنچنے کی صلاحیت نہین رہی - وہ اپنی مزاج کی اصلاح کرین تعصب کے سودا دی دماغ کا تنقیہ کرین تو گورنمنٹ تک پہنچنے کے لائق ہون -

ذیل مین ہزانر سر ریورس ٹامسن صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر بنگال کے ایک رزولیوشن کا ترجمہ شائع کیا جاتا ہے جو مسلمانون کو سرکاری ملازمت دینے کی نسبت ہے - اس رزولیوشن مین ہز ایکسیلنسی نواب گورنر جنرل بہادر وایسرائے ہند کے فقرات بھی اہل اسلام کو سرکاری ملازمت ملنے کی نسبت کسقدر زور دے رہے ہین - بنگال کے ۴۷ پرگنون کے مالی سررشتون مین ۲۱۵ عمال ہین جن مین مسلمان صرف چھ ہین - ۲۲ ضلع کے ماتحت دفترون مین (۱۱۰) ہندو اور (۹) مسلمان - کیا یہ بات شرم کے قابل نہین ؟ ہنود مین اہل اسلام سے کونسی بات زیادہ ہے - بلکہ عموماً اہل اسلام قابلیت جودت ذہن و ذکا مین ہنود سے بڑہی ہوئی ہین - لیکن اُنیسوین صدی مین ہنود اُن سے بڑھ گئے ہین مسلمانون کے کانشنس کچھ ایسے بےحس ہوگئے ہین کہ اون مین حرص اور غبطہ رشک اور غیرت سے بھی متاثر ہونیکی صلاحیت نہین رہی اور زوال و ادبار کی یہی علامت ہے -

فارسی عربی وغیرہ علوم دین کے ساتھ دنیوی علوم انگریزی وغیرہ کی تعلیم مین کونسی عقلی و نقلی قباحت[*] ہے - صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگال بھی اسی کو رو رہے ہین - مسلمانون کی موجودہ نسلین غفلت مین پڑی ہین اور جن لوگون نے اپنا بیش بہا وقت ضائع کردیا ہے یا عمداً مغربی تعلیم سے نفرت کی وہ آب کف افسوس مل رہے ہین دونو کی حالت افسوس کے قابل ہے - خداتعالی ہماری حالت پر رحم کرے " -

[*] قباحت کوئی نہین ہے چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۵ مین بدلائل عقلی و نقلی (قرآن و حدیث) ثابت ہوچکا ہے - یہ صرف کچھ نہ کرنیکے بہانے ہین - کیا اچھا کسی نے کہا ہے ؎ زاہد نداشت تاب وصال پری رخان ۔ کنجی گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

# انسداد فساد ہندو مسلمانون کی تجویز

(لایق توجہ گورنمنٹ)

اب بات کو ہندو اخبارون نے بھی تسلیم کرلیا ہے کہ جو فسادات ہندو مسلمانون مین مختلف مقامات (ہوشیارپور - لودہانہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین محرم و دسہرہ پہ ہوئے ہین ان کا منشا دسہرہ اور محرم کا ایک ساتھ آنا نہین ہے بلکہ اسکا اصلی منشا مسلمانون کی گاؤکشی ہے۔

یہی امر ہمکو قرین **عقل و قیاس** معلوم ہوتا ہے - ہم صاف دیکھتے ہین کہ ہمیشہ مختلف و متفق اقوام مین غم و خوشی کے موقعے اکٹھے پیش آتے ہین پھر ایک دوسرے سے کبھی مزاحمت نہین کرتا کہ "ہمارے گھر مین آج خوشی ہے تم اپنے ماتم پر کیون چیخین مارتے ہو" یا "ہمارے گھر مین آج غم ہے تم اپنے بیاہ مین کیون خوشیان مناتے اور ڈھول بجاتے ہو" اور اگر کوئی کسی سے اس قسم کی مزاحمت کرتا ہے تو اہل عقل کے نزدیک وہ بے وقوف قرار دیا جاتا ہے۔

**قانون قدرت** بھی ہمکو یہی دکھاتا ہے کہ تمام صفحہ ہستی پہ ایک گھر غم و الم کے سامان در پیش ہین اور اسکے ہمسایہ (قریب یا بعید) مین اسباب عیش و طرب مہیا - پھر ایک قانون خداوندی کو توڑنے اور اٹھانے اور دوسرون سے اسکا خلاف کرانے کی جمہور خلایق سے کیونکر جرأت ہوسکتی ہے۔

اس عقل و قدرت کی شہادت سے ہمکو ضرور ماننا پڑتا ہے کہ ان فسادات کا منشا دسہرہ و محرم کا یکجا آنا نہین ہے - بلکہ وہی گاؤکشی ہے جسکو عموماً ہندو مسلمان اخبار تجویز و تسلیم کرچکے ہین یا کچھ اور۔

**واقعات نفس الامر** کی طرف ہم رجوع لاتے ہین تو ان مین بھی اسی امر پر شہادت پاتے ہین جسپر عموماً اخبار متفق ہین اور **عقل و قانون قدرت** اس کے مجوز و مصدق

ان واقعات سے سر دست ہم دو واقعہ پیش کرنا چاہتے ہین جنمین ایک پُرانا واقعہ ہے اور ایک تازہ پیش آمد -

**پُرانا واقعہ** یہ ہے کہ آریہ کے پریسیڈنٹ یا لیڈر سوامی دیانند سرستی نے اپنی زندگی مین (جنہنے ان سے جلد قطع تعلق کیا) یہ عزم مصمم لیا تھا کہ ملک ہندوستان سے گاؤکشی کا اثر و نشان مٹادین اور اس امر پر گورنمنٹ کو مجبور کرین - اس امر کو پورا کرنے کے لئے انہون نے ایک میموریل تیار کرنا چاہا تھا جسپر پانچ کروڑ اشخاص ہندوستان کی شہادت ثبت ہونے سے وہ پارلیمنٹ مین پیش کیا جاتا - اور ان کے خیال مین (جسکی تائید ان کے کسی یورپین دوست نے بھی کی تھی جو پارلیمنٹ کا ممبر تھا) وہ میموریل گورنمنٹ کو ان کی درخواست قبول کرنے پہ مجبور کر دینے والا تھا -

**اس میموریل** پر ان کی زندگی مین بہت سے اشخاص ہندوستان نے جن مین بعض ضعیف الاعتقاد مسلمان بھی شامل تھے دستخط کئے مگر وہ دستخط ہنوز کورم مفروضہ کو نہ پہنچے تھے کہ سوامی صاحب اعلے پارلیمنٹ مین بلائے گئے اور آریہ لوگ اپنے اس ارادہ مین کامیاب نہوئے -

ان کے زمانۂ وفات سے اب تک ان کے چیلے اور دلاور پیرو اسی دُھن مین لگے ہوئے ہین - کہ جس طرح ہو سکے گاؤکشی کو ہندوستان سے اٹھا دین اور اپنے پیشوا کے عزم بالجزم کو پورا کرین مگر اس عزم کے پورا کرنے مین وہ موجودہ چال چل رہے ہین -

اس چال مین انکا یہ خیال ہے جسپر واقعات شاہد ہین کہ گورنمنٹ پر (جو گاؤکشی کو جائز رکھتی ہے اور اپنی قوم کے لئے اسکو ضرورت سمجھتی ہے) تو بدون جمعیت پانچ کروڑ اشخاص کے (جو ہمارے مقتدا اور مذہبی پیشوا کی خصوصیت تھی) جبر اور بس چل نہین سکتا چلو بالفعل گورنمنٹ کے ہم خیال و ہم عمل کمزور رعایا مسلمانون کو (جو نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ باہمی اتفاق و اتحاد) دباؤ اور ستاؤ - یہ ہماری ہر سال کی مارپیٹ اور عدالت کی داروگیر اجرانون

اور جیلخانون ) سے اور بھی کمزور ہو کر گاؤکشی چھوڑ دین گے تو پھر ہم گورنمنٹ سے بھی باسانی گاؤکشی چھڑا دین گے۔

**تازہ واقعہ** یہ ہے جو ہوشیارپور مین ہوا ہے۔ اسکو اخبار رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۳۔ اکتوبر ۹۶ء سے نقل کیا جاتا ہے۔

ہوشیارپور مین ہندو مسلمانون کے فساد کی تواریخ گذشتہ دو سال سے شروع ہوتی ہے۔ جب سے کہ ہندو اور مسلمان عہدہ دارون کی تعداد ضلع مین برابر رکھنے کے اصول سے قطع نظر کیا گیا۔ اور بعض مسلمان عہدہ دارون نے اپنی خیر نہ دیکھکر فی الفور اپنی تبدیلیان کرالین جن مین سے منصف غلام جیلانی اور منصف احمد شاہ صاحبان کا نام نمونہ کے طور پر لیا جاتا ہے۔ اب ہوشیارپور مین میدان اور بھی صاف ہوگیا اور ہندؤن کو موقع ملا کہ وہ اپنا معمولی جھگڑا گاؤکشی برپا کرین۔ اس بنا پر جو مقدمات شروع ہوئے انکا ڈپٹی کمشنر صاحب نے معمولی خلاف ورزی قانون کی تمہید مین خفیف سزاؤن پر خاتمہ کیا۔ ان خفیف سزاؤن نے ہندو پارٹی مین اور بھی برافروختگی پیدا کی اور انکا جذبہ انتقام اور بھی بڑہ گیا۔ جسکا ثبوت صرف اسی سے ہوسکتا ہے کہ جب باہم صلح و صفائی کی گفتگو شروع ہوئی تو اسوقت ہندؤن کی طرف سے اوّل یہ تجویز پیش کی گئی کہ مسلمانون کی طرف سے ہوشیارپور مین بالکل گاؤکشی مسدود کر دینے کا عہد کیا جائے گو مسلمانون نے اپنے آپ کو کم طاقت سمجھکر اسکو بھی منظور کر لیا تھا۔ مگر پھر بھی ہندؤن کے صلاح کارون نے اس امر پر اکتفا نہ کیا بلکہ اُنہون نے زور دیا کہ مسلمان اس اقرار کو لکھکر بدین مضمون حلف کرین کہ وہ آیندہ گائے کے گوشت کو سور کے گوشت کی برابر سمجھین گے۔ غرضکہ اسکے ساتھ ہی گذشتہ سال مین محرم اور دسہرہ یکجا واقع ہوا جسمین ایک معزز خاندان جسمین شہزادہ فریدون انسپکٹر پولیس پر ہندؤن کی طرف سے حملے ہوئے۔ مگر ہندو پارٹی کی دباؤ سے افسرون کو مجبور ہونا پڑا کہ وہ شہزادہ صاحب کو اس نالش کی پیروی سے دست برداری پر مجبور کرین۔ اس واقعہ سے ہندؤن کے حوصلے اور بھی بڑہ گئے اور اسی اثنا مین ہندوؤن کے ایک شوالہ کا مقدمہ جو پیش ہوا تو اسنے اور بھی ان مخالفت کے خیالات کو

بڑھا دیا - باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے اسپر مکرر سہ کرر نظر ثانی سکے لئیے ایسا ہوا - مگر غلبہ قومی نے ہندو صاحبان پر اسکا کچھہ اثر نہونے دیا - حتی کہ گورنمنٹ کے ایما اور صاحب ڈپٹی کمشنر کے حکم سے کمیٹی کو ہندؤون پر نالش کرنی پڑی - اس مقدمہ کو ہندو پارٹی نے اپنا ایک مذہبی مقدمہ بنا لیا تھا اسلئے یہ کوئی غیر متوقع بات نہ تھی کہ جو معزز مسلمان گواہ انکے برخلاف گذرے ان کی وجہ سے وہ عام مسلمانون کی نسبت اپنے مخالفانہ خیالات کو اور بھی ترقی دینے کا موقع پائین -

یہ تو پہلی تواریخ فساد کی تھی اب اس سال عید الضحی کے موقعہ پر چند ہندو عہدہ دارون نے مرزا اعظم بیگ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مال کو اپنے ساتھ شامل کرکے مسلمانون کو اس امر کی ترغیب دی کہ وہ اس سال گائے کی قربانی نہ کرین - مرزا صاحب جو ایک سیدھے سادھے صلح کل انسان ہین انہون نے بڑے زور سے اپنے ہندو ہمعصرون کے حکم کی تعمیل کرانی چاہی - دو پہر تک تو مسلمان اسکو سرکاری حکم خیال کرتے رہے - مگر جب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ایک مسلمان آردلی نے صاحب بہادر سے قربانی گائے کی اجازت چاہی تو اسوقت صاحب موصوف کو اس مخالفت کا حال معلوم ہوا اور انہون نے بنظر معدلت گستری یہ حکم بھیجدیا کہ ہماری طرف سے گائے کی قربانی کی کوئی ممانعت نہین اسوقت مسلمانون نے چند گائین قربانی کین - اس واقعہ نے ہندؤن کے غصہ کی جلتی آگ پر اور بھی تیل ڈالدیا - اور اس غصہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب محرم و دسہرہ کے موقعہ پر انہون نے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ شروع کیا - "

**یہ دونو واقعے** سچے ہین (اور گورنمنٹ کو ان کے سچے ہونے نہ ہونے کی تحقیق آسان ہے) تو اخبار نویسون کی وہ رائے جسپر عقل و قانون قدرت کی بھی شہادت پائی جاتی ہے لائق تسلیم گورنمنٹ ہے - اسصورت مین **اس فساد کے انسداد** کی ان دو صورتون مین سے ایک ہی **صورت** ہے جو ذیل مین معروض ہین

⁂ دوسرے واقعہ کے سچے ہونے پر مسٹر ہیرس کے اس فیصلہ مین جو مقدمہ شیخ مہر علی کو تفویض ستن کرنیکے بابمین انہون نے (۳۰) نومبر گذشتہ کو تحریر کیا ہے کسیقدر شہادت پائی جاتی ہے -

ان دو صورتون مین سے ہم اپنی طرف سے کوئی ایک صورت معین نہین کرتے کیونکہ ہم مسلمان ہین اور گاؤکشی کے مجوز لہذا جو صورت ہم اپنی رائے سے معین کرین گے وہ مسلمانونکے حق مین مفید ہوگی تو یکطرفہ اور رعایتی رائے سمجھی جائیگی - بلکہ گورمنٹ کی خدمت مین وہ دونو صورتین پیش کرتے ہین ان دونو مین سے جس ایک صورت کو گورمنٹ ممکن العمل اور اپنی پالیسی کے موافق سمجھے عمل مین لاوے -

ایک صورت یہہ کہ گاؤکشی کو بالکل بند کردے مسلمانون کے علاوہ اپنی فوجون اور کمسریٹون مین بھی اسکی ممانعت کا حکم جاری کرے - اس صورت سے ہمارے زور آور اور صاحب زر ہم وطن خوش ہوجائین گے - اور نتیجہ یہ نکلیگا کہ گورنمنٹ اور اپنے زیردست ہم وطنون (مسلمانون) کو محبت کی نگاہ سے دیکھین گے - اور بیچارہ درماندہ گو وسیرت مسلمان بھی جو اسوقت نہ زر رکھتے ہین نہ زور نہ بکثرت شخصی وجاہت نہ قومیت اس حکم سے ناراض ہونگے جسکی دو وجہ ہین - اوّل یہی انکی کم زوری وبے دست پائی - دوسری یہہ کہ وہ اپنی اسی کمزوری کے سبب گائے کی جگہ بکری اونٹ سے کام لینگے کہانتک تو اکثر مسلمان پہلے ہی سے ہندؤن کے میل جول کی خاطر بکریون سے کام لیتے ہین قربانی کے لئے وہ گائے کی جگہ اونٹ ذبح کرلینگے - اونٹ کی قیمت سو پچاس روپیہ میسر نہ آئی تو ناچار انہین بھی بکریون پر اکتفا کرینگے -

دوسری صورت یہ کہ گاؤکشی کو ایسا وسیع کرے کہ ہندؤن کو اسکے انسداد وموقوفی کی کسی عمل وتدبیر سے طمع نہ رہے - اس صورت مین ہمارے ہم وطن بھائی صاحب زور وزر (ہندو) مایوس ہوکر اپنے کمزور اور زیردست ہم وطنون سے صاف سینہ ہوجائین گے اور یہہ خیال فرمائین گے کہ جب ہماری زبردست دنیا قوم اس عمل کی حامی ہے اور اسکو ہندوستان سے اٹھانا نہین چاہتی تو ہمکو زیردست آزاری سے کیا فائدہ -

وسعت گاؤکشی کی ہماری خیال مین چند ایسے طریق ہین جن سے بلا احتمال کسی نقصان کے اسکی وسعت ہوسکتی ہے - ان طرق کو ہم اسوقت عرض کرین گے جبکہ صورت دوم کیطرف

گورنمنٹ کی توجہ دیکھین گے۔

سردست ہم ایک طریق کے بیان کرنے سے رُک نہین سکتے گورنمنٹ صورت دوم (وسعت گاؤکشی کو توجہ کی نگاہ سے دیکھے خواہ نہ دیکھے۔

اس طریق کے بیان سے ہماری وطنی بھائیون (ہنود) کو یہ بھی معلوم ہو جاسکے گا۔ کہ وسعت گاؤکشی کیصورت مین ہم گورنمنٹ سے اپنے حق سے زاید اور غیر واجبی امر کی درخواست نہین کرتے اور نہ اس مین ہندؤن کے مذہب یا فعل سے کسی قسم کی تعرض و مداخلت چاہتے ہین۔

دہ طریق یہہ ہے

توسیع گاؤکشی کے لئے گورنمنٹ ایک اشتہار جاری کرے اور ایک عملی کارروائی کرے

## مضمون اشتہار یہہ ہو

گورنمنٹ کے زمانہ حکومت مین گاؤکشی کا انسداد ناممکن امر ہے اور حکم جواز گاؤکشی ناقابل تنسیخ ہے خواہ اس مین پانچ کروڑ نہین دس کروڑ اشخاص کی طرف سے درخواست انسداد پیش ہو۔ اس حکم کو جاری رکھنے پر گورنمنٹ کو وجوہات ذیل باعث ہین۔

## وجہ اوّل

انسداد گاؤکشی مین مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی و بیجا مزاحمت پائی جاتی ہے جو گورنمنٹ کی نیوٹرلٹی کے مخالف ہے بخلاف ابقار حکم گاؤکشی کے کہ اسمین ہندؤن کے مذہب اور فعل بھی مزاحمت نہین ہے اور نہ انکو کسی امر خلاف مذہب پر مجبور کیا جاتا ہے۔

ہندو اگر یہ خیال رکھتے ہین کہ گاؤکشی ہمارے مذہب کے مخالف ہے گو اس کی مرتکب دوسری اقوام (اہل اسلام و عیسائی) ہین اسلئے اسکا انسداد ضروری ہے تو ایکدن شاید انکو یہ خیال بھی پیدا ہوگا کہ مسلمانون کا اذان کہنا اور بتون کی عبادت نکرنا او عیسائیونکا

پہ چون مین نماز پڑھنا ہمارے اصول مذہب کے مخالف ہے یہہ بھی بند ہونا ضرور ہے -
جو بحکم عقل و انصاف و اصول سلطنت خام خیال ہے - اور توجہ و لحاظ گورنمنٹ کا
مستحق نہین ہے* - ایسا ہی ان کا وہ خیال ہے اگر انکو وہ خیال ہے

## وجہ دوم

گورنمنٹ کی قوم اہل یورپ کے لئے جو ہندوستان مین آباد ہین گائے کا گوشت
ایسا ضروری اور شرط صحت و مدار زندگی ہے جیسا ہندؤن کے لئے گائے وغیرہ کا
دودھ اور گھی - بلکہ اس سے بھی بڑھکر لہذا گاؤکشی کے انسداد مین اہل اسلام کے مذہب
مین بیجا مداخلت کے علاوہ گورنمنٹ کی قوم کی زندگی اور صحت کے خطرناک ہونیکا بھی
یقین ہے -

ان وجوہات کی نظر سے حکم جواز گاؤکشی کو ہمیشہ کے لئے قائم و ناقابل نسخ قرار دیکر
اعلان عام کیا جاتا ہے کہ جو شخص آیندہ کسی جلسہ عام یا کسی اخبار مین اس حکم گورنمنٹ کے
مقابلہ مین انسداد گاؤکشی کا کوئی مضمون بیان یا تحریر مین لائے گا وہ مفسد و باغی قرار
دیا جائے گا اور اسکی تحریر و تقریر کو اس غرض پر مبنی قرار دیا جائے گا کہ وہ ملک مین
فساد قائم کرنا اور گورنمنٹ پر بیجا دباؤ ڈالنا چاہتا ہے - اور اس جرم کے بدلے وہ اسقدر
(جسقدر گورنمنٹ مناسب سمجھے) سزا کا مستوجب ہوگا -

**عملی کارروائی** یہہ ہو کہ جس وقت اور جس مکان مین (بپابندی قواعد سابق)
مسلمان اپنے کہانے یا قربانی کرنے کو گائے ذبح کرنا چاہین اسوقت اور اس مکان مین
گورنمنٹ مسلمانون کو خاص طور پر مدد دے اور مزاحمت ہندؤن سے انکی پیشگی
حفاظت کرے -

اس اشتہار اور عملی کارروائی سے گاؤکشی کی ایسی وسعت مقصود ہے جس مین نہ کسی
قسم کا مذہب یا فعل ہنود سے تعرض پایا جاتا ہے نہ مسلمانون کی کوئی ناواجبی رعایت

اسمین موجود ہے لہذا اس سے ہندؤن کی طرف سے کسی قسم کی واجبی شکایت یا فساد پیدا ہونے کا احتمال نہین ہے بلکہ گاؤکشی کے انسداد سے ان کو مایوس ہونے اور اس مایوسی کے سبب اُن کی طرف سے فساد موقوف ہونے اور ملک مین امن قائم ہونے کی کامل امید ہے -

## اہل حدیث کا خطاب (''اہلحدیث'') پُرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہو سکتا

لایق توجہ گورنمنٹ و اعیان اسلامی مذاہب

جو لوگ بلا واسطہ مجتہدین حدیث پر عمل کرتے اور اہلحدیث کہلاتے ہین انکا قدیم سے چلا آنا اور ان کے اس عمل کا زمانہ قدیم مین پایا جانا ہم اپنے مضمون ''اہل حدیث قدیم ہین یا جدید'' بضمن رسالہ نمبر ۱۲ جلد ۵ ثابت کر چکے ہین -

اس مضمون مین یہہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ ان کا یہ خطاب بھی ویسا ہی قدیم ہے جیسا کہ ان کا وجود و عمل قدیم ہے اور اس خطاب سے کسی اسلامی فرقہ کی دل آزردگی متصور نہین ہے - اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہین کہ یہ خطاب آب نیا تجویز ہوا ہے اور زمانہ قدیم مین کوئی خاص فرقہ اہلحدیث کے نام سے نامزد و مشہور نہ تھا ان ہی فقہا مذاہب اربعہ کو اہلحدیث کہا جاتا تھا اور آب کسی فرقہ کو اہل حدیث کہنے مین دوسرے اسلامی فرقون کے اہل حدیث نہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو انکی دل آزردگی کا موجب ہے'' وہ اسلامی تاریخ اور اسلامی مذاہب سے ناواقف ہین اور غور و تامل سے کام نہین لیتے -

اس دعا کے ثبوت کے لئے ہم سردست تین دلائل پیش کرتے ہین۔

اوّل یہ کہ یہ خطاب "اہلحدیث" ایک گروہ خاص کے لئے خود ان ہی مذاہب کے اکابر و اعیان نے (جنکا اس خطاب سے دل آزردہ ہونا فرض وخیال کیا گیا ہے) تجویز کیا ہے اور اس خطاب سے اپنے فقہاء مذاہب کو مراد نہین ٹھہرایا ہے (جیسا کہ بعض ناواقفون کو وہم ہوا ہے) بلکہ ان فقہاء کے مقابلہ مین ایک جداگانہ گروہ کو اسکا مصداق قرار دیا ہے۔ پھر کیونکر ممکن و متصور ہے کہ اس خطاب سے انکی یا ان کے پیروان و مقلدین کی دل آزردگی ہوگی۔

اس دلیل کی تفصیل مین ہم چند کتب معتبرہ حنفیہ وغیرہ کی عبارات پیش کرتے ہین۔

فتاوی[۱] حمادیہ مین بذیل کتاب حدود اور رد المحتار[۲] مطبوعہ مصر کی جلد ۳ مین بصفحہ ۱۹۰ نقل کیا ہے کہ ابو بکر جوزجانی کے عہد مین امام ابو حنیفہؒ کے ایک پیرو نے ایک اہلحدیث کی بیٹی کا نکاح چاہا تو اُسنے کہا تو اپنا مذہب حنفی چھوڑ دے اور نماز مین رفع الیدین اور امین بالجہر کرے تو مین تجھے لڑکی کا نکاح کردونگا اوس نے ایسا کیا تو اس کا معاملہ شیخ ابو بکر جوزجانی کے سامنے پیش ہوا۔ تا آخر۔

حکی ان رجلاً من اصحاب ابی حنیفةؒ خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنته فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الا ان یترك مذهبه فیقرء خلف الامام و یرفع یدیه عند الانحطاط ونحو ذلك فاجابه فزوجه فقال الشیخ بعد ما سئل عن هذه واطرق راسه النکاح جایز۔

(فتاوی حمادیہ ورد المحتار صفحہ ۱۹۰ جلد ۳)

اور رد المحتار جلد ۳ بصفحہ ۲۴۴ کہا ہے کہ علامہ اکمل کی شرح[۳] اصول بزدوی مین ہی کہ ہمارے اکثر ہم مذہب (حنفیہ) اور امام شافعیؒ کے اکثر پیرو اس امر کے قایل ہین کہ جن چیزون کی جواز یا ممانعت کی نسبت شرع کا کوئی حکم وارد نہوہ مباح الاصل

وفی شرح اصول البزدوی للعلامة الاکمل قال اکثر اصحابنا واکثر اصحاب الشافعی ان الاشیاء التی یجوز ان یرد الشرع باباحتها وحرمتها قبل وروده علی الاباحة

وهي الاصل فيها حتى ابيح لمن لم يبلغه
الشرع ان ياكل ماشاء واليه اشار
محمد في الاكراه حيث قال اكل الميتة
وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل
الاباحة اصلاً والحرمة بعارض
النهي وهو قول الجبائي وابي هاشم
واصحاب الظاهر وقال بعض اصحابنا و
بعض اصحاب الشافعي ومعتزلة بغداد
انها على الحظر وقالت الاشعرية وعامة
اهل الحديث انها على الوقف حتى ان من
لم يبلغه الشرع يتوقف ولا يتناول شيئاً
(رد المختار جلد ۵ صـ ۲۴۷)

ہین ان کے نزدیک اس شخص کو جسکو شریعت
نہ پہنچے سب کچھہ کہا لینا مباح ہے - اسی کی طرف
امام محمد کے اس قول کا کہ مردار اور خنزیر کو
شرع ہی نے حرام کیا ہے اشارہ پایا جاتا ہے
انہون نے سب چیزون کو مباح الاصل قرار
دیا ہے اور حرمت اشیا کو نہی شارع کے سبب سے
عارضی ٹھہرایا ہے یہی جبائی اور ابوہاشم اور
ظاہریہ کا قول ہے اور ہمارے بعض اہل
مذہب اور امام شافعی رح کے بعض پیرو اور بغداد
کے معتزلہ قائل ہین کہ اصل حکم تمام چیزون
مین ممانعت ہے اشعریہ اور اکثر اہلحدیث کا
مذہب توقف ہے وہ کہتے ہین جسکو کسی چیز
کی نسبت شرع سے جواز کا حکم نہ پہونچے وہ اُسکے کہانے سے توقف کرے -

ایسا ہی مسلم الثبوت (۴) کے متن اور حاشیہ نہنیہ (۵) اور ملامبین کے حاشیہ مسلم مین
تمام چیزون کے اصلی حکم حرمت یا اباحت کی نسبت علماء کا اختلاف بیان کیا اور اس مین

واما الخلاف المنقول عن اهل السنة
ان الاصل في الاحكام الاباحة اي
ليس في الفعل ثواب ولا في الترك عقاب
كما هو اي الاصل الاباحة مختار اكثر
الحنفية والشافعية قال الحاشية منهم
العراقيون قالوا واليه اشار محمد فيمن هدد

مذہب اہلحدیث کو مذہب حنفیہ و شافعیہ کے
مقابلہ مین ذکر کیا ہے اس مقام مین حاشیہ
ملامبین کی عبارت باترجمہ نقل کیجاتی ہے -
اہل سنت کا یہ اختلاف کہ اصلی حکم اباحت ہے
جسکے عمل پر نہ ثواب ہو نہ عذاب جیسے اکثر
حنفیہ و شافعیہ کا مذہب ہے مصنف نے حاشیہ

بالقتل على اكل الميتة وشرب الخمر فلم يفعل
حتى قتل بقول خفت ان يكون آثما لان
اكل الميتة وشرب الخمر لم يحرما الا بالنهي فجعل
الاباحة اصلاً والحرمة بعارض النهي
كذا في التقرير انتهى او الاصل الحظر
كما ذهب اليه اي الى الحظر غيرهم اي غير
اكثر الحنفية والشافعية قال في الحاشية
منهم ابو منصور الماتريدي وصاحب
الهداية وعامة اهل الحديث
(حاشیہ مسلم للامبیٹی)

مین کہا ہے کہ عراقی فقہا رحنفیہ اسی مذہب
والون مین ہین وہ کہتے ہین اسی مذہب اباحت
کیطرف امام محمد نے بھی اپنے اس قول مین
اشارہ کیا ہے کہ جسکو مردار کھانے یا شراب
پینے پر قتل سے کوئی ڈراوے اور وہ مردار
نہ کھاوے اور شراب نہ پیئے تو مجھے خوف ہے کہ
وہ گنا ہگار ہوگا - کیونکہ مردار و شراب تو
صرف حکم شرع سے حرام ہوئے ہین - اس
قول مین انہون نے اباحت کو اصلی ٹھیرایا
ہے اور حرمت کو عارضی - یا وہ اصل حکم
ممانعت ہے چنانچہ اکثر حنفیہ و شافعیہ کے سوا اور لوگ قائل ہین - ان کی تمثیل مین مصنف
نے حاشیہ منہیہ مین کہا ہے کہ ازانجملہ امام ابو منصور ماتریدی اور صاحب ہدایہ ہین اور
اکثر اہلحدیث -

(۶) اشباہ والنظایر اور حموی (۷) شرح اشباہ والنظایر مطبوعہ کلکتہ مین بصفحہ ۱۰۰
لکھا ہے کہ بعض اہل حدیث نے لکھا ہے کہ اصل حکم اشیاء کا حرمت ہے ان کی

وقال بعض اهل الحديث الاصل فيها الحظر
ودليله ان التصرف من ملك الغير بغير
اذنه لا يجوز -
(حموی شرح اشباہ والنظایر ص۱۰۰)

دلیل یہہ ہے کہ ملک غیر مین بلا اذن اسکو
تصرف جایز نہین ہے -

(۸) اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی
کتاب الذبایح مین بصفحہ ۱۵۳ لکھا ہے اگر
کوئی معترض کہے کہ ہمکو اپنا (اہل سنت حنفیہ شافعیہ وغیرہ کا) سیدہے راہ پر ہونا کیونکر
معلوم ہوا حالانکہ ہر ایک اسلامی فرقہ شیعہ خارجی وغیرہ بھی دعوی کرتے ہین حق کے

فان قلت ما وقوفك على انك على صراط مستقيم
وكل واحد من هذه الفرق يدعي انه عليه قلت
ليس ذلك بالادعاء والتشبث باستعمال
الوهم القاصر والقول الزاعم بل بالنقل عن جهابذة
هذه الصنعة وعلماء اهل الحديث الذين جمعوا صحاح
الاحاديث في امور رسول الله صلعم واحواله و
افعاله وحركاته وسكناته واحوال الصحابة
والمهاجرين والانصار الذين اتبعوهم
باحسان مثل امام البخاري ومسلم وغيرهما
من الثقات المشهورين الذين اتفق اهل
المشرق والمغرب على صحة ما اورده في
كتبهم من امور النبي صلعم واصحابه رضي الله عنهم

جواب میں میں کہونگا کہ یہ بات صرف
دعوی اور وہم کے ساتھ تمسک کرنے سے
نہیں ہے بلکہ اس امر کے پرکھنے والوں او
اہل حدیث کی نقل کی شہادت سے ہے
جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآ
وسلم وصحابہ وتابعین کے احوال و
افعال واقوال میں حدیثیں جمع کی
ہیں۔

(۸) اور ملا علی قاری کی شرح
فقہ اکبر میں ہے کہ از انجملہ
ایک یہہ مسئلہ ہے کہ مقلد کا (جو خدا
کو بلا دلیل مانے) ایمان معتبر ودرست
ہے امام حنیفہ رح وسفیان ثوری وامام مالک واوزاعی وشافعی واحمد اور اکثر فقہا

منها ان ايمان المقلد الذي لا دليل معه صحيح قال
ابو حنيفة وسفيان الثوري ومالك والاوزاعي
والشافعي واحمد وعامة الفقهاء واهل الحديث صح ايمانه
ولكنه عاص بترك الاستدلال الخ (شرح فقه اكبر)

اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ اسکا ایمان صحیح
ہے مگر وہ مقلد تارک بدلیل کے ترک کرنیسے
گناہگار رہے ہے۔
اور رد المحتار جلد ۳ میں بصفحہ ۲۹۳
وصفحہ ۳۰۹ فتح القدیر سے نقل کیا ہے کہ خوارج جو مسلمانوں کی خونریزی اور

وذكر في فتح القدير ان الخوارج الذين يستحلون
دماء المسلمين واموالهم ويكفرون الصحابة
حكمهم عند جمهور الفقهاء واهل الحديث

مالوں کو حلال سمجھتے ہیں اور صحابہ کو کافر
بتاتے ہیں اکثر فقہا اور اہل حدیث کے
نزدیک باغیوں کے حکم میں ہیں بعض

حکم البغاة و ذھب بعض اھل الحدیث الی انھم مرتدون قال ابن المنذر ولا اعلم احداً وافق اھل الحدیث علی تکفیرھم وھذا یقتضی نقل اجماع الفقھاء۔
(رد المختار ص۲۹۳ و ص۳۰۹ جلد ۳)

اہلحدیث یہ کہتے ہین کہ وہ مرتد ہین امام ابن المنذر فرماتے ہین کہ مین نہین جانتا کہ ان اہلحدیث کا اس تکفیر خوارج مین کوئی اور موافق و ہم خیال گذرا ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہا کا عدم تکفیر پر اجماع ہے ۔

لنا ان القنوت للنازلة مستمر لم ینسخ وبه قال جماعة من اھل الحدیث وحملوا علیه حدیث ابی جعفر عن انس ما زال یقنت حتی فارق الدنیا ای عند النوازل۔
(فتح القدیر ص۱۸۸)

(۱۰) اور فتح القدیر جلد اول مطبوعہ لکھنؤ مین بصفحہ (۱۸۸) کہا ہے کہ حوادث کے وقت نمازون مین دعاء قنوت پڑھنا برابر جاری رہا ہے اور منسوخ نہین ہوا ۔ اور اسی امر کی ایک جماعت اہلحدیث قائل ہے اور انہون نے حدیث انس کو کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ قنوت پڑھتے رہے یہانتک کہ دنیا سے جدا ہوئے اس قنوت حوادث پر محمول کیا ہے ۔

(۱۱) اور بحر الرائق کی جلد اول مین بصفحہ ۲۶۴ کہا ہے کہ (۱۲) شرح نقایہ مین بحوالہ (۱۳) غایہ بیان کیا ہے کہ اگر مسلمانون پر

فی شرح النقایه معزیا الی الغایة وان نزل بالمسلمین نازلة قنت الامام فی صلوة الجهر وھو قول الثوری واحمد وقال جمهور اھل الحدیث القنوت عند النوازل مشروع فی الصلوة کلھا۔
(بحر الرائق ص۲۶۴)

کوئی حادثہ واقع ہو تو امام جہری نمازون مین دعاء قنوت پڑھے اور یہی سفیان ثوری اور امام احمد حنبل کا قول ہے اور اکثر اہلحدیث کا یہہ مذہب ہے کہ حوادث کے وقت سبھی نمازون مین سری ہون خواہ دعاء قنوت مشروع ہے ۔

(۱۴) اور مستملی کی جلد اول مین بصفحہ ۲۰۴ حنفی مذہب مین بجز وتر دعاء قنوت کا مسنون نہونا بیان کرکے کہا ہے کہ جنس قنوت کا

اویحمل علی قنوت النوازل کما اختارہ

بعض اهل الحديث انه عليه الصلوة والسلام لم يزل يقنت فى النوازل (مستملى صـ ۲۴۳)

ذکر حدیث میں ہے اس سے وہ قنوت مراد ہے جو حوادث کے وقت پڑھا جاتا ہے چنانچہ اہل حدیث کا مذہب ہے۔

اور رد المحتار مطبوعہ مصر کی جلد اول میں صفحہ ۴۵۱ - اور طحطاوی مطبوعہ مصر کی جلد

وقيل فى الكل قد علمت ان هذا القول به الا الشافعى وعزاه فى البحر الى جمهور اهل الحديث فكان ينبغى عزوه اليهم لئلا يوهم انه قول فى المذهب۔ (رد المحتار و طحطاوی)

اول میں صفحہ ۲۴۴ کہا ہے کہ یہ جو در مختار میں کہا ہے کہ بقول بعض سبھی نمازوں میں (سری ہوں خواہ جہری) قنوت پڑھے اس سے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قول بھی حنفی مذہب میں ہے مگر یہ تو جان چکا ہے کہ اس مسئلہ کا بجز شافعی کوئی امام قائل نہیں - اور بحر الرائق میں اس مسئلہ کو جمہور اہلحدیث کیطرف منسوب کیا ہے اس صورت میں صاحب در مختار کو مناسب تھا کہ اس مسئلہ کو امام شافعی اور اہلحدیث کی طرف منسوب کرتا تاکہ اسکے کلام سے یہ وہم نہوتا کہ یہ حنفی مذہب میں ایک قول ہے۔

اور خلاصہ کیدانی(۱۵) میں ہے نمازمیں دسواں فعل حرام (حنفی مذہب میں)

العاشر الاشارة بالسبابة كاهل الحديث (خلاصہ کیدانی)

انگلی سے اشارہ کرنا ہے جیسے اہل حدیث کرتے ہیں۔

علامہ تفتازانی کی شرح خلاصہ کیدانی(۱۶) میں ہے رفع یدین اس محل میں جہاں

ورفع اليدين فى غير ما شرع اراد به نفى الرفع بعد الركوع فى القومة الى الصدر بحو القبلة كما يرفع للدعاء (شرح خلاصہ کیدانی)

شرع کا حکم نہیں اس سے رکوع کے بعد قومہ میں رفع یدین کرنے کی جیسا کہ شافعی اور اہلحدیث کرتے ہیں نفی کرنا مراد ہے - کیونکہ وہی لوگ قومہ میں سینہ تک قبلہ کی طرف ہاتھ اٹھاتے

ہین جیسے دعا رمین اٹھاسے جاتے ہین -

یہہ سوالہ[16] کتب مذہب حنفی کی عبارتین ہین جن مین متوفی علما حنفیہ متقدمین ومتاخرین کی اس امر پر شہادتین پائی جاتی ہین کہ ان علمار نے ایک خاص فرقہ کو جو نہ حنفی کہلاتا نہ شافعی اہلحدیث کہاہے اور حنفیہ وشافعیہ وغیرہ اہل مذاہب کے مقابلہ مین اُن کا ذکر کیا ہے -

ایسی ہی ہمنے موجودہ علمار حنفیہ ہندوستان وپنجاب کے (جن مین بعض علمار کا حنفی مذہب مین پیشوا ہونا تمام ہندوستان مین مسلم ہے اور بعض علمار کا پنجاب مین) شہادتین حاصل کی ہین - ان علمار کے نام نامی ہم تب ظاہر ومشتہر کرینگے جب ان کے فتوے کی نسبت اور علمار حنفیہ کی بلا روسے رعایت رائے حاصل کرلین گے - اور اُن کے انصاف و بے تعصبی کا امتحان کرین گے - بالفعل صرف ان کا فتوی ذیل مین نقل کرتے ہین -

## سوال

اہلحدیث قدیم ہین یا جدید اور ان کا یہ خطاب فقہار حنفیہ وغیرہ نے اپنی کتابون مین مسلم رکھا ہے یا نہین -

## جواب

اہلحدیث قدیم ہین جنکے اکابر امام بخاری وامام مسلم وغیرہ ہین - اور یہ خطاب اُن کے لئے ہمارے فقہار مذاہب نے تسلیم کیا ہے اور اپنی پرانی کتابون مین انکے حق مین استعمال کیا ہے شرح نقایہ - بحرالرائق - طحطاوی - فتح القدیر - اشباہ والنظایر - مستملی وغیرہ مین بذیل مسئلہ قنوت نوازل - اور فتاوی حمادیہ مین بضمن کتاب الحدود - اور طحطاوی مین بذیل کتاب الذبایح - اور حاشیہ منہیہ مسلم مین بضمن مسئلہ حکم قبل بعثت - در والمختار - وشامی - وصراط مستقیم وغیرہ مین اس گروہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے "-

ان شہادتون کو پڑھکر یا سنکر موجودہ مسلمانان ہندوستان وپنجاب سے جو غالباً حنفی المذہب

ہین ہرگز ممکن و متوقع نہین ہے کہ وہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے پر دل آزردہ ہون اور اُن کے اس خطاب مین اپنے اہلحدیث ہونے کیطرف اشارہ سمجھین یہہ ہوتا تو وہ اس خطاب کو اپنے لئے مقرر کرتے اور اپنے سوائے کیکو اہلحدیث نہ کہتے خصوصاً بالمقابلہ جبہین وہ اپنے آپ کو فقہاء وحنفی وشافعی کہتے ہین اور اپنے مقابلہ مین ایک فرقہ کو اہلحدیث کے خطاب سے یاد کرتے ہین۔ اس ہر کس وناکس کو بشرطیکہ فہم وانصاف رکھتا ہو یقیناً سمجھہ مین آسکتا ہے کہ کسی فرقہ کے اہلحدیث کہلانے سے وہ اپنی توہین نہین سمجھتے۔

ایک شہادت اس مقام مین ایسے شخص کی پیش کی جاتی ہے جو نہ حنفی کہلاتا ہے نہ شافعی بلکہ عام مسلمانون مین اسکا مذہبی خطاب کچھ اور ہی ہے ولہذا اسکی شہادت عام اہل اسلام پر مؤثر نہین ولیکن چونکہ اسکی رائے گورنمنٹ کی نظر مین وقعت واعتبار سے دیکھی جاتی اور وہ ایک اسلامی رائے سمجھی جاتی ہے۔ لہذا اس کی شہادت اس مقام مین پیش کرنا فایدہ سے خالی نہین۔

وہ آنرایبل سید احمد خان صاحب بہادر سی۔ایس۔آئی ہین جو اپنے رسالہ جواب ڈاکٹر مین صاف فرماتے ہین کہ اہل حدیث اُس گروہ پیدا ہونا کا نام ہے۔جس سے وہ زمانہ تقرر مذاہب اربعہ مین مشہور تھے۔

## اصل کلام آنرایبل یہہ ہے

مذہب اسلام ابتدا مین بہت سے برسون تک ایک ایسا مذہب رہا جسکا منشا صرف ذات باری کی پرستش تھی مگر سنہ ہجری کی دوسری صدی مین جبکہ اسکے اصول کی نسبت علمار کے خیالات قلمبند ہوئے تو اُس کے چار فرقہ قائم کئے گئے یعنی حنفی وشافعی ومالکی وحنبلی اور کچھ عرصہ تک مسلمانون کو یہ اختیار حاصل رہا کہ ان فرقون مین سے جس کسی کے مسئلہ کو چاہین پسند کرین اور اسکی پیروی کرین لیکن جب بنی امیہ اور بنی عباس بادشاہ ہوئے

تو اونہون نے ایک حکم تمام مسلمانون کے نام اس مضمون کا جاری کیا کہ وہ ان چار فرقون مین کہ
کسی ایک فرقہ کی تمام مسلون کو قبول کرلین چنانچہ بعد اس حکم کے جو لوگ اسکے خلاف کرتے
تھے اونکو سزا دیجاتی تھی چنانچہ اسی جبری حکم کے باعث سے آزادانہ راے کا اظہار مسدود
ہوگیا اور مذہبی دست اندازی کا بڑا زور شور ہوا مگر اسوقت مین بھی بہت سے آدمی ایسے
تھے جو خفیہ اصلی مذہب کے پابند تھے اور ظاہراً اُن کی یہ جراٴت نہتھی کہ سوائے چند معتمد
آدمیون کے کسی سے اپنی رائے کا اظہار کرین اور ایسے لوگ اس زمانہ مین اہل حدیث کہلاتے
تھے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قول کے معتقد تھے اور مندرجہ
بالا چارون فرقون کے مسلون کے پابند نہ تھے پس رفتہ رفتہ حکم مذکورۃ الصدر اور زیادہ
تشدد کے ساتھ جاری کیا گیا یہان تک کہ آخرکار وہ بہت سے مسلمانون کے مذہب کا
ایک بڑا اصول ہوگیا اور پھر اہلحدیث سے بھی عوام الناس رفتہ رفتہ عداوت کرنے
لگے اور اصول شرع مین سچے مسلمانون کے نزدیک وہ قابل ملامت قرار دیئے
گئے - غرضکہ سنہ ۱۷ء کے شروع تک تمام مسلمانان کی یہی حالت رہی"۔

اس شہادت سے بھی ہمارے دعوی کا جزو اول کہ "اس گروہ کا یہ خطاب قدیم ہے"
بخوبی ثابت ہے گو اسکا جز ثانی کا کہ اس خطاب سے آور ونکی دل آزردگی متصور نہین
اسمین صریح ثبوت نہین ہو

بالجملہ اس بیان سے ہماری پہلی دلیل کی کافی تفصیل ہوئی اور یہہ بات بخوبی
ثابت ہوگئی کہ اس گروہ کا خطاب اہلحدیث خود ان ہی لوگون کے پرانی اور نئے کتب
مذہبی مین تجویز و مسلم ہو چکا ہے جنکی دل آزردگی کا اندیشہ و خطرہ ناواقفون کے خیال
مین گذرتا ہے - اور درحقیقت یہ خطاب ان کی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا
اگر وہ اپنے کتب و مذہب کے پابند رہین اور اپنے مقتداؤن کو عزت و تسلیم کی
نگاہون سے دیکھین -

## دوسری دلیل

اہلحدیث کا اپنے آپ کو اہلحدیث کہنا اس غرض ومراد سے نہین کہ حدیث نبوی سے خاصکر ان ہی لوگون کو تعلق ہے - دوسرے اسلامی گروہ حنفی شافعی وغیرہ حدیث سے سروکار نہین رکھتے (جس سے ان گروہون کی دل آزردگی متصور ہو) بلکہ ان کا اہلحدیث کہلانا اس نیت ومراد سے ہے کہ وہ زیادہ تر نقل وروایت حدیث سے مشغول رہتے ہین - اور استنباط مسایل خفیہ کیطرف توجہ کم رکھتے ہین - اور تخریج اقوال ایمہ مذاہب سے کام نہین رکھتے اور بلا واسطہ ایمہ مجتہدین ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہین اور کسی مذہب حنفی شافعی کیطرف منسوب ہونے کو ضروری نہین جانتے - جیسا کہ دوسری اسلامی فرقہ جو فقہاء یا اہل الرائے کہلاتے ہین زیادہ تر استنباط وتخریج سے مشغول رہتے ہین اور نقل وروایت حدیث کی طرف کم توجہ رکھتے ہین اور حدیث پر بواسطہ مجتہدین عمل کرتے ہین اور مجتہدین کے اقوال سے تخریج مسایل کرتے ہین اور اسی وجہ وہ اپنے آپ کو مجتہدین کیطرف منسوب کرکے حنفی شافعی وغیرہ کہلاتے اور ان ہی القاب کو اپنا مذہبی خطاب ٹہرالیتے ہین - بجاے ان خطابات کے وہ اہلحدیث کہلانا نہین چاہتے اور نہ کہلاتے ہین -

اس بیان کی تصدیق وتائید مین ہم ایسے شخص کی شہادت پیش کرتے ہین جسکو ہندوستان کے سبھی اہل مذاہب سنیہ کیا اہلحدیث اور کیا حنفیہ وغیرہ اپنا مقتدا پیشوا سمجھتے ہین اور ان کی تحقیق وکلام کو مستند خیال کرتے ہین - وہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث وفقیہ دہلوی ہین - جو حنفی خاندان مین ہوئے - اور فقہ وحدیث دونون مین اعلے رتبہ کمال کو پہنچے - اور اسی وجہ سے اہلحدیث واہل فقہ دونو گروہ مین وہ امام تسلیم کئے گئے ہین -

اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین صفحہ ۱۵۲ سے صفحہ ۱۵۷ تک ایسی تقریر

کی ہے جو ہمارے بیان کے لفظ بلفظ مصدق ہے بلکہ سچ پوچھو تو ہمارا کلام اسی بیان سے مستفاد ہے -

ہم اس کلام کو اپنے ضمیمہ اشاعۃ السنۃ جلد اول کے متعدد نمبروں (۸-۹-۱۰) مین تمام نقل کر چکے ہین - اس مقام مین اپنی عادت عدم تکرار کے موافق اس کا خلاصہ نقل کرتے ہین جن شائقین کو ملاحظہ تمام کلام کا شوق ہو وہ حجۃ اللہ البالغہ ملاحظہ کرین وہ میسر نہو تو ضمیمجات اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ و ۹ و ۱۰ جلد ا طلب فرما کر ملاحظہ فرمائین -

جناب ممدوح بصفحہ ۱۵۲ کتاب مذکور فرماتے ہین - اہل حدیث و اصحاب الرائے مین

باب الفرق بین اہل الحدیث واصحاب الرائے اعلم انه کان من العلماء فی عصر سعید بن المسیب وابراهیم والزهری وفی عصر مالک وسفیان و بعد ذلک قوم یکرهون الخوض بالرائے ویهابون الفتیا والاستنباط الا لضرورة لایجدون منها بدا وکان اکبر همهم روایة حدیث رسول اللہ صلعم × × × × × فوقع شیوع تدوین الحدیث والاثر فی بلدان الاسلام وکتابة الصحف والنسخ من حاجتهم لموقع عظیم فطاف من ادرک من عظائهم ذلک الزمان بلاد الحجاز والشام والعراق والمصر والیمن والخراسان و

فرق کا بیان - جو علماء سعید بن مسیب و زہری و مالک و سفیان وغیرہ کے ہم عصر تھے وہ سب بلا ضرورت شدید قیاس و استنباط و فتوی کو پسند نہ رکھتے تھے - انکا خیال بہت اس طرف رہتا کہ جب کوئی ان سے سوال کرتا اسکے جواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل کرتے + + + پھر احادیث کی تصنیف و تالیف شروع ہوئی اور حدیث کی کتابت جاری ہوئی اور اکثر علماء ملک حجاز - شام عراق - مصر - یمن کے شہرون مین پہنچے اور کتب احادیث بہم پہنچا کر تالیف کرنے لگے پس انکی کوشش و اہتمام سے اسقدر حدیثین جمع ہوئین جو پہلے نہ تھین اور حدیث کی اسنادون مین اسقدر کثرت

وجمعوا الكتب وتتبعوا النسخ واجتمع
باهتمامهم اولئك من الحديث والآثار
مالم يجتمع لاحد قبلهم وتيسر لهم مالم
يتيسر لاحد قبلهم وخلص اليهم من
طرق الحديث شئ كثير حتى كان يكثر
من الاحاديث عندهم مائة طريق
فما فوقها وظهر عليهم احاديث صحيحة
كثيرة لم تظهر على اهل الفتوى من
قبل - × × × فكان [ص ۱۵۴] روس
هولاء عبد الرحمن بن مهدى ويحيى
بن سعيد القطان ويزيد بن هارون
وعبد الرزاق وابوبكر بن ابى شيبه
ومسدد وهناد واحمد بن حنبل و
اسحاق بن راهويه والفضل بن
دكين وعلى بن المدينى واقرانهم
وهذه الطبقة هى الطراز الاول من
طبقات المحدثين فرجع المحققون
منهم بعد احكام فن الراوية ومعرفة
مراتب الاحاديث الى الفقه فلم يكن
عندهم من الرائ ان يجمع على تقليد
رجل ممن مضى مع ما يرون من الاحاديث

ہوئی کہ ایک ایک حدیث سو سو سند سے بہم
پہنچنے لگی اور حدیث کا موقع کہ وہ شاذ ہے
یا مشہور انکو معلوم ہوا اور ان کو بہت سی
ایسی حدیثیں صحیح معلوم ہوئیں جو پہلے اہل
فتوی پر مخفی تہیں × × × اس
طبقہ کے سردار یہہ لوگ تھے عبد الرحمن بن
مہدی - یحیی ابن سعید - یزید بن ہارون
عبد الرزاق - ابوبکر بن ابی شیبہ -
مسدد - ہناد - احمد بن حنبل - اسحاق بن
راہویہ - فضل بن دکین - علی ابن مدینی
وغیرہ - یہ طبقہ محدثین کے طبقات سے
اوّل نشان تھے - اس طبقہ کے محقق لوگ
فن روایت کو مضبوط کرنے اور مراتب
حدیث پہنچانے کے بعد فقہ کی طرف متوجہ
ہوتے ان کے نزدیک فقہ اسکا نام نہ تھا
کہ کسی ایک شخص کی تقلید کیجاوے باوجودیکہ
مذاہب متقدمین سے ہر مذہب میں احادیث
و آثار متناقضہ نظر آرہے ہیں - پس وہ
کتاب اللہ و سنت رسول و آثار صحابہ و
اقوال تابعین و مجتہدین کے سبب سے اعد
فقہ تفحص کرنے لگے -

والاثار المتناقضة فی کل مذهب
من تلك المذاهب فاخذوا يتتبعون
احاديث النبی صلعم واثار الصحابة
والتابعين والمجتهدين علی قواعد
احکموها فی نفوسهم وانا ابينها لك فی
کلمات يسيرة كان عندهم انه اذا
وجد فی المسئلة قران ناطق فلا يجوز
التحول منه الی غيره واذا كان القران
محتملاً لوجوه فالسنة قاضية عليه
فاذا لم يجدوا فی کتاب الله اخذوا
سنة رسول الله صلعم سواء كان
مستفيضاً دايراً بين الفقهاء او
يكون مختصا باهل بلد او اهل بيت
او بطريق خاصة وسواء عمل به الصحابة
والفقهاء اولم يعملوا به ومتی كان
فی المسئلة حديث فلا يتبع فيها خلاف
اثر من الاثار ولا اجتهاد احد من
المجتهدين واذا فرغوا جهدهم فی
تتبع الاحاديث ولم يجدوا فی المسئلة
حديثاً اخذوا باقوال جماعة من
الصحابة والتابعين ولا يتقيدون

(۱) ان کا قاعدہ تھا کہ جب کسی مسئلہ مین
قران ناطق پاتے تو پھر کسی کی طرف توجہ
نہ کرتے ۔ اور اگر قران کئی معانی کا محتمل
ہوتا تو قران کا فیصلہ حدیث سے کرتے ۔
(۲) جب کتاب اللہ مین کوئی حکم نہ پاتے تو وہ حکم
سنت (یعنی حدیث) سے لیتے خواہ وہ حدیث فقہا مین مشہور
ہوتی خواہ کسی شہر یا لوگون سے مخصوص ہوتی ۔
کسی صحابی یا تابعین کے نزدیک معمول بہ
ہوتی خواہ نہ ہوتی جب وہ کسی مسئلہ مین
حدیث پاتے تو پھر اثر صحابی و اجتہاد مجتہد
(جو اسکے خلاف ہوتا) کے پیچھے نہ جاتے
(۳) اور جب باوجود بہت تلاش و نہایت
کوشش کے کوئی حدیث نہ پاتے تو جماعت
صحابہ و تابعین کے اقوال کو لیتے بلا خصوصیت
اسکے کہ وہ کسی قوم یا شہر یا گھر کے لوگ ہون
جیسا کہ ان سے پہلے لوگ کیا کرتے تھے ۔
پس جب امر پر اکثر خلفا و فقہار کے اقوال
متفق ہوتے اسپر اعتماد کرتے اگر کسی امر
مین علمار کا اختلاف پاتے تو ان مین سے
جو بڑا عالم یا متقی یا بہت ضابط ہوتا اسکو
قول کو اعتبار کرتے ۔ اور جس مسئلہ مین

يقوم دون قوم ولا بلد دون بلد
كما كان يفعل من قبلهم فان اتفق جمهور
الخلفاء والفقهاء على شئ فهو المقنع
وان اختلفوا اخذ بحديث اعلمهم
واورعهم ورعاً واكثرهم ضبطاً اوما اشتهر
عنهم فان وجد شيئاً يستوی فيه
قولان فهی مسئلة ذات قولين فان
عجزوا عن ذلك ايضاً تاملوا فی عمومات
الكتاب والسنة وايماءاتها واقتضاءاتها
حملوا نظير المسئلة عليها فی الجواب
اذا كانتا متقاربتين بادی الرائ
لا يعتمدون فی ذلك على قواعد من
الاصول ولكن على ما يخلص الى الفهم
ويثلج به الصدر كما انه ليس ميزان
التواتر عدد الرواة ولا حالهم ولكن
اليقين الذی يعقبه فی قلوب الناس
كما نبهنا على ذلك فی بيان حال الصحابة
وكانت هذه الاصول مستخرجة
عن صنيع الاوائل وتصريحاتهم ـ
۱۵۵
وكان ترتيب الفقه على هذا الوجه
يتوقف على جمع شئ كثير من الاحاديث

دو قول مساوی پاتے اسکو دو طرح کا
مسئلہ قرار دیتے ـ
(۴) اور اگر ایسا مسئلہ بھی نہ پاتے تو کتاب
و سنت کے عموم و اشارہ و اقتضاء وغیرہ
مین تامل کرتے پس جو نص سے سمجھ مین
آتا اس کی نظیر کو اسپر محمول کرتے اگر دونو
کو بادی الرائے مین باہم ملتا جلتا دیکھتے
اسباب مین وہ قواعد اصولی پر بھروسہ
نکرتے بلکہ اپنی سمجھ اور دل کے اطمینان
پر اعتماد کرتے چنانچہ تواتر مین مدار صدق
و اعتبار راویون کی کثرت اور عدالت
نہین بلکہ طمانیت و یقین قلب ہے جیسا کہ
ہم نے تفصیل حال صحابہ کے ضمن مین
بیان کیا ہے اور اس طور پر فقہ بنانا بہت
سی حجیت احادیث و آثار پر موقوف ہے
یہانتک کہ امام احمد حنبلؒ سے کسی نے
پوچھا کہ فتویٰ دینے کے لئے انسان کو
ایک لاکھ حدیث کافی ہے ؟ آپ نے
فرمایا نہین ہے آخر کہا گیا کہ پانچ لاکھ حدیث
کافی ہے ـ آپ بولے ہان امید کرتا ہون
ایسا ہی کتاب غایۃ المنتہیٰ مین بیان کیا ہے

والآثار حتى سئل احمد يكفي للرجل مائة
الف حديث حتى يفتي قال لا حتى قيل
خمس مائة الف قال ارجو كذا في غاية
المنتهى ومراده الافتاء على هذا الاصل
ثم انشأ الله تعالى قرنا آخر فرأوا اصحابهم
قد كفوا مؤنة جمع الاحاديث وتمهيد
الفقه على اصولهم فتفرغوا الفنون
اخرى كتمييز الحديث الصحيح المجمع عليه
بين كبراء اهل الحديث كيزيد بن
هارون ويحيى بن سعيد القطان واحمد
واسحاق واضرابهم وكجمع احاديث
الفقه التي بنى عليها فقهاء الامصار
وعلماء البلدان مذاهبهم وكالحكم على
كل حديث بما يستحقه وكالشاذة والفاذة
من الاحاديث التي لم يرووها او طرقها
التي لم يخرجوا من جهتها الاوائل مما فيه
اتصال او علو سند او رواية فقيه عن
فقيه او حافظ عن حافظ ونحو ذلك
من المطالب العلميه - وهؤلاء هم
البخاري ومسلم وابو داؤد وعبد بن
حميد والدارمي وابن ماجة وابو يعلى

اس سے انکی مراد ان اصول و قواعد کے
موافق فتوی دینا ہے جنکا بیان اوپر ہوچکا
ہے -
انکے بعد خدا تعالی نے اور (محدث)
لوگوں کو پیدا کیا - اونہوں نے دیکھا کہ
ہم سے پہلے محدثون نے حدیث کو جمع کردیا
ہے اور قواعد اہل حدیث کے موافق فقہ
کی بناء بھی قایم کردی ہے تو انہوں نے
اور علوم حدیث کے لئے فارغ ہوکر اہتمام
کیا جیسے حدیث صحیح کو جنپر اکابر اہلحدیث
(امثال یزید بن ہارون ویحیی بن سعید
واحمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ) کا
اتفاق ہو غیر سے علیحدہ و ممیز کرنا اور ان
احکامی و فقہی احادیث کو جنپر مجتہدین
و فقہا ربلاد نے اپنے مذہب کی بنا قائم
کی ہے اکٹھا کرنا اور ہر ایک حدیث پر اسکے
موافق حکم لگانا اور شاذ و نادر حدیثوں کو
جنکو پہلوں نے روایت نہین کیا یا انکی
خاص اسنادون سے تعرض نہین کیا - اور
ان مین اتصال یا علو اسناد یا فقیہ کی فقیہ
سے یا حافظ الحدیث کے حافظ الحدیث سے

والترمذی والنسائی والدارقطنی والحاکم
والبیهقی والخطیب والدیلمی وابن عبدالبر
وامثالهم وکان اوسعهم علماً عندی
وانفعهم تصنیفاً واشهرهم ذکراً رجال
اربعة متقاربون فی العصر اوّلهم
ابوعبدالله البخاری وثانیهم مسلم
النیشاپوری وثالثهم ابوداؤد
السجستانی ورابعهم ابوعیسی الترمذی
* * * وکان بازاء هولاء فی
عصر مالک وسفیان وبعدهم قوم لایکرهون
المسائل ولایهابون الفتیا ویقولون
علی الفقه بناء الدین فلابد من
اشاعته ویهابون روایة حدیث
رسول صلعم والرفع الیه حتی قال الشعبی
علی من دون النبی صلعم احب الینا
فان کان فیه زیادة او نقصان کان
علی من دون النبی صلعم وقال ابراهیم
اقول قال عبدالله وقال علقمة احب
الینا۔ وکان ابن مسعود اذا حدث
عن رسول الله صلعم تربد وجهه و
قال هکذا او نحو هکذا او نحوه۔

روایت پائی جاتی ہے یا ایسے ہی اَور علمی
مطالب انکو بیان کرنا۔ وہ لوگ یہ آئمہ
ہین امام بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ عبد
بن حمید۔ دارمی۔ ابن ماجہ۔ ابویعلی
ترمذی۔ نسائی۔ دارقطنی۔ حاکم بیہقی
خطیب (بغدادی) دیلمی ابن عبدالبر
اوران کے امثال واقران ان سب مین
سے ہمارے خیال بڑے وسیع العلم اور
تصنیف سے خلایق کو نفع رسان اور مشہور
چار شخص ہین جو باہم قریب زمانہ تھے۔
اوّل ابوعبد بخاری دوّم امام مسلم نیشاپوری
تیسرے امام ابوداؤد السجستانی۔ چوتھے
امام ابوعیسی ترمذی۔ * * *
ان لوگون کے مقابلہ مین امام مالک اور
سفیان کے زمانہ مین اوران کے پیچھے ایسے
لوگ بھی ہوئے (جو استنباط واجتہادی)
مسایل بتانے اور فتوی دینے سے نہ ڈرتے
اور یہ خیال کرتے کہ دین کی بنا فقہ (و اجتہاد)
پر ہے اسکی اشاعت ضرور چاہیے اور آنحضرت
سے حدیث کرنے سے ڈرتے شعبی کا قول
ہے کہ آنحضرت سے ورے کسی اَور کا قول

× × × فوقع تدوین الحدیث والفقه
والمسائل من حاجتهم بوقع من وجه آخر
وذلك انه لم يكن عندهم من الاحاديث
والآثار ما يقدرون به على استنباط
الفقه على الاصول التي اختارها اهل
الحديث ولم تنشرح صدورهم للنظر في اقوال
علماء البلدان وجمعها والبحث عنها واتهموا
انفسهم في ذلك وكانوا اعتقدوا في ائمتهم
انهم في درجة العليا من التحقيق وكان قلوبهم اميل شئ
الى اصحابهم × × × × فمهد والفقه
على قاعدة التخريج وذلك ان يحفظ كل احد
كتاب من هو لسان اصحابه واعرفهم باقوال
القوم واصحهم نظرا في الترجيح فيتامل في
كل مسئلة وجه الحكم فكلما سئل عن شئ
او احتاج الى شئ رائ فيما يحفظ من تصريحات
اصحابه فان وجد الجواب فبها و الا
نظر الى عموم كلامهم فاجراه على هذه
الصورة او اشارة ضمنية لكلام فاستنبط
منها وربما كان لبعض الكلام ايماء و
اقتضاء يفهم المقصود وربما كان
للمسئلة المصرح بها نظير يحمل عليها وربما

بیان کرنا مجھے پسند ہے کیونکہ اسمین کمی بیشی
بھی ہوجائے تو اسی (وہ سلے) شخص پہ
ہوگی نہ رسول اللہ پر ابراہیم کا قول ہے کہ مین
جواب مسائل مین صرف یہ کہدون کہ عبداللہ
نے یون کہا ہے تو مجھے بہت پسند ہے -
اور ابن مسعود جب حدیث آنحضرت سے روایت
کرتے انکا چہرہ (انکی بیشی ہو جانے کے خوف
سے) متغیر ہوجاتا اور یہ کہتے کہ آنحضرت نے
ایسا فرمایا ہے یا مثل اسکی اور کچھ ×
× × پس حدیث اور فقہ اور مسائل کی
تصنیف انکی حاجت کے مطابق اور طور سے
ہوئے جسکا بیان یہ ہے کہ ان کے پاس احادیث
وآثار تو اسقدر نہ تھے جس سے وہ اہل حدیث
کے اصول پر استنباط مسایل فقہ کرسکتے اور
علما کے اقوال مین نظر اور بحث کرنا انہون نے
پسند نہ کیا اس امر مین وہ اپنی نسبت بدگمان
رہے اور اپنے آپکو اس امر کے لائق نہ سمجھے اور اپنی
ائمہ کے حق مین یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ وہ بڑی
عالی رتبہ تحقیق پر تھے - اور ان کے دل
ان کی طرف بہت مائل تھے - × × ×
انہون نے اس قاعدہ تخریج (بات سے بات نکالنی)

نظروا فی علۃ الحکم المصرح بہ بالتخریج او بالیسر والحذف فادار وا حکمہ علی غیر المصرح بہ وربما کان لہ کلامان لو اجتمعا علی ھیئۃ القیاس الاقترانی او الشرطی انتجا جواب المسئلۃ وربما کان فی کلامہم ما ھو معلوم بالمثال والقسمۃ غیر معلوم بالحد الجامع المانع فیرجعون الی اھل اللسان و یتکلفون فی تحصیل ذاتیاتہ وترتیب حد جامع مانع لہ وضبط مبہمۃ وتمیز مشکلہ وربما کان کلامہم محتملا لوجہین فینظرون فی ترجیح احد المحتملین وربما یکون تقریب الدلایل خفیاً فیبینون ذلک وربما استدل بعض المخرجین من فعل أئمتہم وسکوتہم ونحو ذلک فہذا ھو التخریج ویقال لہ القول المخرج لفلان کذا ویقال علی مذھب فلان او علی اصل فلان او علی قول فلان جواب المسئلۃ کذا و کذا ویقال لھولاء المجتھدون فی مذھب وعنی ھذہ الاجتہاد علی ھذہ الاصل من قال من

پر فقہ کی پٹری جاری تخریج کی صورت یہہ ہے کہ کسی ایسے شخص کی جو اقوال مذاہب ائمہ سے خوب واقف ہو کتاب کو یاد کر لیا اور ہر مسئلہ مین حکم کیو جہ سوچ رکھا پس جب کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا تو اگر اس کتاب مین ائمہ کا صریح قول پایا تو اسکا جواب مین پڑھ سُنایا نہین تو کسی قول کے عموم کو دیکھا اسمین وہ مسئلہ داخل سمجھا تو اسپر وہ حکم جاری کیا اور اگر اس قول مین کوئی اشارہ پایا تو اس سے مسئلہ نکال لیا اور بعض اقوال مین کچھہ اقتضا رد ایما بھی پائی جاتی ہے جس سے مطلب کا سمجھنا ممکن ہوتا ہے اور بعض مسایل کی نظیر ملجاتی ہے جسپر وہ مسئلہ محمول ہو سکتا ہے - اور کبھی علما ائمہ کے کسی صریح حکم سے علت نکالتے ہین اور اسپر اسکی نظیر کو قیاس کرتے ہین اور بعضے اماموں کے ایسے دو قول پائے جاتے ہین جنکو بطور قیاس اقترانی یا شرطی ملانے سے جواب مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے - اور کبھی مجتہد کی کلام مین ایسی باتین پائی جاتی ہین جو بطور مثال معلوم ہوتی ہین انکی پوری حقیقت و تعریف مذکور نہین ہوتی - پس اس مجتہد کے پیرو علما ان باتون کے جاننے مین محاورۂ اہل

حفظ المبسوط کان مجتہدا ای وان لم یکن له علم بروایة اصلا ولا بحدیث واحد فوقع التخریج فی کل مذھب وکثر
(حجة الله البالغہ ص۱۵۱ وغیرہ)

زبان کی طرف رجوع کرکے اپنی طرف سے بتکلف انکی حدین وتعریفین مقرر کرتے ہین اور ان مثالون کو قواعد کلیہ بنا دیتے ہین اور کبھی ان کے اقوال دو معنے کے محتمل ہوتے ہین تو وہ ایک معنے کو ترجیح دیتے ہین کبھی انکے دلائل کا بیان وسیاق خفی ہوتا ہے تو وہ اسکو واضح کردیتے ہین اور بعض اوقات تخریج کرنے والے اپنے امامون کے فعل وسکوت سے کوئی بات نکال لیتے وعلی ہذا القیاس۔ تخریج اسی فعل کا نام ہے اور اس بات کو جو نکالی جاتی ہے قول مخرج (نکالی ہوئی بات) کہا جاتا ہے اور اسکو یون بھی کہا جاتا ہے کہ یہہ بات فلانے مجتہد کے مذہب یا قول یا اصول سے نکالی ہوئی ہے اور ان لوگون کو جو ایسی بات نکالتے ہین مجتہد فی المذہب* کہا جاتا ہے اسی طور پر اجتہاد کرنا اس شخص کے قول مین مراد ہے جسنے کہا ہے کہ جسنے کتاب مبسوط یاد کرلی وہ مجتہد ہے۔ یعنی اگرچہ اس کو ایک روایت یا حدیث کا علم بھی نہو۔ اس طور سی تخریج سب مذاہب مین ہوچکی ہے"۔

**اور جناب** ممدوح اس کتاب مین بصفحہ ۱۶۶ فرماتے ہین کہ منجملہ ان مسائل کے جنمین

ومنھا (ای من مسائل ضلت فی بوادیھا الافھام وزلت الاقدام وطغت الاقلام) انی وجدت بعضھم یزعمون ان ھنالك فرقتین لا ثالث لھما اھل الظاھر واھل الرای وان کل من قاس واستنبط فھو من اھل الرای کلا والله بل لیس المراد بالرای نفس الفھم والعقل فان ذلك لا ینفك من احد من العلماء ولا الرای الذی لا یعتمد

فہم چوک گئی اور قدم پھسل گئے اور قلم تیر گئی ہین ایک یہ مسئلہ ہے کہ مینے بعض علمار کو اس خیال پر پایا ہے کہ اہل سنت کے یہان دو ہی فرقے ہین اہل ظاہر اور اہل الرائے تیسرا کوئی فرقہ نہین) اور جسنے قیاس یا استنباط مسائل کیا وہ اہل الرای ہوگیا۔ اور درحقیقت بخدا ایسا ہرگز نہین ہے اور رائے سے صرف سمجھ اور عقل مراد نہین اس سے تو کوئی بھی عالم خالی نہین اور نہ وہ رائے

* یہ بھی ایک اصطلاح ہے اور جو ان کمال اشا نے مجتہدین کو سات طبقہ ٹھہرائے ہین اور از انجملہ مجتہد فی المذاہب کو دوسرے طبقہ میں

علی سنتہ اصلاً فانہ لاینتحل مسلم النیۃ ولا القدرۃ علے الاستنباط والقیاس فان احمد واسحق بل الشافعی ایضاً لیسوا من اھل الرائی بالاتفاق وھم یستنبطون ویقیسون بل المراد من اھل الرائی قوم توجھوا بعد المسائل المجمع علیھا بین المسلمین او بین جمھورھم الی التخریج علے اصل رجل من المتقدمین فکان اکثر امرھم حمل النظیر علی النظیر والرد الی اصل من الاصول دون تتبع الاحادیث والآثار والظاھری من لایقول بالقیاس ولا باثار الصحابۃ والتابعین کداؤد وابن حزم وبینھما المحققون من اھل السنۃ کاحمد واسحق ۔ (حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۱۶۶)

مراد ہے جو حدیث کی طرف مستند نہو ایسی رائے کو تو کوئی بھی مسلمان نہین لے سکتا اور نہ استنباط ومسایل اور قیاس پر قادر ہونے کا نام رائے ہے ۔ یہہ رائے تو امام احمد و اسحاق مین بھی پائی جاتی ہے جنکو بالاتفاق اہل الرای نہین کہا جاتا ۔ بلکہ اہل الراے سے وہ لوگ مراد ہین جو اتفاقی مسایل کے بعد متقدمین و متاخرین سے کسی ایک امام کے اقوال سے تخریج مسایل کیطرف متوجہ ہوئے انکا کام غالباً یہہ تھا کہ ایک چیز کا حکم اسکی نظیر سے نکالین اور انکو اصول کی طرف رجوع کرین نہ یہ کہ احادیث وآثار کی تلاش مین لگین اور ظاہری سے وہ شخص مراد ہے جو نہ قیاس کا قائل ہو نہ آثار صحابہ و تابعین کا قائل ہو جیسے داؤد اور ابن حزم تھے آن دونون فرقون اہل سنت کے مابین تیسرا فریق محققین اہل سنت کا ہے جیسے امام احمد و اسحاق تھے (جو احادیث وآثار سے بھی تمسک کرتے اور قیاس واستنباط کے بھی قائل تھے"۔

اس بیان سے ہماری دوسری دلیل کی بھی پوری تائید وتفصیل ہوئی ۔ اور یہہ بات ثابت ہوگئی کہ اہل حدیث کا "اہلحدیث" کہلانا اور دوسرے لوگون کو اہل الرائے کہنا اس معنے ومراد سے نہین جس سے دوسرے لوگون کا حدیث سے بے تعلق ہونا اور رائے محض غیر مستند بحدیث پر چلنا مفہوم ہو اور اس سے ان

لوگون کی دل آزردگی متصور ہو۔ بلکہ اس معنی و مراد سے ہے جسکو دوسرے لوگ بخوشی تسلیم کرتے ہین اور ان ہی معنے کی نظر سے وہ اصحاب ظواہر کو اہلحدیث کہتے ہین اور خود بڑی فخر کے ساتھ اصحاب الرائے کہلاتے ہین۔

**ہماری دلیل دوم** اور اسکی مویدات کو ہماری غائبانہ دوست اڈیٹر **سراج الاخبار** جہلم غور سے ملاحظہ فرماوین اور اپنی اس سوءظنی سے جو سراج الاخبار مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۸۶ء مین ظاہر کر چکے ہین دور فرماوین اپنے منصب ریفارمیشن کو پیش نظر رکھکر دشمنون کو دوست بناوین دوستون کو دشمن نہ بناوین **ولنعم ماقیل**

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا ٭ دلِ دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کے میسر شود این مقام ٭ کہ با دوستانت خلاف است جنگ

## تیسری دلیل

نام مین اگر وہ بامعنی ہو یہ دعوی کسیکو نہین ہوتا اسکے معنے مسمے کے سوائے کسی دوسری مین پائے نہین جاتے اور اسپر اس معنی کا اطلاق صحیح نہین اسمین صرف یہ دعوے ہوتا ہے کہ اس معنی کو اس شخص سے جسکا نام مقرر کیا گیا ہے تعلق ہے گو دوسری سے بھی اسکا تعلق ہو۔

**مثلاً** کوئی اسلامی سوسائیٹی اپنا نام محمڈن ایسوسی ایشن مقرر کرے تو اس کا دعوی و مقصود صرف یہ ہوتا ہے کہ اس سوسائیٹی کو محمّدی مذہب سے تعلق ہے یہ دعوی و مقصود ہرگز نہین ہوتا کہ اہل اسلام کی دوسری سوسائیٹیان جو اس شہر یا ملک مین قایم ہین انکو محمّدی مذہب سے تعلق نہین ہے۔

**ہمارے شہر لاہور** مین اسوقت تین اسلامی سوسائیٹیان قایم ہین - انجمن اسلامی - انجمن ہمدردی اسلامی - انجمن حمایت اسلام - اوّل کا اپنے نام مین یہ دعوے نہین کہ دوسری

انجمنین اسلامی نہین ۔ دوسری کا یہ دعوی نہین کہ باقی مین ہمدردی نہین تیسری کا یہ دعوی نہین کہ دوسری دو مین حمایت اسلام نہین ۔ ایسا ہی باقی بامعنے اسما کو سمجہنا چاہئیے *

یہی وجہ ہے کہ نام اور وجہ تسمیہ کا تعریف کی مثل جامع و مانع ہونا ضروری نہین سمجہا جاتا اور کسی نام کی نسبت اگر وہ بامعنے ہو کوئی یہ دعوے نہین کرتا کہ جس چیز مین اس نام کے معنے پائے جاوین اسپر اس نام کا اطلاق ضروری ہے اور جس فرد مسمے مین وہ معنی پائے نہ جاوین اسپر اس نام کا اطلاق جائز نہین ہے ۔

بنا برعلیہ خطاب ''اہلحدیث'' کا قدیم ہونا اور خود کتب حنفیہ و شافعیہ مین بحق اہلحدیث مستعمل ہونا (جو دلیل اوّل مین بیان ہوا ہے) تسلیم نہ بھی کیا جاوے اور اس فرق اور وجہ تسمیہ اہلحدیث کو جسکا ذکر دلیل دوم مین ہوا ہے نیز صحیح نہ سمجہا جاوے تب بھی یہ نام و خطاب دوسرے فرقون کے اہلحدیث نہونے کی طرف مشعر اور ان کی دل آزردگی کا موجب نہین ہوسکتا ۔ اس نام و خطاب کا مفہوم و مفاد صرف یہی ہوتا ہے کہ اس فرقہ کو حدیث سے کوئی تعلق ہے گو وہ تعلق دوسرے فرقون کو بھی ہو ۔ ان دلائل ثلاثہ سے ہمارے دعوی کا کہ ''اہلحدیث'' پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا موجب نہین ہوسکتا ۔ ہر ایک جز بخوبی ثابت ہوا ۔ پہلی اور دوسری دلیل سے دونون جز ۔ اور تیسری دلیل سے جز دوم ۔ **اَب ہم اپنے ناظرین** (خصوصاً اپنے علاتی بہائی سنیہ حنفیہ سے) **انصاف** کے طالب و منتظر ہین اور امید رکھتے ہین کہ وہ اہل اسلام کی حالت ضعف و تفرقہ پر رحم فرما کر اور تنازعات جزئیہ سے جو فریقین کے نادان و ناعاقبت اندیش و کیلون کی جانب سے برپا ہو رہے ہین نظر اوٹہا کر ہمارے دعوی اور اسکے دلایل ثلاثہ سے اتفاق رائے کرینگے ۔ اور اس اتفاق سے اس باب منازعت کو بند کرائینگے *

اس مضمون کی تحریر اور گروہ عاملین کے لئے خطاب اہلحدیث کی تجویز سے ہمارا مقصود صرف باہمی اتحاد و امن قایم کرنا ہے اور تنابز بالالقاب کو (کہ ایک فریق دوسرے کو وہابی ولامذہب یا غیر مقلد کہتا ہے - اور وہ دوسرا اسکو لہابی وبدعتی) دور کرنا - اگر ہمارے علاتی بھائی حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا نے گروہ عاملین بالحدیث کے لئے خطاب اہلحدیث پسند کرلیا جیسا کہ ان کے اکابر آیمۂ مذاہب نے تسلیم وتجویز کیا ہوا ہے تو جانب ثانی سے بھی انکا لقب سنی حنفی یا شافعی جسکو وہ بڑے فخر کے ساتھ اپنا لقب ٹھہراتے ہین بخوشی تسلیم کرایا جائے گا - پھر نہ کوئی کسیکو وہابی ولامذہب یا غیر مقلد کہیگا نہ کوئی کسیکو لہابی وبدعتی - چنانچہ اسوقت فریقین ایک دوسرے کو ان ہی مکروہ وناجایز القاب سے یاد کرتے ہین - اور فریقین مین امن واتحاد قایم ہوگا اور ہر ایک فریق دوسرے کو اپنا بھائی سمجھے گا - اور ایک کا دوسرے کے مذہب سے بیجا مقابلہ موقوف ہوگا - فروعات جزئیہ مین اختلاف رہا تو اُسی صورت و پیرایہ مین رہیگا جیسا کہ سلف صالحین مین تھا -

اس رفع نزاع اور وقوع اتفاق کا جو نتیجہ ظاہر ہوگا وہ مخفی نہین ہے - خصوصاً ایسی حالت اور ایسے وقت مین کہ اہل اسلام دین و دنیا مین تحتانی درجہ انحطاط کو پہنچ گئے ہین - اور باہمی تنازعات کے سبب ان کے جان ومال تباہ ہورہے ہین ایسی باہمی تنازعات اور ان کے انحطاط کا نتیجہ ہے کہ وہ اس وقت دوسری اقوام کی نظرون مین ذلیل وخوار ہین اور بہت سی تکالیف کے زیربار -

مسلمانون مین باہمی اتحاد ہوتا اور اس اتفاق کے ذریعہ سے انکی دین ودنیا کو عروج ہوتا تو کیا ممکن تھا ؟ کہ وہ ہندؤن کے ہاتھون سے جوتیان کھاوین مارین جاوین اپنی جورو بیٹیون کی بے حرمتی کرائین پھر وہی عدالتون سے مجرم قرار پاکر جیل خانہ کو بھرپور کرین - چنانچہ آج کل پنجاب وہندوستان کے متعدد

شہرون (ہوشیارپور - لودیانہ - انبالہ - دہلی - اٹاوہ وغیرہ) مین ہورہا ہے ۔

یہ سبھی باہمی تنازع بے جا کا نتیجہ ہے جس سے بانی اسلام نے قرآن کی اُس آیہ

ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم (انفال رکوع ۷)

مین جس مین ارشاد ہے کہ تم آپسمین نہ جہگڑو تم بزدل ہوجاؤگے اور تمہاری باوا عزّت) جاتی رہیگی ۔ اس کی پیشین گوئی کی ہے ۔ اب بھی اہل اسلام اپنا آپ سنبہالین اور پچھلے تنازعات بیجا پر خاک ڈالین اور فروعات جزئیہ سے نظر اوٹھا کر اصل اصول اسلام کی نظر سے باہمی اتحاد پیدا کرین توپھر ان کو وہی جمعیت وہی شوکت وہی عزت وہی ثروت حاصل ہوسکتی ہے ۔ جو کسی زمانہ مین مسلم تھی ۔

**ان مضار و منافع** کو ہمارے اخوان دین اہلحدیث اور حنفیین غور و انصاف سے سوچین تو ممکن نہین ہے کہ ہمارے اس مضمون مین اور اسی قسم کے دوسرے مضامین صلح آمیز مین نزاع کرین ۔ اور ان کی تائید و تصدیق مین ایک آن بھی توقف کرین ۔ گو اسمین کوئی علمی یا مذہبی غلطی پاوین ۔

اسلام کی **پولیٹکل ہدایتون** و تعلیمون سے وہ آشنا ہون تو اس علمی یا مذہبی غلطی کو بھی بالائے طاق رکھکر بہ نظر مصلحت وقت و مقتضائے حالت ہماری اس قسم کی تجویزون سے اتفاق کرین اور اُس غلطی پر ہمکو دوسرے وقت مین اور کسی اور پیرایہ مین متنبہ کرین ۔ مگر جب تک توفیق رفیق نہو یہہ بات ان کے خیال مین کب آتی ہے ۔

ہمارے **خیال** مین ہمارے بہائیون کو اس مضمون مین کوئی علمی یا مذہبی غلطی نکالنے کی گنجایش نہین ۔ اس مضمون مین جو دعوے ہے اور اسکے دلایل یہ سب مسلمات سے ہین یا اس لایق ہین کہ وہ انکو بلا چون وچرا تسلیم کرلین ۔ اس مضمون مین انکا عذر ہے تو یہی ہے

کہ زمانہ حال کے اہلحدیث ان اہلحدیث مین داخل نہین جنکا اہل حدیث ہونا ہمارے نزدیک مسلم ہے اور ہماری کتب مذہبی مین انکو اہلحدیث کہا گیا ہے۔ مگر یہہ عذر ہمارے دعوی اور اسکی دلائل کے مخالف نہین ہے کیونکہ اس مین اہل حدیث زمانہ حال سے خاصکر بحث و تعرض نہین ہوا ومعہذا اس عذر کا جواب ہمارے پچھلے مضمون "اہلحدیث قدیم ہین یا جدید" بضمن رسالہ نمبر (۱۱) (جلد ۸) ادا ہوچکا ہے علاوہ برآن ایک جواب اسکا ہم اور دینا چاہتے ہین جسکو آیندہ "اشیو" مین شایع کرینگے وہ جواب انشاءاللہ تعالی ایسا ہوگا کہ اس مین ہمارے بھائیون کو سر ہو مقال کی مجال نہ ہوگی۔

اس مضمون حال سے یہہ بات تو ثابت ہوگئی کہ اہل اسلام مین کوئی فرقہ اہلحدیث بھی کہلا چکا ہے جسکو مقلدین مذاہب مشہورہ خصوصا حنفیہ نے اپنے اور دیگر اہلمذاہب اربعہ کے مقابلہ مین اہل حدیث کے خطاب سے یاد کیا ہے۔ اور یہ خطاب کسی دوسرے فرقہ کے حق مین (اس مین اہل حدیث زمانہ حال داخل ہون خواہ خارج) استعمال کرنا انکی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا۔ وہو المدعا۔

## سرمہ چشم آریہ

یہ کتاب لاجواب مولف براہین احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی تصنیف ہے جو بغرض تحریر ریویو مصنف عالی ہمت نے ہماری پاس بھجوائی ہے اس مین جناب مصنف کا ایک ممبر اریہ سماج سے مباحثہ شایع ہوا ہے جو معجزہ شق القمر اور تعلیم وید پر بمقام ہوشیارپور ہوا تہا۔ اس مباحثہ مین جناب مصنف نے تاریخی واقعات اور عقلی وجوہات سے معجزہ شق القمر ثابت کیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ مین آریہ سماج کی کتاب (وید) اور اسکی تعلیمات و عقاید (تناسخ وغیرہ) کا کافی دلائل سے ابطال کیا ہے ہم بجای تحریر ریویو اس کتاب کے بعض مطالب نقل اصل عبارت ہدیۂ ناظرین کرتے ہین۔ وہ مطالب بحکم مشک آنست کہ خود ببوید کہ عطار بگوید خود شہادت دینگے

کہ وہ کتاب کیسی ہے اور ہمارے ریویو لکھنے کی حاجت باقی نہ رہیگی

مصنف باخبر نے مباحثہ سے پہلے ایک مقدمہ لکھا ہے اس مقدمہ مین بصفحہ ۱۳ کتاب فرمایا "سمجھنا چاہیے کہ جو لوگ شق القمر کے معجزہ پر حملہ کرتے ہین انکے پاس صرف یہی ایک ہتھیار ہے اور وہ بہی ٹوٹا پہوٹا کہ شق القمر قوانین قدرتیہ کے برخلاف ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ اول ہم انکے قانون قدرت کی کچھ تفتیش کرکے پہر وہ تاریخی ثبوت پیش کرین جو اس واقعہ کی صحت پر دلالت کرتے ہین سو جاننا چاہیے کہ نیچر کے ماننے والے یعنی قانون قدرت کے پیرو کہلانے والے اس خیال پر زور دیتے ہین کہ یہ بات بدیہی ہے کہ جہانتک انسان اپنی عقلی قوتون سے جان سکتا ہے وہ بجز قدرت اور قانون قدرت کے کچھ نہین یعنے مصنوعات وموجودات مشہودہ موجودہ پر نظر کرنے سے چارون طرف یہی نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز مادی یا غیر مادی جو ہم مین اور ہمارے اردگرد یا فوق وتحت مین موجود ہے وہ اپنے وجود اور قیام اور ترتیب آثار مین ایک سلسلہ انتظام سے وابستہ ہے جو ہمیشہ اوسکی ذات مین پایا جاتا ہے اور کبھی اس سے جدا نہین ہوتا۔ قدرت نے جس طرح پر جسکا ہونا بنا دیا بغیر خطا کے اسی طرح ہوتا ہے اور اسیطرح ہوگا پس وہی سچ ہے اور اصول بہی وہی سچے ہین جو اسکے مطابق ہین۔ مین کہتا ہون کہ بلاشبہ یہہ سب سچ مگر کیا اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قدرت الٰہی کے طریقے اور اوس کے قانون اسی حد تک ہین جو ہمارے تجربہ اور مشاہدہ مین آچکے ہین اس سے زیادہ نہین۔ جس حالت مین الٰہی قدرتون کو غیر محدود ماننا ایک ایسا ضروری مسئلہ ہے جو اسی سے نظام کارخانہ الوہیت وابستہ اور اسی سے ترقیات علمیہ کا ہمیشہ کے لیے دروازہ کہلا ہوا ہے تو پہر کسقدر غلطی کی بات ہے کہ ہم یہ ناکارہ حجت پیش کرین کہ جو امر ہماری سمجھ اور مشاہدہ سے باہر ہے وہ قانون قدرت سے بہی باہر ہے بلکہ جس حالت مین ہم اپنے مونہہ سے اقرار کرچکے ہین کہ قوانین قدرتیہ غیر متناہی اور غیر محدود ہین تو ہمارا یہ اصول ہونا چاہیے کہ ہر ایک نئی بات جو ظہور مین آوے پہلے ہی اپنے عقل سے بالاتر دیکھکر

اسکو رد نکرین بلکہ خوب متوجہ ہوکر اس کے ثبوت یا عدم ثبوت کا حال جانچ لین اگر وہ ثابت
ہو تو اپنے قانون قدرت کی فہرست مین اسکو بہی داخل کرلین اور اگر وہ ثابت نہو تو صرف
اتنا کہدین کہ ثابت نہین مگر اس بات کے کہنے کے ہم ہرگز مجاز نہین ہونگے کہ وہ امر قانون
قدرت سے باہر ہے - بلکہ قانون قدرت سے باہر کسی چیز کو سمجھنے کے لیے ہمارے لئے یہ ضرور ہے
کہ ہم ایک دائرہ کیطرح خدا تعالے کے تمام قوانین ازلی و ابدی پر محیط ہوجائین اور بخوبی
ہمارا فکر اس بات پر احاطہ تام کرے کہ خدا تعالے نے روز اول سے آجتک کیا کیا قدرتین
ظاہر کین اور آیندہ اپنے ابدی زمانہ مین کیا کیا قدرتین ظاہر کرے گا - کیا وہ جدید در جدید
قدرتون کے ظاہر کرنے پر قادر ہوگا یا کولہو کے بیل کیطرح انہین چند قدرتون مین مقید اور محصور
رہیگا جنکو ہم دیکھ چکے ہین اور جنپر ہمارا الجزئی احاطہ ہے اور اگر انہین مین مقید اور محصور رہیگا
تو باوجود اس کے غیر محدود الوہیت و قدرت اور طاقت کے یہ مقید اور محصور رہنا کس وجہ سے
ہوگا کیا وہ آپ ہی وسیع قدرتون کے دکہلانے سے عاجز آئیگا یا کسی دوسرے قاسر نے اسپر
جبر کیا ہوگا یا اوس کی خدائی کو انہین چند قسم کی قدرتون سے قوت پہونچتی ہے اور دوسری
قدرتون کے ظاہر کرنے سے اوسپر زوال آتا ہے - بہرحال اگر ہم خدا تعالے کی قدرتون کو
غیر محدود مانتے ہین تو یہ جنون اور دیوانگی ہے کہ اسکی قدرتون پر احاطہ کرنے کی امید رکہین
کیونکہ اگر وہ ہمارے مشاہدہ کے پیمانہ مین محدود ہوسکین تو پہر غیر محدود اور غیر متناہی
کیونکر رہین اور اس صورت مین نہ صرف یہ نقص پیش آتا ہے کہ ہمارا فانی اور ناقص تجربہ خدا کے
ازلی و ابدی کی تمام قدرتون کا حد بست کرنے والا ہوگا بلکہ ایک بڑا بہاری نقص یہ بہی ہے
کہ اوسکی قدرتون کے محدود ہونے سے وہ خود بہی محدود ہوجائیگا اور پہر یہ کہنا پڑیگا کہ
جو کچہ خدا تعالے کی حقیقت اور کنہ ہے ہم نے سب معلوم کرلی ہو اور اس کے گہراؤ اور تہ تک ہم
پہونچ گئے ہین اور اس کلمہ مین جسقدر کفر اور بے ادبی اور بے ایمانی بہری ہوئی ہے وہ
ظاہر ہے حاجت بیان نہین سو ایک محدود زمانہ کے محدود در محدود تجارب کو پورا پورا

قانون قدرت خیال کر لینا اور اس غیر متناہی سلسلہ قدرت کو ختم کر دینا اور آئندہ کو نئے
اسرار کہلنے سے ناامید ہو جانا ان پست نظروں کا نتیجہ ہے جنہوں نے خدائے ذوالجلال کو
جیسا کہ چاہیے شناخت نہیں کیا اور جو اپنی فطرت میں نہایت منقبض واقعہ ہوئے ہیں
یہانتک کہ ایک کنوئیں کی مینڈک ہوکر یہ خیال کر رہے ہیں کہ گویا ایک سمندر ناپیداکنار
پر انکو عبور ہو گیا ہے تمام خوشیاں عارفوں کی اور تمام رحمتیں غم زدوں کی اس میں ہیں
کہ خدا تعالےٰ کی قدرتوں کا کنارہ لا یُدرک ہی میں یہ نہیں کہتا کہ بے تحقیق اور بے ثبوت عقلی
یا آزمائشی یا تاریخی کسی نئی بات کو مان لو کیونکہ اس عادت سے بہت سے رطب یابس کا
ذخیرہ اکٹھا ہو جائے گا بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ خدائے ذوالجلال کی تعظیم کرکے اس کے نئے
کاموں کی نسبت (جو تمہاری محدود نظروں میں نئے دکھائی دیتے ہیں) بیجا ضد بہی مت
کرو کیونکہ جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں خدا تعالےٰ کی عجائب قدرتوں اور فائق حکمتوں اور
پیچ در پیچ اسراروں کے ابہی تک انسان نے کلی حد بست نہیں کی اور نہ آگے کو اسکی
لیاقت و طاقت ایسی نظر آتی ہے کہ اس مالک الملک کے وراءالورا بہیدوں کی ایک
چہوٹے سے رقبہ زمین کیطرح پیمایش کر سکے یا کسی ایک چیز کے جمیع خواص پر احاطہ
کرنیکا دم مار سکے مجہے ان صاحب وطن لوگوں کے آگے منطقی دلائل کی حاجت نہیں
جو اپنے اوس پیارے مالک سے دلی محبت رکہتے ہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ خود انکو وہی انکی
سچی محبت یہ طریق ادب سکہاوے گی کہ ذات جامع الکمالات حضرت احدیت کے
علم کے ساتہہ اپنے محدود علم کو برابر جاننا اور اسکی ازلی ابدی قدرتوں کو اپنے مشاہدات
یا معلومات سے زیادہ نہ سمجہنا بہت برا اور نالائق خیال ہے جو ادب اور تعظیم اور عجبت
اور عبودیت کی حقیقت سے نہایت دور پڑا ہوا ہے لیکن میں ان خشک فلسفیوں کو جو
عشق الٰہی اور اسکی بزرگ ذات کی قدرشناسی سے غافل ہیں جہانتک مجہے طاقت عقلی
دی گئی ہے بدلائل شافیہ راہ راست کیطرف پہیرنا چاہتا ہوں کیونکہ میں دیکہتا ہوں

کہ انکی روحانی زندگی بہت ہی کمزور ہوگئی ہے اور اونکی بیجا آزادی اور ضعف ایمانی نے بہت ہی
برا اثر انکے ارادت باطنی اور اونکی دینی اولوالعزمی اور اونکی اندرونی حالت پر ڈالا ہے
اور عجیب طور پر انہون نے ضلالت کو صداقت کے ساتھہ ملا دیا ہے"۔ پھر ان فلسفیون
کی فہمائش کے لیے صفحہ ۴۵ فرمایا ہے۔ کہ قانون قدرت کوئی ایسی شئے نہین ہے
کہ ایک حقیقت ثابت شدہ کے آگے ٹھہر سکے کیونکہ قانون قدرت خدا تعالے کے ان
افعال سے مراد ہے جو قدرتی طور پر ظہور مین آئے یا آئندہ آئینگے لیکن چونکہ ابھی خدا
تعالے اپنی قدرتون کے دکھلانے سے تہک نہین گیا ہے اور نہ یہہ کہ اب قدرت
نمائی سے بے زور ہو گیا ہے یا کسی طرف کو جہک گیا ہے یا کسی خارجی قاسر سے
مجبور کیا گیا ہے اور مجبوراً آئندہ کے عجائب کامون سے دستکش ہو گیا ہے اور ہمارے
لیے وہی چند صدیون کی کارگذاری یا اس سے کچہ زیادہ سمجہ لو چہوڑ گیا ہے اس لیے ساری
عقلمندی اور حکمت اور فلسفیت اور ادب اور تعلیم اسیمین ہے کہ ہم چند موجودہ مشہودہ
قدرتون کو جن مین ابھی صدہا طور کا اجمال باقی ہے مجموعہ قوانین قدرت خیال نکر
بیٹھین اور اسیر نادان لوگون کیطرح ضد نکرین کہ ہمارے مشاہدات سے خدا تعالے
کا فعل ہرگز تجاوز نہین کر سکتا کیونکہ یہہ صرف احمقانہ دعوی ہے جو ہرگز ثابت نہین کیا
گیا اور نہ ثابت کیا جا سکتا ہے ہمنے مانا کہ مذہب نیچر کا نقیض نہین ہے مگر یہ آپ
کیونکر ہم سے تسلیم کراتے ہین کہ سب خواص نیچر یہ پر انسان محیط ہو چکا ہے کیا اوسپر کوئی
دلیل بہی ہے یا نرا تحکم ہی ہے سو یہہ بند کرنا چاہتے ہین یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر تجارب
و مشاہدات جو آجتک قلمبند ہو چکے ہین صحیح اور کامل ہوتے تو علوم جدیدہ کو قدم رکہنے
کی جگہہ نہ رہتی حالانکہ آپ لوگ بہی کہا کرتے ہین کہ علوم جدیدہ کا دروازہ ہمیشہ کے لیے
کہلا ہے مین سچ سچ کہتا ہون کہ کیونکر ایسی چیزین کامل اور قطعی طور پر مقیاس الصداقت
یا میزان الحق ٹھہر سکتی ہین جنکے اپنے ہی پورے طور کے انکشاف مین ابھی بہت سی منازل

باتین ہین اور اس وہیچ در ہیچ معمانے یہان تک حکما کو حیران اور سرگردان کر رکہا ہے کہ بعض ان مین سے حقائق اشیا کے منکر ہی ہوگیے (منکرین حقائق کا وہی گروہ ہے جسکو سوفسطائی کہتے ہین) اور بعض ان مین سے یہ بہی کہہ گئے کہ اگرچہ خواص اشیا ثابت ہین تاہم دائمی طور پر اُن کا ثبوت نہین پایا جاتا پانی آگ کو بجہا دیتا ہے مگر ممکن ہے کہ کسی ارضی یا سماوی تاثیر سے کوئی چشمہ پانیکا اس خاصیت سے باہر آجاوے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے مگر ممکن ہے کہ ایک آگ بعض موجبات اندرونی یا بیرونی سے اس خاصیت کو ظاہر نہ کر سکے کیونکہ ایسی عجائب باتین ہمیشہ ظہور مین آتی رہتی ہین حکما کا یہ بہی قول ہے کہ بعض تاثیرات ارضی یا سماوی ہزارون بلکہ لاکہون برسون کے بعد ظہور مین آتی ہین جو ناواقف اور بیخبر لوگون کو بطور خارق عادت معلوم دیتی ہین اور کبہی کبہی کسی کسی زمانہ مین ایسا کچہ ہو رہتا ہے کہ کچہ عجائبات آسمان مین یا زمین مین ظاہر ہوتے ہین جو بڑے بڑے فیلسوفون کو حیرت مین ڈالتے ہین اور پہر فلسفی لوگ انکے قطعی ثبوت اور مشاہدہ سے خیرہ اور منندم ہوکر کچہ نہ کچہ تکلفات کر کے طبعی ماہیت مین انکو گہسیڑ دیتے ہین تا ان کے قانون قدرت مین کچہ فرق نہ آجاوے ایسا ہی یہ لوگ ادہر کی ادہر لگا کر اونئی باتون کو کسی علمی قاعدہ مین جبڑا دہسا کر گذارہ کر لیتے ہین جب تک پیدار محہلی نہین دیکہی گئی تہی تب تک کوئی فلسفی اسکا قائل نہ تہا اور جب تک متواتر دُم کے کٹنے سے دم کٹے پیدا نہ ہونے لگے تب تک اس خاصیت کا کوئی فلاسفر اقراری نہ ہوا اور جب تک بعض زمینون مین کسی سخت زلزلہ کی وجہ سے کوئی ایسی آگ نہ نکلی کہ پتہرون کو گہلا دیتی تہی مگر لکڑی کو جلا نہین سکتی تہی تب تک فلسفی لوگ ایسی خاصیت کا آگ مین ہونا خلاف قانون قدرت سمجہتے رہے جب تک اسپیرٹیہ کا آلہ نہین نکلا تہا کس فلسفی کو معلوم تہا کہ عمل ٹرینس فیوژن آف بلڈ یعنے ایک انسان کا خون دوسرے انسان مین داخل کرنا قانون فطرت مین داخل ہے پہلا اُس فلاسفر کا نام لینا چاہیے جو ایک لکہ

مشین یعنے بجلی کی کل نکلنے سے پہلے اس بجلی لگانے کے عمل کا قائل تھا۔

فلسفی کہ چشم حق بین سخت نابینا بود ۔ گرچہ یکین باشد و یا بوعلی سینا بود ۔

یہ ثابت ہو چکا اور ہمیشہ مشاہدہ مین آتا ہے کہ جو لوگ خواہ نخواہ قانون قدرت کے پابند کہلاتے ہین وہ اپنی رائے مین بہت کچے ہوتے ہین اگر دس بیس معتبر اور نجیب عقلمند اور انکے ہم رتبہ آدمی کوئی عجیب بات ہنسی کے طور پر بھی بیان کر دین مثلاً یہ کہدین کہ ہم ایک پیر دار آدمی کو بچشم خود دیکھہ آئے ہین یا ایک پتھر مین سے شہد بہتر شیرین ہوتا ہم نے دیکھا گیا بلکہ کہا یا ہے یا آسمان سے ہم نے پہول برستے دیکھے اور پھولون مین سے سونا نکلا یا شاید کوئی واقعہ صحیح ہی پیش آوے جیسے آجکل کے بعض اخبارون مین شایع کیا گیا ہے کہ یورپ کے ایک ملک مین ایک پتھر تیس من وزنی برساجس مین ہڈیان بھی ملی ہوئی ہین شاید اون کی ہڈیان ہین جو چاند کے کرہ مین رہنے والے ہین تو فی الفور ایک فلاسفر صاحب کے دل مین ایک دہڑکا سا شروع ہو جائیگا تو یہہ دہڑکا اور اضطراب اس کم بخت کا اسکے نقصان عقل اور فہم پر صریح شہادت دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثر سرمایہ اسکا ظن ہے کیونکہ کسی قطعی ثبوت مین انسان کبھی تردد نہین کر سکتا مثلاً اگر کسی زندہ آدمی کو دس بیس آدمی ملکر یہ کہین کہ تو زندہ نہین بلکہ مرا ہوا ہے ۔ تو اسقدر کیا وہ دس ہزار آدمی کی شہادت سے بھی اپنی زندگی سے شک مین نہین پڑے گا بلکہ بے شمار اشخاص کا مجمع بھی اپنے حلفی گواہون سے اسکو اضطراب مین نہین ڈالے گا کیونکہ اسکو اپنی زندگی پر پورا پورا الیقین ہے ۔ یہہ بھی دیکھا گیا کہ فلسفہ مین جو واقعی دانا ہین وہ تجارب فلسفہ پر بہت ہی کم یقین رکھتے ہین کیونکہ انکے معلومات وسیع ہین اور انکو اپنے فلسفہ کی اندرونی حقیقت معلوم ہے ۔

علامہ شارح قانون جو طبیب حاذق اور بڑا بہاری فلسفی ہے ایک جگہہ اپنی کتاب مین لکھتا ہے جو یونانیون مین یہہ قصے بہت مشہور ہین جو بعض عورتون کو اپنی دقیقین

عفیفہ اور صالحہ تہین بغیر صحبت مرد کے حمل ہوکر اولاد ہوئی ہے پہر علامہ موصوف بطور
رائے کے لکھتا ہے کہ یہہ قصے افترا پر محمول نہین ہوسکتے کیونکہ بغیر کسی اصل صحیح کے مختلف
افراد اور مہذب قومون مین ایسے دعاوی ہرگز وقوع نہین پاسکتے ہین اور نہ عورتون
کو جرأت ہوسکتی ہے کہ وہ زانیہ ہونے کی حالت مین اپنے حمل کی ایسی وجہ پیش کرین جس
سے اور بہی ہنسی کرائین اور ہمین اسباب سے پرہیز کرنا چاہیے کہ خواہ نخواہ ایسی تمام
عورتون پر زنا کا الزام لگائین جو مختلف ملکون اور قومون اور زمانون مین مستورالحال
گذر چکی ہین کیونکہ طبی قواعد کے روسے ایسا ہونا ممکن ہے وجہ یہ کہ بعض عورتین جو
بہت ہی نادرالوجود ہین بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہین کہ انکی منی دونو طرح
قوت فاعلی وانفعالی رکہتے ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش مین آکر خود بخود
حمل ٹہرنیکا موجب ہوجائے مین کہتا ہون کہ ایسے قصہ ہندون مین بہی مشہور ہین
سورج بنسی اور چندر بنسی خاندان کے انہین قصون پر بنیاد پائی جاتی ہے -

غرض یہ خیال ہندؤن مین بہی پرانا چلا آتا ہے یہانتک کہ رگ وید مین
لکہا ہے کہ ایک نیک بخت رشی کی لڑکی کو فقط اندر دیوتا کی ہی توجہ سے حمل ہوگیا تہا
اور ایسا ہی شمس و قمر سے بہی شرفا آریہ کی پاک دامن لڑکیون کو حمل ہوتا رہا ہے اب
ان قصون اور کہانیون کو جو بکثرت مختلف قومون مین پائی جاتی ہین یک مرتبہ مردود
اور باطل سمجکر پایہ اعتبار سے ساقط کردینا حکیمانہ طریق نہین ہے بلکہ حق تو یہ ہے کہ اگر ان
قصون کو انکے زوائد سے الگ کرکے دیکہا جائے تو انکے نیچے وہی ایک دقیق خاص
علم طبعی کا چہپا ہوا نظر آتا ہے جسکی طرف علامہ نے اشارہ کیا ہے اور اسبات پر چند
نہین کرنی چاہیے کہ اگر یہ بات کچہ حقیقت رکہتی ہے تو پہر عام طور پر کیون وقوع مین
نہین آتی کیونکہ اول تو یہہ سوانح ایسے نادرالوقوع نہین ہین جیسے آجکل کے نئے فلسفی
انکو خیال کررہے ہین بلکہ مختلف قومون مین انکے آثار سلسلہ وار چلے آئے

ہین اگرچہ عبرانیون مین تو صرف حضرت مسیح اس طرز کی پیدایش مین بیان کیے گئے ہین لیکن
یونانیون اور آریون کی کتابون مین اس کی نظیرین بہت پائی جاتی ہین - اور حال کے
زمانہ اور اس کے قریب قریب بھی بعض ممالک کی عورتین حملدار ہو کر ایسا کچھ بیان کرتی
رہی ہین اب ان سب قصون کی نسبت گو کسی منکر کی کیسی ہی راے ہو مگر صرف ان
کے نادر الوقوع ہونے کی وجہ سے وہ سب کے سب رد نہین کیے جا سکتے اور ان کے ابطال پر کوئی
دلیل فلسفی قائم نہین ہو سکتی بلکہ اکثر یونانی فلسفی (آسمانون کے ماننے والے) اور انہین مین
سے افلاطون اور ارسطو بھی اس بات پر متفق ہین کہ حادث چیزون کی مبادی
آسمانون کی حرکتین اور اونکے مختلف دورے ہین - اسی جہت سے علوی اور سفلی چیزون
کی حکم اور حال مختلف ہوتے ہین اور اسی بنا پر انکے مذہب کے رو سے ممکن ہے کہ ایک
دَوْر مین ایسی عجایب چیزین یا عجایب شکلون کے جانور پیدا ہون کہ نہ تو دورہ سابق
مین اور نہ دور لاحق مین انکی نظیر پائی جاے غرض نادر الظہور اشیا کا سلسلہ اس
وضع عالم کو لازمی پڑا ہوا ہے - اور علامہ موصوف نے اس مقام مین ایک تقریر بہت
ہی عمدہ لکھی ہے وہ لکھتے ہین کہ اگرچہ سب انسان ایک نوع مین ہونے کی وجہ سے باہم
مناسب الطبع واقعہ مین مگر پھر بھی اون مین سے بعض کو نادر طور پر کبھی کبھی کسی کسی زمانہ
مین خاص خاص طاقتین یا کسی اعلے درجہ کی قوتین عطا ہوتی ہین جو عام طور پر دوسرون
مین نہین پائی جاتین جیسے مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ مین
تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے اور بعض کی قوت حافظہ
یا قوت نظر ایسے کمال درجہ کو پہونچی ہے جو اوسکی نظیر نہین پائی گئی اور اس قسم کے
لوگ بہت نادر الوجود ہوتے ہین جو صدہا یا ہزارون برسون کے بعد کوئی فرد ان مین
سے ظہور مین آتا ہے اور چونکہ عوام الناس کی نظر اکثر امور کثیر الوقوع اور متواتر الظہور پر
ہوا کرتی ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ عام لوگون کی نگاہ مین جو باتین کثیر الوقوع اور متواترہ

الظہور ہوں وہ بطور قاعدہ یا قانون قدرت کے مانی جاتی ہیں اور انہیں کی سچائی پر زیادہ
اعتماد ہوتا ہے اس لیے دوسرے امور جو نادر الوقوع ہوتے ہیں وہ بمقابل امور کثیر الوقوع کے
نہایت مضمحل اور مشتبہ بلکہ باطل کے رنگ میں دکھائی دیتے ہیں اسی وجہ سے عوام کیا بلکہ
خواص کو بھی ان کے وجود میں شکوک اور شبہات پیدا ہو جاتے ہیں سو بڑی غلطی جو حکما
کو پیش آئی ہے اور بڑی بھاری ٹھوکر جو ان کو آگے قدم رکھنے سے روکتی ہے یہی ہے کہ وہ امور
کثیر الوقوع کے لحاظ سے نادر الوقوع کی تحقیق کے درپے نہیں ہوتے اور جو کچھ ان کے آثار
چلے آتے ہیں انکو صرف قصے اور کہانیاں خیال کر کے اپنے سر پر سے ٹال دیتے ہیں حالانکہ یہہ
قدیم سے عادت اللہ ہے جو امور کثیر الوقوع کے ساتھہ نادر الوقوع عجائبات بھی کبھی کبھی ظہور
میں آتے رہتے ہیں اسکی نظیریں بہت ہیں جنکا لکھنا موجب تطویل ہے اور حکیم بقراط
نے اپنی ایک طبی کتاب میں چند چشم دید بیماریوں کا بھی حال لکھا ہے جو قواعد طبی اور تجربہ
اطبا کی رو سے ہرگز قابل علاج نہیں تہی مگر ان بیماروں نے عجیب طور پر شفا پائی جسکی نسبت
انکا خیال ہے کہ یہ شفا بعض نادر تاثیرات ارضی یا سماوی سے ہے - اس جگہہ ہم اس قدر
اور لکھنا چاہتے ہیں کہ یہ بات صرف نوع انسان میں محدود نہیں کہ کثیر الوقوع اور نادر الوقوع
خواص کا ان میں سلسلہ چلا آتا ہے بلکہ اگر غور کر کے دیکھیں تو یہ دوسرا سلسلہ ہر ایک نوع
میں پایا جاتا ہے - مثلاً نباتات میں سے اک کے درخت کو دیکھو کہ کیسا تلخ اور زہرناک ہوتا ہے
مگر کبھی مدتوں اور برسوں کے بعد ایک قسم کی نبات اس میں پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت شیریں
اور لذیذ ہوتی ہے اب جس شخص نے اس نبات کو کبھی نہ دیکھا ہو اور معمولی قدیمی تلخی کو دیکھتا
آیا ہو بے شک وہ اس نبات کو ایک امر طبعی کی نقیض سمجھے گا ایسا ہی بعض دوسری نوع کی چیزوں
میں بھی دور و دراز عرصہ کے بعد کوئی نہ کوئی خاصہ نادر ظہور میں آجاتا ہے" - پھر اس مقدمہ
کو ختم کرنے کے بعد اصل اعتراض مخالفین کا کہ معجزہ شق القمر قانون قدرت کے مخالف ہے اور
تاریخی واقعات میں اسپر شہادت پائی نہیں جاتی - پہلے عقلی جواب دیا ہے اور پھر الہ مقدمہ

اسکا قانون قدرت کے مخالف نہ ہونا ثابت کیا ہے اس کے بعد اسپر تاریخی شہادت
کا ثبوت دیا اور بصفحہ ۴۷ کہا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنہون نے عام اور
علانیہ طور پر یہ دعوے مشہور کردیا تھا کہ میرے ہاتھ سے معجزہ شق القمر وقوع مین آگیا ہے اور
کفار نے اسکو بچشم خود دیکھہ بھی لیا ہے مگر اسکو جادو قرار دیا اپنے اس دعوی مین سچے
نہین تھے تو پھر کیون مخالفین آنحضرت جو اسی زمانہ مین تھے جنکو یہ خبرین گویا نقارہ کی
آواز سے پہنچ چکی تھی چپ رہے اور کیون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مواخذہ نہ کیا
کہ آپ نے کب چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھایا اور کب ہم نے اوسکو جادو کہا اور اوسکی قبول
سے موہنہ پہیرا اور کیون اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور موہنہ بند رکھا یہانتک کہ
اس عالم سے گزر گئے کیا انکی یہ خاموشی جو ان کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل
برخلاف تھی اسبات کا یقین نہین دلاتی کہ کوئی ایسی سخت روک تھی جسکی وجہ سے کچھہ
بول نہین سکتی تھی مگر بجز ظہور سچائی کے اور کون سی روک تھی یہ معجزہ مکہ مین ظہور مین آیا
تھا۔ اور مسلمان ابھی بہت کمزور اور غریب اور عاجز تھے پھر تعجب یہ کہ انکے بیٹون یا پوتون
نے بھی انکار مین کچھہ زبان کشائی نکی حالانکہ اونپر واجب و لازم تھا کہ اتنا بڑا دعوے اگر
افترا محض تھا اور صدہا کوسون مین مشہور ہوگیا تھا اس کے رد مین کتابین لکھتے اور دنیا
مین شائع اور مشہور کرتے اور جبکہ لاکھون آدمیون عیسائیون عربون یہودیون مجوسیون
وغیرہ مین سے رد لکھنے کی کسی کو جرات نہ ہوئی اور جو لوگ مسلمان تھے وہ علانیہ ہزارون
آدمیون کی روبرو چشم دید گواہی دیتے رہے جنکی شہادتین آج تک اس زمانہ کی کتابون
مین مندرج پائی جاتی ہین تو یہ صریح دلیل اسبات پر ہے کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ
کر چکے تھے اور رد لکھنے کے لیے کوئی بھی گنجایش باقی نہین رہی تھی اور یہی بات تھی
جس نے انکو منکرانہ شور و غوغا سے چپ رکھا تھا سو جبکہ اسی زمانہ مین کروڑہا مخلوقات
مین شق القمر معجزہ شیوع پاگیا مگر ان لوگون نے مخجلت زدہ ہوکر اس کے مقابلہ پر دم

بہی نہ مارا تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر
کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اس کے ابطال کی کیونکہ اسبابات کا جواب مخالفین اسلام کے
پاس کوئی نہین کہ جس دعوی کا رد انہین ضرور لکہنا چاہیئے تہا انہون نے کیون نہین
لکہا آنحضرت کوئی معمولی درویش یا گوشہ نشین نہین تہے تا یہ عذر پیش کیا جائے کہ
ایک فقیر صلح مشرب جس نے دوسرے مذہب پر کچہ حملہ نہین کیا چشم پوشی کے لائق تہا
بلکہ آن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تہے اس
صورت مین مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تہے - ماسوا اسکے
یہ بہی کچہ ضروری معلوم نہین ہوتا کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سیکنڈ سے کچہ زیادہ نہین تہا
ہر ایک ولائت کے لوگ اطلاع پا جائین کیونکہ مختلف ملکون مین دن رات کا قدرتی
تفاوت اور کسی جگہہ مطلع ناصاف اور پر غبار رہونا اور کسی جگہہ ابر ہونا ایسا ہی کئی
اور ایک موجبات عدم رویت ہوجاتے ہین - اور نیز بالطبع انسان کی طبیعت اور
عادت اس کے برعکس واقع ہوئی ہے کہ ہر وقت آسمان کیطرف نظر لگائی رکہے
بالخصوص رات کے وقت جو سونے اور آرام کرنیکا اور بعض موسمون مین اندر بیٹہنے
کا وقت ہے ایسا التزام بہت بعید ہے -

پھر ان سب باتون کے بعد ہم یہ بہی لکہتے ہین کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندون
کی معتبر کتابون مین بہی شہادت پائی جاتی ہے مہابہارت کے دہرم پرب مین
بیاس جی صاحب لکہتے ہین کہ ان کے زمانہ مین چاند دو ٹکڑے ہوکر پہر مل گیا تہا اور
وہ اس شق القمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسوامتر کا معجزہ قرار دیتے ہین
لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققون کے بیان سے
پایا جاتا ہے کہ مہابہارت وغیرہ پران کچہہ قدیم اور پرانے نہین ہین بلکہ بعض
پرانون کی تالیف کو تو صرف آٹہہ سو اور نو سو برس ہوا ہے اب قرین قیاس

ہے کہ مہابہارتہ یا اسکا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہا
لکہا گیا اور بسوامتر کا نام صرف بیجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندون کی اپنے
بزرگون کی نسبت عادت ہی درج کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت
ہندؤن مین مولف تاریخ فرشتہ کیوقت مین بھی بہت کچہ پہیلی ہوئی تہی کیونکہ اس نے
اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم مین ہندون سے یہہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے
کہ شہر دہار کہ جو متصل دریا کے پہنبل صوبہ مالوہ مین واقعہ ہے اب اسکو شاید دہارانگری
کہتے ہین وہان کا راجہ اپنے محل کی چہت پر بیٹہا تہا ایکبارگی اوس نے دیکہا کہ چاند
دو ٹکڑے ہوگیا اور پہر ملگیا اور بعد تفتیش اس راجہ پر کہل گیا کہ یہ نبی عربی صلی اللہ علیہ
وسلم کا معجزہ ہے تب وہ مسلمان ہوگیا اسملک کے لوگ اوس کے اسلام کی وجہ یہی
بیان کرتے تہے اور اس گرد نواح کے ہندؤن مین یہ ایک واقعہ مشہور تہا جس
بنا پر ایک محقق مؤلف نے اپنی کتاب مین لکہا - بہرحال جب آریہ دیس کے راجون
تک یہ خبر شہرت پاچکی ہے اور آریہ صاحبون کے مہابہارتہ مین درج بہی ہوگئی
اور پنڈت دیانند صاحب پر اون کے زمانہ کو داخل زمانہ نبوی سمجہتے ہین اور قانون
قدرت کی حقیقت بہی کہل چکی تو اگر اب بہی لالہ مرلیدہر صاحب کو شق القمر مین کچہ
تامل باقی ہو تو انکی سمجہ پر ہمین بڑے بڑے افسوس ہین گے ۔)

پہر صفحہ ۸۴ آریہ کے اصول تناسخ پر دلچسپ بحث کی ہے پہر صفحہ ۹۱
سے ۱۰۰ تک آریہ کے اصول اعتقادات اور وید کی تعلیمات کے صحیح نہونے پر بحث کی ہے
جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے

جو صاحب ان مباحث سے حظ اٹہانا چاہتے ہین وہ اصل کتاب بقیمت ۱۲ عہ از جناب
مصنف کے جو قادیان ضلع گورداسپور مین مقیم ہین طلب فرماکر ملاحظہ فرماوین ۔
اور حمیت وحمایت اسلام تو یہی چاہتی ہے - کہ ایک ایک مسلمان اس کتاب کے دس

دس ہیں ہیں نسخہ خرید کر ہندو مسلمانوں میں تقسیم کرے۔ ہمیں **ایک فائدہ** تو یہ ہے کہ اصول اسلام کی خوبی اور اصول مذہب آریہ کی برائی زیادہ شیوع پائیگی۔ اور اس سے آریہ سماج کی ان مخالفانہ کارروائیوں کو جو اسلام کے مقابلہ میں وہ کرتے ہیں روک ہوگی۔

**دوسرا فائدہ** یہ ہے کہ اس کتاب کی قیمت سے دوسری تصانیف مرزا صاحب سراج منیر وغیرہ کے جلد چھپنے اور شائع ہونے کی ایک صورت پیدا ہوگی۔

**ہمنے سنا** ہے کہ اسوقت تک سراج منیر کا طبع ہونا عدم موجودگی زر کے سبب معرض التواء میں ہے اور اسکے مصارف طبع کے لیے آمد قیمت سرمہ چشم آریہ کا انتظار ہے۔ **یہ** بات صحیح ہے تو مسلمانوں کی حالت پر کمال افسوس ہے کہ ایک شخص اسلام کی حمایت میں تمام جہان کے اہل مذاہب سے مقابلہ کے لیے وقف اور فدا ہو رہا ہے پھر اہل اسلام کا اس کام کی مالی معاونت میں یہ حال ہے۔ شائد ان خام خیالوں کو یہ خیال ہوگا کہ مرزا صاحب اپنے دس ہزار روپیہ کی جائداد جسکو انہوں نے **مخالفین اسلام** کو مقابلہ پر **انعام** دینے کے لیے رکھا ہوا ہے فروخت کر کے صرف کرلیں تو پیچھے گروہ انکو مالی مدد دینگے ان کا واقعی یہی خیال ہے تو ان کا حال اور بھی افسوس کے لائق ہے۔ اس افسوس پر بھی انکا یہی حال رہا اور انہوں نے بہت جلد "سرمہ چشم آریہ" کو ہاتھوں ہاتھ اٹھا کر مصارف طبع سراج منیر کے لیے روپیہ مہیا نہ کردیا تو ہمکو ان کے حال پر آنسو بہانا پڑے گا۔ **اے خداتعالیٰ** تو ایسا نہ کر مسلمانوں کو دل ہمت سماحت ہمدردی عطا فرما آمین ثم آمین۔

---

بقیہ مضمون

## "بغض و تہاجر"

(جو نمبر تین مین نا تمام رہا ہے)

یہ بات محتاج ثبوت نہین ہے کہ بغض و تہاجر باہمی تراحم کے مخالف ہو جسکا اس آیۃ (نمبر ۴) مین مفصل ارشاد ہے۔

(۵) اور خدائے تعالے نے فرمایا ہے "خدا کو پوجو اور اسکا شریک کسی کو نہ بناؤ

| | |
|---|---|
| واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا (نساء رکوع ۷) | اور قرابت والون۔ اور یتیمون۔ اور مسکینون۔ اور ہمسائیون سے جو نزدیک ہون اور جو دور ہون اور مسافرون اور غلامون سے جنکے تم مالک ہو احسان کرو خدا اون سے خوش نہین جو متکبر |

ہو اور فخر کرے"۔

یہ حکم احسان ایسا عام ہے کہ فساق اہل ایمان قرابتیون و ہمسائیون وغیرہ کے علاوہ کفار ہمسایہ و قرابتیون وغیرہ کو بھی شامل ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر ہے و محتاج بیان نہین ہے کہ تہاجر اس احسان کے مخالف ہو کیونکہ خوش خلقی سے کلام کرنا و خندہ پیشانی سے ملنا احسان کا ادنی درجہ ہے۔

اس قسم کی بیسیون عمومات قرآن مین جن سے عموماً اہل ایمان کے ساتھ (جن مین گنہگار مومن بھی داخل ہین) بر و احسان کا حکم ہے جو بغض و تہاجر کے صریح مخالف ہے اور اس مضمون کی احادیث نبوی و آثار سلفی بہت ہی کثرت سے وارد ہین از انجملہ چند احادیث و آثار کی نقل پر اقتصار کیا جاتا ہے۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے اوسپر رحم نہ کرے

عَنْ جریر قال رسول اللہ صلعم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس - (بخاری صفحہ ۸۸۹ مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۳ مسلم)

گا جو لوگون پر رحم نہین کرتا -

(۲) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا تعالے رحم والون پر رحم کرتا

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلعم الراحمون یرحمھم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء - (ابو داؤد صفحہ ۳۱۹ ترمذی صفحہ ۱۵ جلد ۲)

ہے تم زمین والون پر رحم کرو تمپر وہ رحم کرے گا جو آسمان مین ہے -

اس مضمون کی احادیث اور بہت ہین جنہین عموماً خلق خدا پر رحم کا حکم ہے کسی مسلمان سے اوسکی خصوصیت نہین ہے بلکہ جس رحم کا ان احادیث مین ذکر ہے اس رحم کے مستحق زیادہ تر وہی لوگ ہین جو گناہون کی بلا مین مبتلا ہین اور یہ ظاہر ہے کہ بغض و تہاجر اس رحم کے مخالف ہی رحم کا مقتضا یہی ہے کہ انکو پیار سے ملین اور بلاطفت سے انکو گناہون سے نکالین - نہ یہ انکو مطرود اور مردود رہنے دین - پس جو کسی مبتلا گناہ (خصوصاً مسلمان گنہگار) سے بغض اختیار کرکے بے پرواہ ہوا اسپر ترس کہا کہ اسکی ہدایت کا طالب ہوا اسنے ان احادیث کا صریح خلاف کیا - اس بیان کا پورا موید شیخ کا قول ہے نمبر (۲۱) پر نقل ہوگا

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو مومنون کو باہم رحم و محبت

عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تری المؤمنین فی تراحمھم وتوادھم وتعاطفھم کمثل الجسد اذا اشتکی عضواً تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی - (بخاری صفحہ ۸۸۹ مسلم صفحہ ۳۲۱ جلد ۲)

کرنے اور ایک کو دوسرے کیطرف بدل مائل ہونے مین ایسا پائیگا جیسے ایک جسم ہے جس کا ایک عضو دکہے تو تمام جسم اسکی ہمدردی مین بے خوابی و بخار مین شریک ہوتا ہے -

پہلی دو حدیثین عموماً خلق خدا پر رحم کو واجب کرتے ہین اور یہ حدیث خاص کر مومنون

(جنہیں اہل معاصی بھی شامل ہیں اور وہ زیادہ تر ترحم کا محل ہیں) کو باہم رحم و پیار کرنا خوب کرتی ہیں اور باہم بغض و تہاجر سے مانع ہیں۔

(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تین شب سے اوپر (مسلمان) بھائی سے ترک کلامی حلال نہیں ہے۔ ایک دوسرے کو ملتا ہے تو ایک ادھر منہ پھیرتا ہے دوسرا اور ہر آن دونوں سے اچھا وہ ہے جو پہلے سلام کرے

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلعم لا یحل لاحد ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام (بخاری ۸۹۶ مسلم ۳۱۶ جلد ۲)

ایک روایت میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جس نے تین دن سے اوپر ترک کلامی کی اور وہ مر گیا تو آگ میں داخل ہوا۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلعم من ھجر فوق ثلث فمات دخل النار (احمد و ابوداؤد ص ۳۱۶ ج ۲)

اور ایک روایت میں فرمایا ایک برس تک بھائی سے ترک کلامی کرنا ایسا ہے۔ جیسے اس کی خون ریزی کرنا۔

عن ابی خراش عن النبی صلعم من ھجر اخاہ سنۃ فھو کسفک دمہ (ابوداؤد ص ۳۱۷ ج ۲)

(۶) اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظن سے بچو ظن بڑی جھوٹی بات ہے اور کسی کی نیکی اور بدی تلاش نہ کرو اور کسی کو ضرر دینے کے لیے کبھی چیز کے دام نہ بڑھاؤ اور آپس میں حسد عداوت قطع کلامی (یا بدگوئی) نہ کرو اور خدا کے بندے آپس میں بھائی ہو جاؤ۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا (بخاری ص ۸۹۶ مسلم ص ۳۱۶ جلد ۲)

(۷) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا نے حکم بھیجا ہے

| کہ تم آپس میں فروتنی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر فخر نہ کرے یعنے اپنے آپ کو اس سے اچھا نہ سمجھے ۔ | عن عیاض قال قال رسول اللہ صلعم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد (ریاض الصالحین صہ ۲۱ و مسلم جلد ۲ صہ ۳۸۵) |
|---|---|

(۸) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہشت میں نہ جائیگا جس کے دل میں ذرہ کی برابر تکبر ہوگا ۔ کسی نے عرض

| کیا یا رسول اللہ یہ تو سب کوئی چاہتا ہے کہ میرا کپڑا اچھا ہو اور میری جوتی اچھی ہو آپ نے فرمایا خدا تعالی باجمال ہے وہ جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے یعنی خوبصورتی تکبر نہیں ہے تکبر یہ ہے کہ حق کے سامنے اتراویں اور لوگوں کو حقارت سے دیکھیں ۔ | عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا و نعلہ حسنا قال اللہ تعالی جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق و غمط الناس ترمذی صہ ۲۲ جلد ۲ و مشکوۃ صہ ۴۲۲ و مسلم صہ ۶۵ ج ۱ |
|---|---|

(۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

| نہ وہ اس کی خیانت کرے نہ اس سے جھوٹ کہے نہ اسکو ذلیل کرے مسلمان کا مسلمان پر سبھی کچھ (آبرو و خون اور مال) حرام ہے پرہیزگاری کا محل دل ہے انسان کو بڑا برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ۔ | عن ابی ھریرۃ قال قال رسول صلعم المسلم اخو المسلم لا یخونہ و لا یکذبہ و لا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ و مالہ و دمہ التقوی ھھنا بحسب المرء من الشر ان یحقر اخاہ (مسلم و ترمذی صہ ۱۵ جلد ۲ صہ ۳۱۷ جلد ۲) |
|---|---|

اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص کسی گناہ کے سبب دوسرے کو برا جانتا ہے اور اسکو برا سمجھکر اس سے ترک کلامی کرتا ہے وہ اپنے آپ کو اس سے بہتر جانتا ہے اور

اور اُس پر فخر کرتا ہے - وہ اپنے آپ کو اسکی مثل کسی گناہ کا مرتکب سمجھے تو اسکو ایک گناہ کے سبب مطلقاً بُرا نہ جانے اسکو اپنی مثل مبتلا رگناہ سمجھکر ترس کہائے اور پیار کے ساتھ اسکو گناہ سے ہٹائے حضرت مسیح علیہ السلام کا قول جو نمبر (۲۱) پر منقول ہوگا ہمارے اس بیان کا بھی پورا مؤید ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا سلف صالحین نے کسی سے کسی گناہ کے سبب ترک کلامی کی ہے تو فخر و تکبر سے نہین کی اور نہ اس اعتقاد سے کہ وہ شخص ایک گناہ کے سبب مطلقاً بُرا ہوگیا ہے انکی ترک کلامی صرف نصیحۃً و نصاحۃً و ہدایۃً تھی چنانچہ ان احادیث کے جواب مین اسکی تفصیل ہو چکی ہے ❊

(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان کے مسلمان پر چھہ حق ہین ملے تو سلام کرنا - دعوت کرے تو اُس کی دعوت قبول کرنا - کچھ پوچھے تو خیر خواہی کی بات کہنا - چھینک مارکر حمد کہے تو رحمت کی دعا دینا - بیمار ہو تو اُسکو پوچھنا مر جائے تو اُس کے جنازہ کے ساتھ جانا ❊

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست اذا لقیتہ فسلم علیہ و اذا عطس فحمد اللہ فشمتہ و اذا مرض فعدہ و اذا مات فاتبعہ (مسلم ص۲۱۳ جلد۲)

ان احادیث مین جو مومن اور مسلم کا ذکر اور اس کے حقوق کا بیان ہے یہ گناہگار اہل ایمان کو بھی اپنے عموم سے شامل ہے جو شخص گناہگار اہل ایمان کو مذہب خوارج کا مقلد ہوکر دایرہ ایمان و اسلام سے خارج کرے یا مذہب معتزلہ کے موافق انکے ایمان مین توقف کرے وہ ان دلائل کتاب و سنت کا جواب دے جنکو ہم مضمون "کفر و کافر" مین ضمن جلد چہارم بیان کر چکے ہین ❊

(۱۱) آنحضرت نے فرمایا ہے کسی نیکی کو ہلکا نہ سمجھو اور نہین تو یہی سہی کہ اپنے بھائی (یعنے مسلمان) کو

عن ابی ذر قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لا تحقرن من المعروف شيئاً ولو ان تلقى اخاك بوجه طلق صحیح مسلم ص۳۲۹ جلد ۲

خندہ پیشانی سے ملو۔

(۱۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے حاضر ہونا چاہا آنحضرت صلعم نے اسکو اذن دیا اور اس کے آنے سے پہلے فرمایا کہ یہ شخص بُرا ہے جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر بیٹھا تو آپ نے خندہ پیشانی اور خوش خلقی سے اس سے بات کی وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رض نے سوال کیا کہ اے حضرت پہلے تو آپ نے اس کی نسبت ایسا کہا اور جب وہ آیا تو اس سے خندہ پیشانی وانبساط سے خطاب فرمایا۔ آپ نے جواب دیا کہ اے عائشہ تو نے مجھے بدخلق یا بدگو کب پایا ہے قیامت کے دن سب سے بُرے درجہ مین وہ شخص ہوگا جسکو لوگ اُسکی بدخلقی یا بدگوئی سے بچنے کے لئے چھوڑ رکھین ؂

عن عائشة ان رجلا استاذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له فبئس اخو العشيرة فلما جلس تطلق النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه وانبسط اليه فلما انطلق الرجل قالت عائشة يا رسول الله قلت له كذا وكذا ثم تطلقت في وجهه وانبسطت اليه فقال رسول صلى الله عليه واله وسلم متى عاهدتني فحاشا ان شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة من تركه الناس اتقاء شره - (بخاری ص۸۹۱ مسلم ص۳۲۲ جلد ۲)

(۱۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر کو فرمایا ہے خدا سے ڈر جہان کہین ہو اور بدی کے پیچھے بھلائی کو لگا اس سے تو بدی کو مٹا دے گا اور لوگون سے اچھے خلق کے ساتھ میل جول رکھ ؂

عن ابی ذر قال قال رسول صلعم اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن - (ابن ماجه والترمذی ص۲۱ جلد ۲)

(۱۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان لوگون مین ملا رہے اور اونکی تکلیف پر سہار اکرے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو ان سے جُدا رہے اور اونکی تکلیف پر سہار انکرے ہے ✦

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذٰھم افضل من الذی لا یخالطھم ولا یصبر علی اذٰھم ۔ (ترمذی و ابن ماجہ صفحہ ۸۳ جلد ۲ صفحہ ۴۳۳)

(۱۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم مین سے اچھا شخص وہ ہے جو خوش خلق ہے ✦

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم خیارکم احسنکم اخلاقاً (بخاری و مسلم و مشکوٰۃ صفحہ ۹۲ صفحہ ۲۵۵ صفحہ ۴۲۲)

ان احادیث مین خوش خلقی کا حکم عام ہے متقی مسلمانون سے مخصوص نہین اور گناہگار اہل ایمان اس حکم سے مستثنی نہین ہین بلکہ حدیث نمبر ۱۳ تو خاصکر ان ہی لوگون کے حق مین ہے جو مسلمانون کو تکلیف دیتے ہین اور اس تکلیف دہی کے سبب وہ گناہگار ہوتے ہین ✦

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مسجد مین ایک اعرابی نے آکر بول کر دیا اور لوگ اسکے گرد ہوئے تو آپ نے فرمایا اسکا بول بند نکرو جب وہ بول کر چکا تو اوسکو آپ نے نرمی سے سمجھایا اور لوگون سے کہا کہ تم کو خدا نے آسانی کے لئے بھیجا ہے نہ مشکل ڈالنے کے لئے ۔

عن ابی ھریرۃ قال قام اعرابی فبال فی المسجد فتناولہ الناس فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ وھریقوا علی بولہ سجلا من الماء او ذنوبا من ماء فانما بعثتم میسرین ولم تبعثوا معسرین (بخاری صفحہ ۳۵ و صفحہ ۸۹ وغیرہ)

(۱۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ یہود یون [illegible] ایک دفعہ [illegible] سلام [illegible] حضرت عائشہ

عن عائشة رض قالت دخل رهط من الیهود علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا السام علیك ففهمتها فقلت علیکم السام واللعنة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مهلاً یا عائشة فان الله یحب الرفق فی الامر کله ـ (بخاری ص ۸۹۰) وفی روایة قال یا عائشة ان الله تعالی رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق ما لا یعطی علی العنف (مسلم ص ۳۲۲) وفی روایة علیك بالرفق و ایاك والعنف والفحش (مسلم ص ۳۲۲ ومشکوة ص ۴۲۳) وعن جریر من یحرم الرفق یحرم الخیر (مسلم ص ۳۲۲ ومشکوۃ ص ۴۲۲)

نے جواب مین کہا کہ تم ہی پر موت اور لعنت ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو سخت گوئی سے منع کیا اور فرمایا اے عائشہ نرمی کر خدا وند تعالے نرمی کو پسند کرتا ہے ـ اور ایک حدیث مین ہے خدا تعالی رفیق ہے وہ رفق (نرمی) کو پسند کرتا ہے ـ نرمی پر وہ عنایت کرتا ہے جو سختی پر نہین کرتا ـ ایک حدیث مین فرمایا اے عائشہ نرمی اختیار کرو اور بدگوئی سخت گوئی اور بیہودگی سے بچ جو نرمی سے محروم رہا وہ بہتی خیر سے محروم رہا ـ اور ظاہر ہے کہ جو لوگ بغض و تہاجر اختیار کرتے ہین ان سے مسلمان گنہگارون کے ساتھ نرمی و آسانی نہین ہوتی جب وہ ان سے بولین گے سخت کہین گے اور جب انکو دیکھینگے قہر کی نگاہ سے دیکھین گے ✦

(۱۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس مین درستی نماز و روزہ

عن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرکم بافضل من درجة الصیام والصدقة والصلوة قال قلنا بلی قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین هی الحالقة ـ

صدقہ سے بہتر ہے اور آپس مین فساد دین کو مونڈنے والا ہے اور ایک حدیث مین فرمایا کہ حسد اور بغض پہلی امتون کی مرض تم مین چلی آئی ہین بغض مونڈنے والی چیز ہے مین یہ نہین کہتا کہ

(ابوداؤد والترمذی صـ۱۲ـ۳ جلد ۲)

وعن الزبیر قال قال رسول الله صلعم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء هی الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین (احمد والترمذی صـ۱۳ـ جلد ۲)

بال کو مونڈتا ہے وہ تو دین کو مونڈ ڈالتا ہے۔

(۱۹) حضرت علی المرتضیٰ کا قول ہے۔ لوگون مین ایسے ہو رہو جیسے پرندون مین شہد کی مکھیان ہین جنکو سبھی پرندہ حقیر سمجھتے ہین۔ وہ اگر جانین جو انکے پیٹون مین برکت (شہد) ہے تو اونکو حقیر نہ سمجھین۔ تم لوگون کے ساتھ زبانون اور جسمون سے ملے رہو اور عملون سے اور دلون سے الگ رہو یعنے اگر وہ بدعمل و بداعتقاد ہون ) جدا رہو ہر ایک کو اس کا بدلہ ملیگا جو اس نے کمایا۔ اور ہر شخص قیامت کے دن اسکے ساتھ ہوگا جس کو اس نے دل سے دوست رکھا یعنے اسکے دلی اعتقاد اور اعمال کو پسند کیا۔

عن علی رض قال کونوا فی الناس کالنحلة فی طیر انہ لیس من الطیر شئ الا وھو یستضعفھا ولو یعلم الطیر ما فی اجوافھا من البرکة لم یفعلوا ذلك بھا خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم وزایلوھم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وھو یوم القیمة مع من احب (دارمی صـ۵۰ـ)

(۲۰) حضرت ابوالدرداء صحابی کا قول ہے ہم ایسے لوگون سے ہنس ہنس باتین کرتے ہین جن سے ہمارے دل خوش نہین ہوتے یا ان کو لعنت کرتے ہین۔

ویذکر عن ابی الدرداء انا لنکشر فی وجوہ اقوام وان قلوبنا لتلعنھم او تقلیھم (البخاری صـ۹۰۵ـ)

راقم کہتا ہے وہ لوگ ایسے ہی ہون گے جنہین حضرت ابودرداء نے کوئی وجہ محبت نپائی لعنت ہے انکے مناسب حال سمجھی جب ایسے لوگون سے سلف صالحین کے مداراة و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا ثابت ہے تو مسلمان

اہل معاصی سے مدارات و خوش خلقی و خندہ پیشانی سے بات کرنا کیون جائز نہیں
سلف صالحین کے خیال اور اس زمانہ کے متدینون کے حال کی وہ رباعی کیا
عمدہ حکایت ہے جو بصفحہ (۱۴۱) منقول ہو چکی ہے:-
رشنیدم کہ مردانِ راہِ خدا - الخ
(۲۱) حضرت مسیح ارشاد فرمایا کرتے لوگو! ذکر الٰہی کے سوا بہت نہ بولا کرو

انہ بلغہ ان عیسی بن مریم کان یقول لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فتقسو قلوبکم فان القلب القاسی بعید من اللہ ولکن لا تعلمون ولا تنظروا فی ذنوب الناس کانکم ارباب وانظروا فی ذنوبکم کانکم عبید فانما الناس مبتلی ومعافا فارحموا اہل البلاء واحمدوا اللہ علی العافیۃ -

(موطا امام مالک ص۳۸۶)

اس سے تمہارے دل سخت ہو جائین گے اور سخت دل خدا سے دور ہو جاتا ہے - پر تمکو علم نہین ہوتا - اور تم لوگون کے گناہونکو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم خدا ہو (یعنے اپنے آپ کو گناہون سے پاک اور گناہگار دیکھو واصل جہنم سمجھنے والے) تم اپنے گناہونکی طرف ایسا دیکھو کہ گویا تم بندے ہو (یعنے جو گناہ کرتے اور عذاب الٰہی سے ڈرتے ہین)

تمام لوگ دو ہی قسم کے ہین ایک مبتلا بگناہ - دوسرے گناہون سے عافیت مین ہین
پس تم مبتلاؤن پر ترس کھاؤ - اور خود گناہون سے عافیت مین ہو تو اسپر خدا کا
شکر بجا لاؤ (نہ یہہ کہ اپنی عافیت پر اتراؤ اور لوگون کو حقارت سے دیکھو
اور جہنمی بتاؤ)

حضرت مسیح علیہ السلام - کا یہ ارشاد اس ارشاد آنحضرت صلعم کے موافق ہے جو ابوذر غفاری کو آپنے فرمایا ہی کہ جو تجھے اپنے عیوب معلوم ہون

عن ابی ذر فی حدیث طویل قلت اوصنی یا رسول اللہ - قال لیحجزک عن

ما تعلم من نفسك -
(شعب الایمان بیہقی ومشکوٰۃ صلاہ)

جو تجہے لوگون کی عیب بینی سے روکین ٭

ان ہی ارشادات انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ ہے جو شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کو ان کے پیر نے فرمایا تھا - جسکو شیخ علیہ الرحمۃ نے رباعی ذیل مین بیان کیا ہے ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب — دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش — دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش

آپنے اس ارشاد کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام کا عمل ایسا تھا کہ آپ لوگون کی کہلم کہلی اور چشم دید برائیون سے چشم پوشی کر لیتے اور صرف انکے ایمان و بیان پر حسن ظنی فرما کر اس برائی سے انکو بری کرتے ۔

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ حضرت مسیح نے ایکدفعہ کسی کو چوری کرتے ہوئے دیکھا تو اس سے کہا - کیا تونے چوری کی ہے ؟ وہ بولا خدا کی قسم ہے جسکے سوا کوئی دوسرا معبود نہین مین نے چوری نہین کی تو آپ نے صاف فرما دیا کہ مین خدا تعالےٰ پر ایمان لایا اور مینے اپنے آپ کو اس گمان مین جہوٹا قرار دیا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ عیسی سرقت قال کلا والذی لا الہ الا ھو فقال عیسی اٰمنت باللہ وکذبت نفسی
(صحیح مسلم صہ۲۶۵ ج۲)

اس معاملہ مسیح علیہ السلام کی وجہ ہمارے خیال مین وہی اہل ایمان پر حسن ظنی

تنبیہ ایسا ہی امام نودی نے شرح مسلم مین بیان کیا ہے جو ہماری نظر سے بعد تحریر توجیہ مذکور گذرا - آپ فرماتے ہین
قال القاضی ظاھر الکلام صدقت من حلف باللہ تعالی وکذبت ما ظھر لی من ظاھر فتبینہ فلعلہ اخذ مالہ فیہ حق او باذن صاحبہ او لم یقصد لغصب والاستیلاء او ظھر لہ من مدہ انہ اخذ شیئا فلما حلف لہ اسقط ظنہ ورجع عنہ (شرح مسلم صہ۲۶۵)

ہے اور اپنے نفس پر بدگمانی۔ انہوں نے اس شخص کی قسم اور کلمہ توحید سے یہ سمجھا کہ جو ہم نے اس شخص پر چوری کرنے کا گمان کیا تھا وہ بُرا گمان تھا۔ اسپر یہ نیک گمان بھی ہوسکتا تھا کہ جس چیز کو اُس نے لیا تھا اُسکے لینے کا باجازت مالک یا اَور وجہ وہ مستحق و مجاز تھا۔

یہ ہا تو آپ کی اہل ایمان کے آگے فروتنی اورحسن اخلاقی ہے آپ نے خنزیر جیسے حیوانات سے تخاطب کیا ہے تو اس مین بھی اپنی خوش خلقی اور حسن کلامی کو ترک نہین کیا۔ جسمین اہل ایمان کے لئے صاف ہدایت و نصیحت ہے کہ وہ اپنے ہم جنس انسان خصوصاً اہل ایمان سے تو خوش کلامی سے پیش آوین۔ ان کو خنزیر سے بدتر نہ سمجھین۔ جیسا کہ آج کل متدینون کا عمل ہے۔

موطا مین یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم خنزیر کو ملے تو اس سے فرمانے لگے تو سلام یا سلامتی کے ساتھ نکل جا۔ کسی نے پوچھا آپ خنزیر کو ایسا فرماتے ہین۔ آپ نے جواب مین فرمایا مین اس سے ڈرتا ہون کہ میری زبان سے کوئی بُری بات نہ نکلے۔

عن مالك عن يحيي بن سعيد ان عيسى بن مريم لقي خنزيرا فقال له انفذ بسلام فقيل له تقول هذا لخنزير فقال عيسى بن مريم اني اخاف ان اعود لساني المنطق بالسوء (موطا ص۳۸۶)

حضرت مسیح کا یہ قول کہ تم لوگون کے گناہون کو ایسا نہ دیکھو کہ گویا تم رب ہو الخ آج کل کے متدین اہل تباغض کے عین حسب حال ہے وہ ذاتی و دوسرے گناہگاران اہل ایمان کو ایسے غضب کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ گویا وہ خود خدا قہار ہین اور انکو جہنم کے سوا کہین جگہ نہ دینگے۔ اور اپنے گناہون سے وہ ایسے آنکھ بند کئے ہوئے ہین کہ گویا وہ جنت کے مالک ہین۔ ایسے خود بینون کا مآل اس شخص کا حال ہے جسکا ذکر

اس حدیث نبوی مین ہے کہ بنی اسرائیل مین دو شخص دوست تھے ایک بڑا عابد تھا

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله صلی الله
علیه وآله وسلم ان رجلین کانا فی بنی اسرائیل
متحابین احدهما مجتهد فی العبادة
والاخر یقول مذنب فجعل یقول اقصر
عما انت فیه فیقول خلنی وربی حتی وجده
یوما علی ذنب استعظمه فقال اقصر فقال
خلنی وربی ابعثت علی رقیبا فقال
والله لا یغفر الله لك ابدا ولا یدخلك
الجنة فبعث الله الیهما ملکا فقبض
ارواحهما فاجتمعا عنده فقال
للمذنب ادخل الجنة برحمتی وقال
للاخر اتستطیع ان تحظر علی عبدی
رحمتی فقال لا یا رب فقال اذهبوا به
الی النار۔

(مشکوٰة بروایت احمد ص ۱۹۷)

دوسرا کہتا تھا کہ مین تو گنہگار ہون۔ وہ
عابد گناہگار کو گناہ سے روکتا تو وہ جواب
مین کہتا کہ تو مجھے میرے رب کے سپرد
کر ایکدن اسنے اسکو ایک ایسے گناہ پر
پایا جسکو اسنے بہت برا سمجھا تو اس سے
منع کیا اسکے جواب مین گناہگار نے
وہی کلمہ کہکر کہا کہ کیا تو میرا محافظ ہے؟
اسپر اس عابد کو غیظ آیا اور اس نے اسکو
یہ کہدیا کہ قسم ہے تجھے خدا نہ بخشے گا۔
اور تو دوزخ مین داخل ہوگا۔ خدا نے
ان دونون کیطرف ملک الموت کو بھیجا
اور انکو اپنے پاس بلا لیا پھر اس گناہگار
کو تو فرمایا تو میری رحمت سے بہشت
مین داخل ہو اور عابد کو کہا کہ تو میری
رحمت کو میرے بندے سے روک سکتا ہے

اور فرشتون کو حکم دیا کہ اسکو جہنم مین لے جاؤ۔

ہمارے متدین بھائی اس حدیث کو عبرت کی آنکھ سے دیکھین اور حضرت مسیح کی
اس نصیحت پر عمل کرین۔

بعض حضرات متدین اس خودبینی کے علاوہ غیر کے مبتلا بگناہ ہونے
پر خوش ہوتے ہین اور اس بلا سے انکی مخلصی نہین چاہتے۔ ان کے حال وبال سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث مین ڈرایا اور فرمایا ہے کہ تو

| |
|---|
| عن واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلعم لاتظہر الشماتتہ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک۔ ترمذی ۵۶ ج ۲ |

بہائی کے مبتلا بگناہ ہونے پر خوش نہو ایسا کرے گا تو خداوند تعالے اُسکو عافیت دے گا اور تجہہ اس بلا مین مبتلا کرے گا۔

اس قسم کی احادیث وآثار اور بہت ہین جن کے عموم یا خصوص سے مسلمانون پر عموماً اور گناہگار مومنون پر خصوصاً ترحم اور ران سے خوش خلقی اور کشادہ پیشانی سے میل جول کی فضیلت ثابت ہے جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل دین تراحم وخوش خلقی وحسن معاشرت وطلاقت چہرہ ہے نہ غضب و بغض ومہاجرت وبدگوئی وترشش روئی جو صرف ضرورت کے وقت بعض مواقع مین سلف صالحین کی استعمال مین آئی ہے۔ اسی نظر سے امام نووی نے اس طریق میل جول کو تمام انبیا اور سلف صالحین طریق ٹہیرایا ہے چنانچہ کتاب ریاض الصالحین مین بصفحہ (۱۶۳) فرمایا ہے۔

| |
|---|
| الباب السبعون فی فضل الاختلاط بالناس وحضور جمعہم وجماعتہم ومشاھد الخیر ومجالس الذکر معہم وعیادۃ مریضہم وحضور جنائزھم ومواساۃ محتاجہم و ارشاد جاھلہم وغیر ذلک من مصالحہم |

لوگون سے میل جول رکھنے۔ اوران کے جمعہ جماعتون اور نیک مجلسون مین اوران کے ساتھ ذکر کی مجلسون مین حاضر ہونے اوران کے بیمارون کی عیادت کرنے اوران کے جنازون مین شریک ہونے اوران کے محتاجون سے احسان کرنے اوران کے نادانون کو راستہ بتانے

لمن قدر علی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر وقمع نفسہ عن الایذاء وصبر علی الاذی اعلم ان الاختلاط بالناس علی الوجہ الذی ذکرتہ ھو المختار الذی کان علیہ رسول اللہ صلعم وسائر الانبیاء صلوات اللہ و سلامہ علیہم وکذلک الخلفاء الراشدین ومن بعدھم من علماء المسلمین و اخیارھم وھو مذھب اکثر التابعین و من بعدھم وبہ قال الشافعی واحمد واکثر الفقہاء رضی اللہ رضی اللہ عنہم اجمعین - قال اللہ تعالی وتعاونوا علی البر والتقوی والایات فی معنی ما ذکرتہ کثیرۃ معلومۃ -
(ریاض الصالحین ص۲۱)

ایسے ہی اور نیک کامون کے افضل ہونے کا بیان - اس شخص کے حقمین جو اچھی بات کا لوگون کو حکم کرے اور بری بات سے منع کرے اور لوگون کو تکلیف رسانی سے نفس کو روکے - اور لوگون کی تکالیف اپنے نفس پر سہارے - ایسے طور پر لوگون سے میل جول ایسا طریق ہے جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام انبیار تھے ایسے ہی خلفاء راشدین اور ان کے سوا اور صحابہ و تابعین اور ان سے پچھلے علماء مسلمین اور برگزیدہ صالحین - اور یہی اکثر تابعین کا مذہب ہے اور تبع تابعین کا اور یہی امام شافعی اور اور امام احمد اور اکثر فقہاء کا قول ہے *

اس مذہب پر دلیل وہ آیت قرآن ہے جسمین ارشاد ہے کہ نیکی اور پرہیزگاری پر لوگون کی مدد کرو - اور اس باب مین بہت سے آیات ہین جو لوگون کو معلوم ہین *

راقم کہتا ہے انبیار علیہم السلام کا اپنی قوم سے (کفار تھے خواہ مومنین گناہگار) ملے جلے رہنا - ان سے جدا نہونا - اور ان کے جفاؤن پر تحمل کرنا اور

کمال خلق و ملاطفت و اخلاص و محبت سے ان کے ساتھ پیش آنا ایسا یقینی اور بدیہی امر ہے جیسا کہ انبیاء کا وجود یا ان کی نبوت۔ جسمین کسی مسلمان کو جو انبیا پر ایمان اور کتب سماوی خصوصاً قرآن مجید مین نظر رکھتا ہو شک و تردد نہین ہے ؛

قرآن مین بہت سے انبیاء کا حال منقول ہے کہ ان کی قوم نے ان کو زبان سے برا (مجنون کاذب وغیرہ) کہا ہاتھون سے مارنے کا قصد کیا بلکہ بعض انبیاء کو قتل ہی کر دیا پھر بھی انبیاء نے ان کے جفا پر سہارا کیا اور یا قوم یا قوم کہکر ملاطفت و خوش خلقی سے ان کو جواب دیا ؛

صحیحین کی حدیث مین ایک نبی کے حال کی حکایت ہے کہ ان کو قوم نے مار کر خون آلودہ کر دیا وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا میری قوم کو تو معاف کر وہ مجھے جانتے (پہچانتے) نہین ؛

عن عبد اللہ بن مسعود رض قال کانی انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیاً من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون (بخاری ص ۴۹۵ ومسلم ص [illegible])

اس طریق انبیاء اولین و آخرین اور سیرت سلف صالحین کو دیکھنے اور ان آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ اور آثار سلف اور مذاہب و اقوال ائمہ کی طرف خیال کرنے سے صاف طور پر اور آسانی سے یقین ہو سکتا ہے کہ جو آیات قرآنیہ مین (جن سے اہل تباغض تمسک کرتے ہین) ظالمون اور کافرون سے محبت نکرنی اور بغض و بیزاری ظاہر کرنے کا حکم ہے وہ عام نہین ہے کہ ہر ایک کافر کو ہر ایک موقع و ہر حالت مین شامل ہو ایسا ہی جو احادیث و آثار متمسک بہا ان حضرات ہین آنحضرت و صحابہ و تابعین کا بعض اہل معاصی

سے کلام وسلام ترک کرنا پایا جاتا ہے وہ بھی ہر موقع وہر شخص کے لئے عام عمل ومسنون نہ تھا - بلکہ اس حکم قرآنی اور عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ تابعین کے لئے خاص خاص مواقع اور خاص خاص محل تھے جو ان آیات قرآنی واحادیث کے جواب مین بضمن نمبر ۱۲ جلد ۸ و نمبر ۳ جلد ۹ بیان ہو چکے ہین +

عام حکم اور عام طریق جس پر اگلے اور پچھلے انبیاء اور ان کے صالحین اتباع چلے آئے ہین یہی خوش خلقی وحسن معاشرت اور صبر وتحمل سے اختلاط اور کشادہ پیشانی سے کس وناکس کی مدارات ہے +

پس جن لوگون نے صرف بعض موقع پر بعض اشخاص سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا سلف صالحین کی ترک کلامی پیش نظر رکھکر عموماً بغض وتہاجر کو دین ٹہرالیا ہے اور اس کے مقابلہ صدہا عمومات وخصوص قرآن وحدیث سے آنکھ بند کرکے باہمی عفو وتراحم وخوش خلقی وملاطفت وخندہ پیشانی کو بیدینی قرار دیا ہے - ان لوگون نے تھوڑے حصہ قرآن وحدیث وآثار کو لے لیا ہے اور اکثر حصہ کو پس پشت ڈالدیا ہے اور آیۃ أفتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اور حفظت شیئا وغابت عنك اشیاء کا مورد ومصداق بنکر دکہایا ہے - عصمنا اللہ وایاہم ویاخذ بایدینا وایدیہم اجمعین +

اس مضمون مین ہمارے اصلی مخاطب ہمارے عینی بہائی اہلحدیث پنجاب امرتسر ہین - اور انہی پر ہمکو زیادہ افسوس ہے کہ قرآن وحدیث پر عمل کرنے کے مدعی اور قال اللہ وقال رسول اللہ سے مشتغل ہوکر اپنے عینی بہائیون اہلحدیث (چہ جائیکہ علاتی اخوان حنفیہ وغیرہ اہل تقلید) سے صرف بعض جزئی امور پر

( جیسے خطبہ جمعہ یا عیدین مین عربی عبارت کا ہندی زبان مین ترجمہ کرنا یا نہ کرنا وعلی ہذا القیاس ) ملاقات وسلام وکلام ترک کر بیٹھے ہین اور عیدین کی جماعت علیحدہ کراتے ہین اور اس مہاجرت اور علیحدگی کو کمال ایمان سمجھ بیٹھے ہین ۔ وہ اس خیال مین بیٹھے ہین تو وہ ہم کو کم سے کم ایک آیت یا ایک حدیث یا کسی صحابی یا تابعی کی ایک روایت ایسی دکھاوین جس سے صراحۃ یا اشارۃ یہہ ثابت ہو کہ "خدا تعالی کی رحمت سے اسکا غضب غالب ہے ۔ ولہذا وہ اپنے بندون خصوصاً مسلمانون کے باہمی بغض اور سرپھٹول یا پھوٹ مین (جسکا سبب کسی کا کوئی ایک گناہ ہو) انکے باہمی تراحم ومحبت سے (جس کے اسباب ومقتضیات صدہا حسنات توحید اسلام ۔ نماز روزہ وغیرہ ہین) زیادہ خوش ہوتا ہے" یا یہہ کہ "خدا تعالی اور اسکے رسول اور اسکے پیرون کے نزدیک جزئیات (کوئی عمل نیک یا بد) اصول ہین ۔ اور کلیات (ایمان وعقاید اسلام) فروع ہین ولہذا انکے نزدیک جزئیات (ایک آدہ گناہ) کی رعایت کلیات (ایمان اسلام امہات حسنات) کی رعایت سے مقدم ہے" ۔ یا یہہ کہ "ہر شخص سے اسکے کفر یا فسق کے سبب بہرحال بغض ومہاجرت واجب ہے کسی سے عفو ومسامحت ومداراۃ جایز نہین ہے ۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانبیا وسابقین اور ان کے اتباع وسلف صالحین نے کسی گناہگار کے ساتھ عفو ومسامحت وخلق ومداراۃ کا معاملہ نہین کیا" یا یہہ کہ "بعض لوگون سے بعض منکرات کے سبب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ وتابعین نے ترک کلامی کی ہے وہ صرف ظاہری طور پر اور بنظر تنبیہ وہدایت ومصلحت وقت نہ تھے بلکہ وہ ترک کلامی دلی بغض وعداوت کے سبب سے اور بطور حد وعقوبت تھی" ۔ آنحضرت اور ان کے پیرون نے ان لوگون کو ان منکرات کے

سبب اسلام سے خارج کر کے محض بغض و عقوبت کے لایق سمجھا تھا۔ انکی کسی نیکی ایمان و اسلام کو لحاظ فرماکر ان کو لایق عفو و مسامحت نہ جانا تھا" ❊

جب تک وہ ان مضامین سے کوئی ایک مضمون کسی آیت یا حدیث یا قول صحابی یا تابعی سے ثابت نکرینگے وہ آنحضرتؐ یا صحابہ و تابعین یا ائمہ مجتہدین کے کسی موقع کی ترک کلامی سے اپنے بغض و تہاجر کے جواز پہ استدلال نہین کر سکتے ❊

اُن آیات سے وہ استدلال کرینگے تو علاوہ اس کلام کے جو ہم ان آیات کے جواب مین کر چکے ہین ان آیات کی نسبت یہ کہا جائیگا کہ وہ آیات عمومات ہین جنکے مخالف و معارض اور عمومات بھی موجود ہین جو بغض و تہاجر کے مخالف حب و ترحم و ملاطفت کے مثبت ہین۔ پھر دونو قسم کے عمومات کی تطبیق سے جو تنویع* سے ہو سکتی ہے وہی بات ثابت ہوگی جو ہمنے کہی ہے کہ حکم مہاجرت و ترک کلام و سلام عام حکم نہین ہے۔

اور اگر وہ کسی خاص واقعہ سے (جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا صحابہ و تابعین سے ترک کلامی پائی جاتی ہے) استدلال کرینگے تو اسکے

---

* تنویع کی لغوی معنے قسم قسم کرنا ہی۔ اصولیون کی اصطلاح مین تنویع یہ ہی کہ دو عامون سی ایک عام کو بعض افراد سے مخصوص کرین دوسرے کو بعض اور افراد سی۔ مثلاً جن نصوص مین کفار سی دوستی کی ممانعت وارد ہی انمین کفار سی وہ کفار مراد لین جو مسلمانون کو مستاوین۔ اور جن نصوص سی کفار کی دوستی کا جواز نکلتا ہے ان مین کفار سے وہ کافر مراد قرار دین جو مسلمانون کی محسن و مربی ہون اس تنویع سی دو متعارض عامون مین تطبیق کرنا کتب اصول مین بیان ہوا ہے۔ چنانچہ مسلم مین کہا ہے ثم الجمع فی العامین بالتنویع ۔

مقابلہ مین وہ خاص واقعات پیش کئے جائینگے جن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کی مرتجبین منکرات سے ملاطفت اور حسن اخلاقی ثابت ہوتی ہے ۔ (چنانچہ کعب بن مالک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاطب بن ابی بلتعہ سے باوجود ارتکاب جاسوسی ومخبری کے ملاطفت سے پیش آنا اور حضرت عمرؓ کو اُن کی مزاحمت وسختی سے روکنا ہم پیش کر چکے ہین (دیکھو رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر۳ جلد ۹ صفحہ ۹۰) اور حضرت ابن الزبیر سے حضرت عایشہ کی ترک کلامی کے مقابلہ مین حضرت ابن الزبیر کا یہ قول کہ حضرت عائشہ کو مجھ سے ترک کلامی حلال نہین ہے ۔ اور خود حضرت عائشہ کا اس فعل پہ افسوس وندامت ہم پیش کر چکے ہین (دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر۳ جلد ۹ صفحہ ۸۷) وعلی ہذا القیاس) اس سے بھی وہی بات ثابت ہوگی کہ یہ ترک کلامی عام حکم نہین ہے بلکہ بعض مواقع اور بعض حالات سے مخصوص ہے ۔

**الحاصل** اُن عمومات قرآنیہ اور واقعات خاصہ سے (جنکے مقابلہ ومعارضہ مین دوسری عمومات اور واقعات ثابت ہین) اُن کا خیال ومقال ہرگز ثابت نہوگا جب تک کہ وہ ان عمومات وواقعات کے ساتھ ان مضامین کو بھی ثابت نکرینگے جنکا ثبوت ہم نے طلب کیا ہے ۔ اور بلا اثبات مضامین معروضہ بالا انکا اپنے معمولی بغض وتہاجر کو (جسکی تشریح ہم اشاعۃ السنۃ نمبر۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۴۴ کر چکے ہین) دین قویم وصراط مستقیم ٹھہرانا اور اس کی تائید وثبوت مین بن سمجھے سوچے الفاظ قرآن احادیث وآثار کو ہاتھ مارنا بجز اس کے کسی امر کا ثبت نہوگا کہ ان کو قرآن وحدیث سے بجز اوراق گردانی اور الفاظ خوانی کوئی تعلق نہین ہے ۔ ہم **حسبۃ للہ** ونصیحۃً لخلق اللہ ان کی خدمت مین بڑے ادب وانکسار سے ملتمس ہین کہ اب بھی وہ غور وتامل وفہم وفکر سے کچھ کام لین اور

ان آیات واحادیث وآثار کو جو ان کے متمسکات کے معارضہ مین ہم نے پیش کیئے ہین اور ان کے نظایر کو جو قران وکتب حدیث مین اور بہت کثرت سے موجود ہین انصاف سے دیکھین اور جانبین کے دلایل کا میزان عدل مین موازنہ کرین اور ان مین تطبیق وتوفیق کیصورت نکالین - اس غور وتامل وفہم وانصاف وموازنہ وتطبیق کے بعد امید ہے کہ وہ اپنی معمولی تباغض وتہاجر کو چھوڑ دین گے اور آپس مین ترک سلام وکلام وہ اسی حدتک اور اسی غرض سے کرینگے جس حدتک اور جس غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالحین صحابہ تابعین نے کی تھی (جسکو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۵۶ و صفحہ ۳۶۲ و نمبر ۳ جلد ۹ مین بصفحہ ۶۰ وغیرہ عرض کرچکے ہین)

ہمارے علاتی بہائی حنفیہ وغیرہ مقلدین اہل سنت بلکہ اہل تشیع وغیرہ اہل اسلامی ملت بھی ہمارے خطاب کے احاطہ سے خارج نہین ہین *

ان لوگون کے حق مین جو ہم اپنے عینی بہائیون اہل حدیث سے چاہتے ہین وہ ہم نمبر ۱۲ جلد ۸ اور نمبر ۳ جلد ۹ مین عرض کرچکے ہین کہ وہ کسی اسلامی فرقہ کو (اہل سنت کہلاتے ہون خواہ اہل بدعت) دین سے خارج نہ سمجھین اور ان سے بغض وعداوت اختیار نہ کرین - گو ان کے بعض عقاید واعمال کو برا سمجھین اور خصوصاً حنفیہ وشافعیہ وغیرہ کو تو وہ اپنی مثل اہل سنت سمجھین ان کو بدعتی ومشرک کہنے سے احتراز کرین - چنانچہ انکے پیشوائے طریقت اور امام مذہب حضرت مولانا اسمعیل شہید رح ایضاح الحق مین وصیت فرماگئے ہین *

اس مقام مین علاوہ بران ہم یہ کہنا بھی ضروری اور اپنا منصبی فرض جانتے ہین کہ ہمارے اہل حدیث بہائی اپنے علاتی بھائیون

حنفیہ کو (جوان کے ہم وطن و ہم جوار ہین) اسی محبت کی گاہی دیکھین جیسے اپنے عینی بھائیون اہل حدیث کو دیکھتے ہین اور اُن کے اکابر مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اکابر اتباع کو اسی عظمت کی نگاہ سے دیکھین جس نگاہ سے وہ اپنے آیمہ اہل حدیث امام بخاری و امام مسلم وغیرہ کو دیکھتے ہین گو ان مین اُن مین بعض فروعات جزئیہ رفع الیدین و آمین بالجہر و قراۃ فاتحہ خلف الامام وغیرہ مین فرق ہے ۔

ہمارے تیز مزاج بھائی جو اصول و فروع مذہب سے بے خبر ہین اور صرف سنی سنائی باتون پر ایمان لاکر حنفیہ کی بدگوئی اور ان کے آئمہ مذاہب سے بدظنی کے خوگیر ہین ہماری اس ناصحانہ التماس کو سنکر یکایک چونک پڑین گے اور حیرت و تعجب سے کہین گے کہ "صاحب اشاعۃ السنۃ نے یہ کیا غضب ڈھایا ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ کو یکسان کر دیا ۔ اور امام ابوحنیفہ کو امام بخاری کا ہمسر بنا دیا ۔ کجا آسمان و کجا ریسمان" ہم لوگ حدیث پر عامل اور حنفیہ مقلدین حدیث کے تارک بلکہ منکر ۔ اور امام بخاری علم حدیث مین امام اور امام ابوحنیفہ قلیل الحدیث بلاکلام حتی کہ اُن کی نسبت ہماری جماعت مین مشہور ہے کہ اُن کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین" ولیکن اگر وہ صبر و تحمل سے ہماری پورے مضمون کو پڑہین گے تو اپنے اس تعجب پر افسوس کرینگے ۔ اور اپنے ان خیالات کو جو حنفیہ اور ان کے امام مذہب کی نسبت وہ رکھتے ہین افترا و بہتانات سمجہین گے اور ہماری وصیت کو افراط و تفریط سے بری اور عین انصاف پر مبنی خیال کرین گے ۔

**نصیحت مساوات محبت اہلحدیث با اہل التقلید**

ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ مقلدین حنفیہ اور اہلحدیث اپنے فروعی مذہب اور حدیث صحیح پر عمل کرنے مین مساوی ہین ۔ بلکہ اس سے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ اہلحدیث اور مقلدین حنفیہ اصول عقائد مین

متفق ہین گو بعض فروعات مین مختلف بھی ہین۔ ان فروعات اختلافیہ مین بھی اُن سب کا اصل اصول ایک ہے۔ مقلدین حنفیہ بھی اپنے فروعات مین ویسا ہی اتباع قرآن وحدیث کو پیش نظر رکھتے ہین جیسا کہ عاملین بالحدیث، گو ان مین اُن مین یہ فرق ہو کہ وہ بواسطہ مجتہدین قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہین یہ بلا واسطہ +

(۳) جن احادیث پر مقلدین عمل واستدلال کرتے ہین وہ غالباً اُنہی لوگون کے نزدیک صحیح یا لائق عمل ہین۔ اور احادیث معمول بہا اہلحدیث غالباً فریقین کے نزدیک صحیح ولائق عمل ہین

(۴) قرآن وحدیث سے کسی مسئلہ کی دلیل نہ ملنے کے وقت وہ محض تقلید ائمہ پر اکتفا کرتے ہین یہ اسوقت بھی کسی کی تقلید نہین کرتے اپنی رائے سے آیات صلیبہ وغیرہ پر عمل کرتے ہین۔ ایسا ہی اور وجوہ فرق ہین جن سے کوئی منصف مزاج یہ نہین نکال سکتا کہ حنفیہ قرآن وحدیث سے متمسک نہین ہین اور اُن کا اصل اصول اہلحدیث کی اصل اصول کے مخالف ہے۔

ہان حنفیہ مین بعضے لوگ ایسے ضدی اور ہٹ دھرم بھی ہین جن پر بعض احادیث کی صحت ثابت ہو جاتی ہے اور اُس مین وجوہ نسخ یا تاویل کی گنجایش بھی نہین ہوتی۔ ومعہذا وہ حدیث پر عمل کرنے کو بُرا جانتے۔ اور حدیث کے مقابلہ مین تقلید کو واجب سمجھتے ہین ایسے حنفیہ ہماری مبحث وخطاب سے خارج ہین۔ بلکہ خود منصف حنفیہ ان کو خارج از مبحث سمجھتے ہین چنانچہ ہمارے زمانہ کے منصف مزاج حنفی مولوی محمد عبدالحی صاحب لکھنوی (جنکو ہم اسی محبت وعزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین جس سے اپنے گروہ اہلحدیث کے اعیان واکابر کو دیکھتے ہین اور اپنے گروہ کی ان نوجوانون پر جوان کو نا ملائم الفاظ اہل بدعت وغیرہ سے یاد کرتے ہین سخت افسوس

کہتے ہین اپنے رسالہ فوائد بہیہ فی تراجم الحنفیہ کے صفحہ ۴۹ مین امام عصام بن یوسف شاگرد امام ابو یوسف کے نماز مین رفع الیدین کرنے کی روایت نقل کرکے فرماتے ہین - کہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حنفی کسی مسئلہ مین اپنے امام کا مذہب بلحاظ قوت دلیل مذہب مخالف چھوڑ دے تو وہ اسکی تقلید سے خارج نہین ہوتا - بلکہ اس ترک مذہب مین (جسمین دلیل قوی پر عمل کیا جاوے) عین تقلید مذہب پائی جاتی ہے (کیونکہ دلیل قوی پر عمل کرنا عین ارشاد امام ہے) دیکھو امام عصام بن یوسف نے مسئلہ رفع یدین مین امام ابو حنیفہؒ کا مذہب چھوڑ دیا - اور باوجود اس کے وہ حنفیون مین شمار ہوتے ہین - اسی کا موید ہے جو ہمارے معتبر اہل فتاوی نے نقل کیا ہے - کہ امام ابو یوسف نے ایکدن مسئلہ طہارت قلتین مین امام شافعی کے قول پر عمل کرلیا تھا - پس ہمارا گلہ (یا فریاد) اپنے زمانہ کی جاہلون کی طرف سے خدا کی جناب مین ہے - کیونکہ وہ اس شخص کو جو بلحاظ قوت دلیل کسی مسئلہ مین اپنے امام کی تقلید ترک کرے طعنے کرتے ہین اور اسکو اسکے

ویعلم ایضاً ان الحنفی لو ترک فی مسئلۃ مذهب امامه لقوۃ دلیل خلافه لا یخرج به عن ربقۃ التقلید بل هو عین التقلید فی صورۃ ترک التقلید الا تری الی ان عصام بن یوسف ترک مذهب ابی حنیفۃ فی عدم الرفع ومع ذلک هو معدود فی الحنفیۃ ویؤیده ما حکاه اصحاب الفتاوی المعتمدۃ من اصحابنا من تقلید ابی یوسف یوما الشافعی فی طهارۃ القلتین والی الله المشتکی من جهلۃ زماننا حیث یطعنون علی من ترک تقلید امامه فی مسئلۃ واحدۃ لقوۃ دلیلها ویخرجونه عن مقلدیه ولا عجب عنهم فانهم من العوام انما العجب ممن یتشبه بالعلماء و یمشی مشیهم کالانعام -

(فوائد بہیہ ص ۴۹)

مقلدون سے نکال دیتے ہین۔ ان کے اس فعل پر کیا تعجب ہے وہ تو عامی ہی
ہین تعجب تو اُن لوگون سے آتا ہے جو علماء بن بیٹھے ہین اور جانورون کی طرح
اون جاہلون کی چال چلتے ہین"۔

**ولیکن** یہ یاد رہے کہ ایسے ضدی حنفی اس ملک مین بہت کم ہین ان کے
سبب کل حنفیہ بدنام نہین ہوسکتے۔

ایسا ہی نصیحت **مساواۃ تعظیم** ائمہ سے ہمارا مقصود یہ نہین ہے
کہ وہ سب ائمہ جملہ کمالات و صفات مین مساوی ہین۔ ہمارا مقصود صرف یہ ہے
کہ وہ سب واجب التعظیم ہونے مین مساوی ہین۔ گو بعض کمالات سے بعض ائمہ کو
مزید خصوصیت ہے جیسے کثرت حدیث سے امام بخاری وغیرہ ائمہ حدیث کو
خصوصیت ہے اور مزید قوت استنباط و اجتہاد سے امام ابوحنیفہ وغیرہ ائمہ
فقہا کو و علی ہذا القیاس۔ اور اس تفاوت صفات و خصوصیات سے کسیکی
تعظیم کے وجوب مین فرق نہین آتا۔ اس تفصیل مقصود سے ہماری نصیحت کا انصاف
پر مبنی ہونا ثابت ہوا۔ اور اس کے ضمن مین یہ بھی بیان ہوا کہ عموماً حنفیہ کو تارک
یا منکر حدیث کہنا محض افترا ہے۔ اور اُسکا تفصیلی ثبوت جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنۃ
مین موجود ہے جسکا خلاصہ رسالہ نمبر (۵) جلد (۹) مین منقول ہوا ہے۔

**رہا ہمارے بھائیون** کا یہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ قلیل الحدیث ہین
اور ان کو صرف سترہ صحیح حدیثین پہنچی ہین"۔ اسکا پہلا حصہ تو مصنفین حنفیہ کے
نزدیک بھی مسلم ہے وہ صاف تصریح کر چکے ہین کہ پچھلے ائمہ مجتہدین امام شافعی
و امام احمد بن حنبل اور ائمہ محدثین کی نسبت امام ابوحنیفہ کو احادیث کم پہنچی ہین۔
امام شعرانی نے کتاب میزان کے صفحہ ۲۰ وغیرہ مین کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ کے وقت
حدیثین جمع نہوئی تہین اسلئے حدیث اُن کو کم ملی۔ دوسرے امامون کے وقت

حدیثین جمع ہوگئین توان کو زیادہ میسر آئین جسکو ہمارے زمانہ کے مصنف حنفی مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنی کتاب النافع الکبیر کے صفحہ (۱۸) مین نقل و تسلیم کیا ہے اور یہ سب عبارتین ہمارے ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۳ مارچ ۱۸۹۳ء مین منقول ہین *

مگر اس کا دوسرا حصہ محض افترا ہے جسکا منشا ان لوگون کی بے علمی و نافہمی ہے ۔ اس امر کا کوئی اہل عقل قائل نہین اور نہ ہوسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کو صرف سترہ حدیثین صحیح پہنچی تہین *

ان لوگون کے اس افترا کا منشا یہ ہے کہ ابن خلدون حضرمی نے اپنی تاریخ العبر مین کہا ہے (جسکو نواب صاحب بہوپال نے اپنے رسالہ حطہ مین بصفحہ ۱۴۳ نقل کیا ہے) کہ امام ابوحنیفہ کی روایت حدیث سترہ تک پہنچی ہے ۔

| فابوحنیفۃ رح یقال بلغت روایۃ الی سبعۃ عشر حدیثا اونحوہ ۔ (تاریخ ابن خلدون و حطہ) |
|---|

جسکے صحیح معنے یہ ہین کہ جو حدیثین امام ابوحنیفہؒ نے لوگون کو سنائین اور روایت کی ہین انکی تعداد سترہ ہے اسسے ہمارے بے علم بھائیون نے یہ سمجھ لیا کہ جو حدیثین امام ابوحنیفہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچی ہین اُن کی تعداد سترہ ہے اور ان بیچارون نے نہ سوچا کہ ایک شخص کا لوگون کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو روایت کرنا اور امر ہے اور اس کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی حدیث کا پہنچنا دوسرا امر ہے ۔ اُنہون نے امر اوّل کو امر دوم سمجھ لیا اور لوگون یہ سنایا اور سمجھایا کہ ابوحنیفہؒ کو صرف سترہ حدیثین پہنچی تہین ۔ ان کے اس افترا کا جواب خود ابن خلدون کی اسی کلام مین موجود ہے جسکا ایک ٹکڑا یہ حضرات لے بھاگے ہین کلام سابق کے متصل ہی ابن خلدون نے کہا ہے (چنانچہ حطہ مین بھی

بصفحہ ۴۳ منقول ہے ) کہ بعض دشمنوں اور ظالموں نے یہ بکواس کی ہے کہ آئمہ
مجتہدین سے جس نے روایت
حدیث کم ہے اس کی بضاعت علم
حدیث مین کم تھی (یعنے اس کو
حدیث کم پہنچی تھی ) اسی لئے اُس نے
روایت بھی کم کی - اور درحقیقت
اکابر آئمہ کی جناب مین ایسے (بد)
اعتقاد کو کوئی راہ نہین ہے - کیونکہ
شریعت تو کتاب و سنت سے لیجاتی
ہے پھر جس امام شریعت کی علم حدیث
مین پونچی کم تھی اسپر واجب تھا کہ اسکی
طلب و تحصیل مین کوشش کرتا تاکہ
صحیح اصول سے دین کو اخذ کرتا - ان
آئمہ سے جس نے روایت حدیث کم
لی ہے اُس نے اسور طعن کے سبب
جو صحت حدیث پر عارض ہوتے ہین روایت
حدیث کم کی ہے اس کا اجتہاد احادیث
محل اعتراض کے ترک روایت پر
باعث ہوا ہے اسی وجہ سے اسکی نقل

وقد تقول بعض المبغضين المتعسفين
الی ان منہم من کان قلیل البضاعۃ فی
الحدیث فلہذا قلت روایتہ ولا
سبیل الی ہذا المعتقد فی کبار الائمۃ
لان الشریعۃ انما توخذ من الکتاب
والسنۃ ومن کان قلیل البضاعۃ
من الحدیث فیتعین علیہ طلبہ وروایتہ
والجد والتشمیر فی ذلک لیاخذ الدین
عن اصول صحیحۃ ویتلقی الاحکام عن
صاحبہا المبلغ لہا وانما قلل منہم من
قلل الروایۃ لاجل المطاعن التی تعترضہ
فیہا والعلل التی تعترض فی طرقہا سیما
والجرح مقدم عند الاکثر فیودیہ الاجتہاد
الی ترک الاخذ بما یعرض مثل ذلک
فیہ من الاحادیث وطرق الاسانید
ویکثر ذلک فتقل روایتہ لضعف
فی الطرق -
(تاریخ ابن خلدون ۳۷ حصہ)

روایت مین کمی ہوئی +
راقم کہتا ہی - ابن خلدون نے جو اس قلت روایت کی علت بیان کی ہی - اس سے ہمکو

اتفاق نہین ہی (چنانچہ ضمیمہ سفیر ہند نمبر ۱۱ مطبوعہ ۱۳ مارچ ۱۸۶۸ء مین ہم اس امر کا اظہار کرچکے ہین) ہمارا اتفاق ابن خلدون کی اسبات سے ہے کہ امام ابوحنیفہ کے کثرہ احادیث روایت کرنے سی یہہ سمجھ لینا کہ ان کے معلومات بھی اسیقدر قلیل تھے حق و انصاف نہین ہے ۔

اب امید ہی ہماری ناواقف بھائی اہلحدیث امام ابوحنیفہ کی نسبت یہ بات کہ اُن کو صرف سترہ حدیثین پہنچی ہین نہ کہینگی ۔ اور اس غلط بیانی سے باز آئین گے ۔

**ایساہی** ہم اپنے علاتی بھائیون حنفیہ سے اپنے عینی بھائیون اہلحدیث کے حقین یہ چاہتے ہین کہ وہ ان کو فروعی اختلاف کے سبب دین سے خارج نہ سمجھین اور بنظر اصول و عقائد انکو اسی محبت کی نگاہ سی دیکھین جس سی وہ اپنی بھائیون حنفیہ یا اور علاتی بھائیون شافعیہ وغیرہ مخالفین فی الفروع کو دیکھتے ہین اور اپنی کتب اصول و فروع کیطرف مراجعت فرماکر یہ خیال کرین ۔ کہ ان کی اکابر مذہب نے اُن اہل قبلہ کی جو اصول و فروع دونو مین ان کے مخالف ہین (جیسے شیعہ خوارج وغیرہ) تکفیر نہین کی ۔ اور صاف تصریح کردی ہی ۔ کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے اہلحدیث تو صرف بعض فروعات مین ان کے مخالف ہین جنکے خلافیات کی نسبت ان کے متشدد علمانے بھی یہ کہدیا ہے کہ وہ ایسے خطا ہین جن مین صواب کا احتمال ہے ۔

لا نکفر احدا من اهل القبلة ۔
(شرح عقائد وغیرہ)

اذا سئل عن مذهبنا و مذهب خصومنا قلنا مذهبنا صواب يحتمل الخطاء ومذهب خصومنا خطأ يحتمل الصواب ۔
(اشباہ وغیرہ)

اور یہ بھی ان کے نزدیک مسلم ہے کہ اجتہادیات مین خطا محل عفو ہی بلکہ یہ خطا صواب کی مثل ہی جسپر ایک ثواب ملنے کی امید ہے ۔

شاید ہمارے علاتی بھائی حنفیہ یہ عذر پیش کرین کہ جس حالت مین آج کل کے اہلحدیث

ہمکو بدعتی و مشرک و بیدین سمجھتے ہین تو ہم اُن کو کیون بیدین نہ کہین ۔ اس عذر کے
جواب مین اوّلاً تو ہم یہ کہتے ہین کہ بدگوئی کے بدلہ بدگوئی مردانگی نہین فتوت و مروّت یہ
ہے کہ بدگوئی کا جواب نکوئی سے دین ؎

بدی را بدی سہل باشد جزا — اگر مردی احسن الی من اساء

بنابرین علیہ ہمارے علاتی بھائی حنفیہ کو جو اپنے اصول و فروع کے پابند ہین مناسب ہے کہ اگر
کوئی نادان گروہ اہلحدیث سے انکو برا بھی کہے تو اُس کے بدلے وہ ہمکو برا نہ کہین اور
اسمین اپنے اسلاف کی پیروی کرین جو خوارج جیسے متشدد و مکفرین خلایق اور روافض
جیسے مکفرین طبقہ اعلی اہل اسلام کو کافر نہین کہتے ؎

اس التماس کو ہمارے علاتی بھائی حنفیہ بمعرض قبول مین جگہ ندین تو ان کے اس عذر کے
جواب مین ثانیاً ہم یہ گذارش کرتے ہین کہ اگر ہمارے بھائی بدگوئی کے بدلے برا کہنا چاہتے
اور قصاص لینا ہی پسند کرتے ہین تو خاصکر ان اشخاص گروہ اہلحدیث کو جو انکو برا کہتے
ہین یا اُن کے آئمہ مذاہب کی توہین کرتے ہین جو کہنا چاہتے ہین کہین ۔ چند نالایق
افراد کے سبب کل گروہ پر بدگوئی کا گمان نکرین ۔ اور نہ کل گروہ کو برا کہین ؎

اس گروہ کے اکابر و خواص مذہب حنفی کے مقلدین اور انکے ائمہ کو ہرگز برا نہین کہتے
بلکہ ان کے بدگوؤن اور طاعنون کو برا سمجھتے ہین ؎

شیخنا و شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے (متع اللہ المسلمین
بطول حیاتہ) اپنے فتوؤن مین جو مقلدین کے رسایل مین درج ہوکر چھپ چکی ہین صاف
فرمایا ہے کہ جو شخص پیروان مذہب خاص کو مطلقاً گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے ۔ اور آپ
باتباع و توافق راے اپنی شیخ مولانا محمد اسحاق مرحوم یہ بھی فرمایا کرتے ہین کہ جو شخص آئمہ
مجتہدین کو برا کہے وہ چھوٹا رافضی ہے ؎

نواب صاحب بھوپال نے اسباب مین ایک سو چار [۱۰۴] صفحہ کا ایک مستقل رسالہ

تالیف کیا ہے جسکا نام ”جلب المنفعہ فی الذب عن الائمہ المجتہدین الاربعہ“ ہے اور اور اسکا خلاصہ مطالب اشاعۃ السنتہ نمبر ۷ جلد ۶ مین منقول ہوچکا ہے - اسمین آپنے طاعنین ائمہ مجتہدین کو جاہل و شوریدہ کہا ہے - اور اس مین یہ بھی لکھا ہے کہ ہم نص کے مقابلہ مین تقلید کو شرک جانتے ہین مگر کسی مقلد پر کفر و شرک کا فتویٰ نہین لگاتے - جسکا سر وہی ہے جو ہم اشاعۃ السنتہ نمبر (۲) جلد (۹) کے صفحہ (۸۴) و نمبر ۱۲ جلد ۸ صفحہ ۳۸۱ مین بیان کر چکے ہین

اشاعۃ السنتہ سالہا سال سے پکار رہا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح وغیرہ آئمہ مجتہدین کی بدگوئی بیدینی ہے اور مقلدین مذہبی حنفی وغیرہ کو کافر یا مشرک یا بدعتی کہنا جائز نہین ہین (دیکھو ضمیمہ سفیر ہند مطبوعہ ۳ مارچ ۱۸۷۸ء ضمیمہ اشاعۃ السنتہ نمبر ۱۲ جلد ۱ و اشاعۃ السنتہ جلد ۲ نمبر ۹ و جلد ۸ نمبر ۶ جلد ۹) (وصفحہ ۷ ۱۸ و ۱۹ جلد ۸)

ان تصریحات کے ساتھ ہمارے علاتی بھائی حنفیون کو کب مناسب ہی کہ چند جہلا کی بدگوئی کے سبب کل طائفہ پر بدگوئی کا گمان کرین - اور سب کو برا کہین آیندہ ان کو اختیار ہے - وما علینا الا البلاغ ٭

---

”مشاورت کا مشورہ“ اس مضمون کو ہم جگہ نہونے کے سبب نہین لکھ سکے - ویکھیگے ہی بالفعل ہم ایک رسالہ کے ذکر پر اکتفا کرتے ہین جسمین مشاورت کے متعلق ایک مختصر مضمون درج ہی اور علاوہ بران اسمین رسوم مروجہ شادی وغیرہ پر دلچسپ بحث ہی - وہ رسالہ غنچہ مراد ہی جسکے مولف ہمارے دلی دوست مولوی ابومحمد ابراہیم صاحب ساکن آرہ ضلع شاہ آباد ہین اور وہ بقیمت ۲ / ۶ پائی بشمول محصول ڈاک مولف سے ملسکتا ہے ٭

## تلخیص رسالہ علم الٰہی عقلی

(جسکا سلسلہ نمبر ۲ جلد ۸ سے شروع ہی)

# بقیہ فصل اول باب اوّل

۸۔ اگر کوئی کہے کہ تم نہیں جانتے کہ گھڑی کیا چیز ہے یعنی اسمین بھید ہے ہین تو بس تمہین کیا معلوم ہے کہ اسکا کوئی بنانیوالا ہے یا نہین ایسے جواب سے یہ نتیجہ کہ اسکا کوئی بنا بانی ہے رد نہوگا کیونکہ گھڑی کی اتنی کاریگری معلوم ہے جس سے صاف بانی ثابت ہے۔ جاننا چاہیے کہ ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین جب کوئی خلقت کے دیکھنے سے ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے تو ناستک مت والے اس قسم کے اعتراض کرتے ہین ﴿

# فصل دوسری

## بیان مذکور چلا جاتا ہے

۱۔ فرض کرو کہ اس گھڑی سکے دیکھنے سے ہم کو یہ معلوم ہوجاتا کہ اس سے اور گھڑیان پیدا ہوتی ہین تو دیکھنے والا ضرور تعجب کرتا کہ یہ کیسی عجب حکمت ہے کہ ایک گھڑی سے اور گھڑیان بنتی چلی جاتی ہین ایسے عجیب سے وہ اور بھی یقین کرتا کہ ضرور کوئی اسکا بانی ہے ﴿

۲۔ وہ یہ بھی سمجھتا کہ اگرچہ ایک طور سے وہ پہلی گھڑی دوسری گھڑی کی بانی ہے تاہم اصلی بانی وہی ہے جس نے پہلی کو بنایا اور جتنی گھڑی اس سے نکلین سبھون کا بانی وہ ہے ﴿

۳۔ اگر وہ سوچنے لگے کہ جیسا یہ گھڑی پہلی سے نکلی ہے وہ پہلی اور کسی سے نکلی اور یون سلسلہ ہمیشہ جاری ہے اس سے ہرگز ثابت نہوگا کہ کوئی بانی نہین ہے یہ نتیجہ قائم رہیگا کہ کوئی بانی ضرور ہے اگر کروڑون گھڑیون تک یہ سلسلہ کوئی پہنچا دے یہ سوال ہوگا کہ ان کا بانی کون ہے ﴿ عقل یہ چاہتی ہے کہ یہ معلوم ہو کہ یہ حکمت جو گھڑی مین پائی

جاتی ہے کس سے نکلی کیونکہ حکمت بغیر حکیم اور کاریگری بغیر کاریگر اور ترتیب بغیر ترتیب کرنے والے کے نہیں ہو سکتی ہے سو یہ کہنا ایک گھڑی نے دوسری گھڑی کو بنایا کافی جواب نہیں ہے ؀

۴ - شاید کوئی کہنے لگے کہ یہ تو ایک دور ہے کہ اس سے پیشتر کروڑوں گھڑیاں بنتی چلی آئی ہین تو بھی عقل کو کچھ تسلی نہین کیونکہ عقل چاہتی ہے کہ یہ حکمت کہان سے آئی اس سلسلہ کو چاہو جتنی دور لیجاؤ یہ نہین معلوم ہوتا کہ گھڑی بغیر بانی کے ہے اور یہان پر فقط یہ سوال نہین کہ یہ گھڑی کہان سے آئی بلکہ یہ سوال ہے کہ اسکی حکمت کہان سے آئی حکمت ایسی چیز ہے کہ جو عقل سے علاقہ رکھتی ہے اور اگر کوئی مان بھی لیوے کہ یہ گھڑی دوسری گھڑی سے نکلی اور اسی طرح کروڑون نکلین تو کیا ہوا یہی معاملہ ہے کہ حکمت تو ہے لیکن حکیم نہین کاریگری ہے لیکن کاریگر نہین ترتیب ہے لیکن کوئی ترتیب کرنیوالا نہین سو ناستک مت والون کے دعوے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جو کہ بالکل عقل کے خلاف ہے ؀

# دوسرا باب

## لا نا دلیل مذکورہ کو خلقت کے بیان مین

دلیل یہ ہے کہ حکمت سے حکیم اور کاریگری سے کاریگر اور ترتیب سے ترتیب کرنیوالا ثابت ہوتا ہے - جاننا چاہئے کہ جیسی گھڑی مین حکمت اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے ایسی ہی خلقت مین ظاہر ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ معلوم ہوتی ہے اب ہم ایک قدرتی چیز کیطرف کہ وہ آنکھ ہے غور کرین گے اور اوسکو انسان کے ایک اوزار کے مقابلہ مین کہ دوربین ہے رکھین گے ؀

اب دیکھو کہ جو مطلب اور حکمت دوربین مین ہے وہی آنکھ مین بھی ہے -

## ہمعصروں کو دوستانہ نصیحت

ہماری ہمعصر احباب بخوبی جانتی ہین کہ باہم جنگ جدال کو ہم ایکمدت سی ترک کرکی باہمی مصالحت اصلا
حکیطرف متوجہ ہین ایسی حالت مین ان لوگون کو جو ہماری طرح اصلاح یا ریفارمیشن کو منصب پر ہین
کب مناسب ہی کہ وہ ہم سی چھیڑ چھاڑ رکھین۔ اور وہ بھی ایسی امور مین جنمین چھیڑ چھاڑ کوہ کندن و کاہ
برآوردن سی بڑہکر کوئی ثمرہ ندی ؎

ایک ہمعصر مدت سے ان امور کو ثابت کرنیکے درپے ہین کہ مولف اشاعۃ السنۃ (۱) امام
ابوحنیفہ کا توہین کنندہ ہی (۲) اور اسنی نوح بن الفرغانی کو نوح ابن مریم قرار دیا ہی۔ (۳) اور امام بخاری سے
دو بچون کے ایک بکری کا دودہ پینے سے رضاعت کا فتوی دیا تہا جسکی سبب انکا بخارا سے اخراج ہوا۔
ہرچند ہم انکو بلا تخاطب تجاہر دو دفعہ (نمبر ۲ جلد ۸ و نمبر ۱ جلد ۹) مین سمجہا چکی ہین کہ ہم امام ابوحنیفہ
کی توہین کو بیدینی جانتی ہین اور اس امام والا شان کی بدل معتقد ہین۔ اور ہمنی نوح بن الفرغانی کو
نوح بن ابی مریم قرار نہین دیا۔ نوح بن الفرغانی کی نسبت جو کچھ کہا ہی تعلیقاً و شرطیہ طور پر کہا ہے۔
اور امام بخاری نی بکری کی دودہ سی رضاعت ثابت ہونیکا فتوی نہین دیا ہی بخارا سے انکی اخراج کا سبب اور
ہی جو ثقات اہل سیر نی بیان کیا ہی"۔ ولیکن وہ صاحب نہین مانتے اور اپنی اسی بدگمانی و غلط بیانی پر
اصرار کئے جاتے ہین۔

ومعہذا وہ اپنی بدگمانی و غلط بیانی کا اثبات ایسے بیان و دلایل سی کرتے ہین جنمین نظر
کرنا (چہ جائیکہ انکا جوابدینا) محض لاطایل نظر آتا ہے۔ اسکی تمثیل مین ہم انکا ایک بیان پیش کرتی ہین
ہمنے انکی الزام دوم ("کہ مولف اشاعۃ السنۃ نی نوح ابن الفرغانی کو نوح بن ابی مریم قرار دیا ہی") کی جواب
مین نمبر ۲ جلد ۸ مین کہا تھا کہ ہمنی ابن الفرغانی کو ابن ابی مریم قرار نہین دیا بلکہ تعلیقاً اور شرطی طور پر
کہا ہی کہ اگر یہ نوح وہ نوح ہی تو یہ شخص لایق اعتبار نہین ہی اور شرطیہ مین امکان مقدم ضروری نہین اسمین
تعلیق بالمحال بھی جائز ہے"۔ اسکی جواب مین آپنے کچھ نہین سوچا یہ فرمایا تھا کہ
یہان تعلیق بالمحال نہو دان مقدم کا وجود ضروری ہی"۔ اسکی جواب مین ہمنے نمبر ۱ جلد ۹ مین

غلط ... صحیح ... استعا ... شاہ لو

لکھا تھا کہ اگر ہمارے قضیہ اَن کان نوح ابن الفرغانی ابن ابی مریم فلا یحل الاعتماد علیہ مین تعلیق بالمحال نہین اور تعلیق بالممکن ہی اور ابن الفرغانی کا ابن ابی مریم ہونا ممکن و مسلم ہے تو پھر اصل اعتراض کہان باقی رہتا ہی" اور اسکے ساتھ یہ بھی عرض کیا تھا کہ افسوس یہ فہم و علم اور یہ ہوس نکتہ چینی اشاعۃ السنۃ" جسمین اس امر کیطرف اشارہ تھا کہ آپ ہماری بلکہ اپنی موہنہ کی نکلی ہوئی بات کو نہین سمجھتے تو پھر آپکو یہ ہوس نکتہ چینی کب زیبا ہی۔ اسکی جواب مین آپ نے فرمایا ہی کہ قضیہ ان کان نوح بن الفرغانی الخ مین حکم فرضی و تقدیری ہی نہ واقعی و نفس الامری اور واقعی طور پر یہ قضیہ کاذب ہی اور اسکی تائید مین اس عبارت مسلم کو پیش کیا ہی قال العلامۃ الدوانی کذب التالی فی جمیع الاوقات الواقعیۃ لایلزم منہ کذبہ فی الاوقات التقدیریۃ فالنار یقتہ فی جمیع اوقات قدر (ای فرض) فیہا حماریۃ زید ثابتۃ لہ وان کانت بحسب الاوقات الواقعیۃ مسلوبۃ عنہ" جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ وہ حضرت نہ حکم کے معنی جانتے ہین اور قضیہ شرطیہ کے کذب و صدق کے معنے سے واقف ہین اور نہ اس عبارت مسلم کے (جسکو انکے مدعا سے بال کی برابر تعلق نہین ہی) معنے سمجھتے ہین۔

لہذا ہم اب ان کو در پردہ بھی مخاطب نہین بناتے اور انکی کسی بات کا جواب نہین دیتے جنکا مبلغ فہم یہ ہی کہ وہ اپنی موہنہ سے نکلی بات بھی نہین سمجھتے اور بحث ایسے امور مین کرتے ہین جنسے کوئی ثمرہ و نتیجہ مرتب نہو انسے خطاب کرنا اپنی اوقات کی خونریزی کرنا ہی آئندہ وہ ہم سے خطاب کے بھی محروم رہینگے تو نا چار ہم انسے پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگے۔ ہان انکو اپنی غلط فہمی کا یقین نہو تو ہم انکو کسی منصف مسلم الطرفین سے اس امر کا یقین دلا سکتے ہین۔ یہ امر منظور ہو تو ہم کسی منصف مسلم الطرفین کا نام اور صورت سوال جسپر منصف رائے ظاہر کرے درج رسالہ کرین +

**ایک نوجوان اور ہین** جو محض اپنی غلط فہمی سے ہم پر ایک الزام جما کر معترض ہو بیٹھے ہین۔ باوجودیکہ وہ ہمارے انکار مبادلہ پر ہمکو تحریری عہد دے چکے تھے کہ مین انشاء اللہ تعالی ہرگز جدل کو راہ نہ دونگا۔ آپ ضرور اپنا پرچہ میرے پاس روانہ کیا کرین"

ہمنے ایک شخص کی نسبت جسکو ہم دلی دوست رکھتے ہین اور وہ ہمکو لکھا تھا کہ انکو اپنی تصانیف مین تحقیق کا التزام نہین" جسکے معنی کسی و ناکس بھی سمجھتا ہی کہ انمین تحقیق و عدم تحقیق دونو کا دخل ہے + اس نوجوان نے ہمارے اس فقرہ کا مطلب قرار دیا ہی کہ اس شخص کی تصانیف تحقیق سے خالی ہین" اور پھر ہم پر یہ اعتراض قائم کیا ہی کہ یہ امر تمہارے بیان رسالہ نمبر فلان و فلان کے مخالف ہی + انکے اعتراض کا یہی جواب ہے کہ وہ لائق جواب و خطاب نہین ہی۔ معترض اپنی کلام کا مطلب خود نہین سمجھا سمجھتا تو کلام موضوعہ نکالتا۔ ہمارے اس جواب کو انہی بھی کافی نہ سمجھا اور آئندہ پھر جدال کیطرف رخ کیا تو ہم اسکے ہی پرچہ کا مبادلہ بند کر دینگے اور ایسے بے معنی جھگڑون مین اپنی

# اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

نمبر ہفتم و ہشتم و نہم — جلد نہم

## اطلاع

رسالہ "اقتصاد فی مسایل الجہاد" جسکی طرف بارہا پہلے ناظرین کی آنکھیں لگ رہی تہیں ۱۲ صفحہ پر ولایتی کاغذ پر چھپکر تیار ہے جسکی عام قیمت ۱۲ ہے اور خاص قیمت جو خاصکر مسلمانان اہل سنت سے لیجاویگی ۸ مگر خریداران اشاعۃ السنۃ کو اس کا ایک حصہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۵ کے ساتھ وصول ہوا باقی بھی عنقریب نمبر ۱۰ کے ساتھ وصول ہوگا۔ اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ بھی دو ثلث تک ہو چکا ہے اسکے چھپنے میں صرف فلوس کی دیر ہے خریداران اشاعۃ السنۃ اسکی قیمت ۸ ابھی جلد ارسال کریں یا اقتصاد اردو کو جلد فروخت کرائیں تو انگریزی ترجمہ کی جلد اشاعت ہو

## التماس

مضمون تمہید کو (جو صفحہ آیندہ پر ہے) ناظرین پسند کریں تو اسکے ساتھ یہ بھی یقین کرلیں کہ اس قسم کے مضامین بلحاظ حالت قوم کا صرف اردو میں شایع ہونا بلحاظ اورکا فی

فایدہ نہیں دیتا اور گورنمنٹ اور عہدہ داران گورنمنٹ کی نظر سے اصل مضامین تبہی گذرینگے پوری اور جلد تبہی گذرینگے جو انگریزی میں ہوں۔ ولیکن انگریزی میں ان مضامین کی اشاعت فلوس پر موقوف ہے اور اشاعۃ السنۃ کے قبضہ میں جسقدر فلوس ہیں خریداران و معاونین کو انکی کیفیت بیان کریں تو ہیچ ہیں بلکہ سبہی بجز لا نظر آسکتے ہیں۔

خریداران اشاعۃ السنۃ کا یہ حال ہے کہ بہت لوگ خطوط تقاضا کے جواب تک نہیں دیتے چہ جائیکہ فلوس۔

پس کیا تو خریداران اشاعۃ السنۃ اس بے مہری اور ناہمدردی کو دور کریں اور جنکے ذمہ جو کچھ باقی ہے وہ ارسال کریں۔ اسمیں ہم انگریزی کا کام چلا لینگے ایسا نہو (اور امید بھی نہیں کہ ہو) تو مناسب ہے کہ بعض اہل خیر اہل قوم اشاعت مضامین انگریزی کیلیے خاص چندہ جمع کرکے ایک فنڈ مقرر کریں جس سے انگریزی کا کام ہو اور اسکے نفع و نقصان کے وہی لوگ مالک و مستحق رہیں جو چندہ دیں۔ اشاعۃ السنۃ کو اس سے کوئی تعلق نہو جو لوگ اس تجویز کو پسند کریں وہ خاکسار سے خط و کتابت کریں

# تمہید ضروری

## لایق ملاحظہ گورنمنٹ و اعیان اہلحدیث

ہماری بعض ناظرین جو اسلام کے ملکی و قومی اصول و ہدایات سے واقف نہین شاید مضامین مندرجہ نمبر ۲ وغیرہ کو بلاضرورت و خالی از فایدہ سمجھین اور ان کو اشاعۃ السنۃ کی فرض منصبی سے اجنبی خیال کرین۔ ان حضرات کی افہام و قطع اعتراض و کلام کی لئے ہم اُن مضامین سے پہلی تمہید ذیل پیش کرتے ہین۔

کسی قوم کی قومی ترقی (جسمین مذہبی ترقی بھی شامل ہے) دنیاوی اسباب سے قطع تعلق کرنے سے نہین ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔ اور موجودۃ الوقت سلطنت سے ارتباط اور اسکی پالیسی کی مراعاۃ اور اُسکے حضور مین اظہار عقیدت و انقیاد اور ارکان سلطنت سے رابطہ محبت و اتحاد اسباب دنیاوی سے ایک عمدہ اور قوی التاثیر سبب ہے۔ یہ دونو اصول بدیہی ہین جنکے اثبات کی ضرورت نہین ہے۔ و معہذا ہماری مضمون "دنیا" مین جو عنقریب شایع ہوگا اسکا کافی ثبوت ناظرین کو ملیگا۔

اہل اسلام ان اصول کیطرف ایکمدت تک متوجہ نہوئی تو وہ اپنی قومی ترقی مین اور بعض اقوام سے بہت پیچھے رہگئی ہین علی الخصوص اہلحدیث جو اس ترقی کے میدان مین ایک قدم بھی نہین چلی بلکہ انکو مذہبی ترقی مین (جسکے وہ طالب و مدعی تھی) بھی سخت موانع پیش آئی اور ابتک موجود ہین۔ تمام مسلمانون کو بعض خیرخواہان اسلام نے ان اسباب دنیاوی کیطرف متوجہ کیا تو انہون نے کسیقدر اپنا آپ سنبھالا۔ اور اس قومی ترقی کا کچھ حصہ لیا۔ مگر ہماری گروہ اہلحدیث نے نہ انکا کہا مانا اور نہ ان کے گروہ اہلحدیث سے کوئی ایسا ریفارمر ظاہر ہوا جو انکو اس ترقی کی اسباب دنیاوی کیطرف توجہ دلاتا لہذا انکو بجائے ترقی تنزل کا مونہہ دیکھنا پڑا۔

اس گروہ کی علما مصنفین کا خیال صرف مذہبی کتب کے درس اور مذہبی مسایل کی تصنیف کیطرف

متوجہ رہا۔ اور انکی وعظوں اور منادیوں کو صرف مذہبی مسایل کی تعلیم و ترویج کا خیال رہا۔ یہ خیال
کسیکو پیدا نہوا کہ مذہب بلا استعانت اسباب حسن معاشرت چل نہیں سکتا۔ اور سلطنت وقت
کے حضور مین اظہار عقیدت اور ارکان سلطنت سے ارتباط و موانست اسباب دنیاوی کے اصلی سبب ہین
اسی بخیال مین وہ اپنی مسجد وغیرہ مین صحیح بخاری کا درس کرتے رہے یا کسی حجرہ مین خلوت گزین ہو کر
یا حی یا قیوم پڑھتے رہے اور کسی سے منجملہ اعیان ملک یا ارکان سلطنت ارتباط و اتحاد کا تعلق پیدا نکیا
اور نہ کسی کے آگے اپنی عقیدت و اطاعت سلطنت کا اظہار کیا تو ان کے حریفون نے (جو انہی
کے اسلامی بھائی تھے مگر مسلمانون کی بدگوئی و مخبری کو وہ اپنی معاش کا ذریعہ سمجھتے تھے یا نفسانی
مخالفت مذہبی کے سبب سے اس گروہ کی بدگوئی کو اپنا دین خیال کرتے تھے) بعض اعیان ملک و
ارکان سلطنت کو یہ سمجھایا کہ یہہ لوگ اپنے درسون اور مجلسون مین گورنمنٹ کے مخالف امور
بیان کرتے ہین۔ اور اپنے دلونمین گورنمنٹ کا بغض رکھتے ہین اور اپنی خلوتون مین گورنمنٹ کے
حقمین بددعا کرتے ہین وعلی ہذا القیاس۔ جسکا نتیجہ ایک مدت کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ یہ فرقہ عموماً متعصب
سمجھا گیا اور حکام عہدہ داران گورنمنٹ مین جو اس فرقہ کے اصول مذہب سے آشنا نہ تھے یہ فرقہ
بدخواہ سلطنت خیال کیا گیا۔ و بنا بر علیہ انکی مجلسون اور خلوتون کی نگرانی شروع ہوئی۔ اور انکی
قومی اور مذہبی کامون مین کس و ناکس کیطرف سے مزاحمت ہونے لگی۔ اپنے اسلامی بھائیون کی (جو صرف
بعض فروعات مین انکے مخالف تھے) ہاتھون سے وہ تکالیف پانے لگے۔ عدالتون مین گئے تو وہان سے
اسی اتہام بیجا کے سبب بلا حق رسی واپس آئے۔ پھر تو ان سے درس صحیح بخاری چھوٹنے اور وظیفہ
یا حی یا قیوم بھولنے لگا اور انکی مذہبی ترقی کا بھی تنزل ہو گیا۔

انکا اور انکے حریفون کا یہ حال دیکھکر اس قوم کے خادم و وکیل ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ کو یہہ تعجب
انگیز خیال پیدا ہوا کہ ہندوستان کے تمام طبقات رعایا سے صرف ایک یہی فرقہ "اہلحدیث" ہے
جو اس سلطنت کے زیر سایہ رہنے کو بلحاظ امن و آزادی مذہبی اسلامی سلطنتوں کے زیر سایہ رہنے سے بھی
بہتر جانتا ہے کیونکہ اس فرقہ کو بجز اس سلطنت کے کسی اور سلطنت مین (اسلامی کیون نہو)

پوری آزادی حاصل نہیں ہے۔ با ایں ہمہ یہی فرقہ بدخواہ سلطنت متصور ہو۔ بکمال تعجب کا محل ہے اور ان
ابیات کا مصداق ؎ در دہر چو من یکے و آنہم کافر الخ ؎ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز الخ ۔
اور اسپر کا ہر فرقہ اہلحدیث کا ساکت ہو رہنا اور اس اتہام کا قولاً و عملاً جواب پیش نہ کرنا اور بھی تعجب و بکمال افسوس کا محل ہے
اس خیال سے ہمنے اپنی خواب غفلت میں سونیوالی قوم کو جگایا ۔ اور ان اصول صحیحہ کی طرف توجہ دلانا شروع
کیا ۔ اور ادہر اپنی مہربان گورنمنٹ سے (جسکے شاہانہ فیض و مربیانہ عاطفت کا دروازہ تمام وفادار
رعایا کے لئے یکساں کھلا ہے) ارتباط اور ارکان سلطنت سے رابطہ ملاقات پیدا کیا ۔ قوم کے
وفادارانہ و مطیعانہ خیالات کو گورنمنٹ تک پہنچایا اور گورنمنٹ کی نظر عنایت شاہانہ کو قوم کی طرف
متوجہ کیا ۔ اور اسباب میں متعدد مضامین اشاعۃ السنۃ میں درج کئے (جو وقتاً فوقتاً قوم اور گورنمنٹ
میں عزت و اعتبار کی نظر سے دیکھے گئے ۔ انہی مضامین کے سلسلہ میں بلکہ ان مضامین کا نتیجہ و لازمہ
یہ مضامین ہیں جو نمبر ۲ وغیرہ میں اب درج رسالہ ہوتی ہیں اب ناظرین انصاف سے کہیں کہ یہ مضامین
بلا ضرورت و خالی از فائدہ ہیں یا انکا فائدہ و ضرورت ضرور مثل دینی مسائل کی اشاعت کی ضرورت سے بڑکر ہے
اس تمہید کو پڑھکر امید ہے ہمارے اخوان اہلحدیث خصوصاً ان کے اکابر و ممبر اس ضرورت کا بڑہ کر ہونا
تسلیم کرینگے بلکہ خود بھی اشاعۃ السنۃ کی تقلید اختیار کرکے یا بجائے اسی قسم کی کارروائیاں شروع کر دینگے ۔
واعظین و مدرسین اپنی مجالس وعظ و درس میں اور مصنفین اپنی کتب و رسائل میں اس قسم کے مضامین شائع
کرینگے اور قولاً و عملاً گورنمنٹ پر اپنے سچے اور وفادارانہ خیالات ظاہر کرنے میں سرگرمی سے کوشش
کرینگے اور تمام لوکل گورنمنٹوں اور مقامی حکام وقت سے تعارف و روشناسی پیدا کرکے اپنی قوم کے
حالات و مطیعانہ خیالات سے زبانی بھی انکو آگاہ کریں گے تب وہ آزادی سے اور بلا
مزاحمت غیر اپنی مذہبی خیالات کی اشاعت پر پورے قادر ہوں گے اور قومی ترقی کو حاصل کر سکینگے ۔
ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ نے قوم کے مذہبی و رعایانہ خیالات کو گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا ہے کا نتیجہ جو عمدہ ظاہر ہوا ہے کہ ناظرین
ملاحظہ نمبر ۲ سے معلوم ہوگا مگر وہ تمام مقامی حالات قوم کو گورنمنٹ پر نہیں پہنچا سکتا یہ انہیں لوگوں کا منصب ہے جو مقامی
مقتدا ہیں وہ بھی ہمارے بھائی اب اسطرف متوجہ ہوں مدرسین [illegible] مناظرات و مباحثات میں اپنی اوقات و تصانیف کو

# فرقہ اہل حدیث

## اور

# گورنمنٹ

لِلّٰہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست    آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۹ مین جس مژدہ کی طرف اشارہ ہوا تھا وہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء کو جلوہ پذیر ہوا اور گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات مین لفظ "وہابی" کی استعمال کو مسدود کیا جاوے ؀

اس حکم کی وجہ اور تفصیلی کیفیت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۸ مین ایک مضمون شائع ہوا تھا جسکا ہیڈنگ (عنوان) یہ تھا "اہلحدیث کو وہابی کہنے پر اعتراض"

اس مضمون مین اولاً یہ ثابت کیا گیا تھا کہ لفظ وہابی ایسے دو بُرے معنون مین مستعمل ہے جنسے گروہ اہلحدیث کی برارت ونفرت ثابت ہے۔ اِس کے بعد یہ لکھا گیا تھا کہ گروہ اہلحدیث اپنے حق مین اِس لفظ کی استعمال جائز نہین جانتے۔ اور اسکو نابل لفظ خیال کرتے ہین۔ جیسا کہ مومن لفظ کافر کو یا مسلمان لفظ حلال خور کو اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور خواص ملک سے وہ اصرار کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہین۔ کہ وہ اس لفظ سے اس گروہ کو مخاطب نکیا کرین۔ خصوصیت کے ساتھ اُن کو مخاطب کرنا ہو تو لفظ "اہلحدیث" سے جو انکا پُرانا خطاب ہے چنانچہ مضمون "اہلحدیث قدیم مین یا جدید" جو اسی مضمون کے بعد دیج رسالہ ہے مخاطب کیا کرین۔ ہرچند ہماری مہربان گورنمنٹ (جسکو گروہ اہلحدیث سے بدظنی نہین ہے اور وہ اس گروہ کو بھی ویسا ہی خیرخواہ و مطیع سلطنت سمجھتی ہے جیسا کہ اور مسلمانون کو) یہ لفظ اس گروہ کی

نسبت ان معنے کے ارادہ سے استعمال نہین کرتی ۔ صرف اس فرقہ کے اس نام سے
مشہور ہونے کے سبب یہ لفظ* انکے حق مین بولتی ہے (چنانچہ گورنمنٹ پنجاب نے
اپنے سرکلر** مجریہ ۹ ۴ ۔ اکتوبر ۱۸۶۷ء مین اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودہ نے
اپنی یادداشت*** نمبری ۹ ۷ ۲ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۶ء مین اس امر کا اظہار کیا ہے)
اور اسی طور پر بعض خواص ملک (جنکو گروہ اہلحدیث سے کوئی مذہبی وغیرہ عناد نہین
ہے) صرف شہرت عام کی نظر سے اس لفظ کو ان کے حق مین استعمال کرتے ہین ۔
ولیکن چونکہ یہ لفظ ایک مدت سے برے معنے مین مشہور ہو چکا ہے اور جہان کہین
گورنمنٹ کی تحریرات و احکام مین اس گروہ کے مخالفین اس گروہ کی نسبت یہ لفظ
مستعمل دیکھتے ہین ۔ وہان اس لفظ کے یہی معنے وہ لوگ مراد قرار دیتے ہین (گو
گورنمنٹ کے ارادہ مین وہ معنے نہون) اور انہی لوگون کی تقلید و پیروی بعض
افسران گورنمنٹ (جو گورنمنٹ کے اصول و پالسی کا لحاظ نہین کرتے) اختیار کرکے
اس فرقہ کو اس لفظ سے یاد کرتے اور حقارت سے دیکھتے ہین ۔ لہذا یہ فرقہ گورنمنٹ کا
ولی خیرخواہ گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرات کرتا ہے ۔ کہ گورنمنٹ اپنی
خیرخواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال جسکو فسادپسند و بدنیت لوگ برے معنے پر
حمل کرتے ہین قطعاً ترک کرے ۔ بلکہ اس مضمون کا سرکلر مشتہر و متداول کردے کہ سرکاری
احکام و تحریرات مین اس خیرخواہ فرقہ کی نسبت یہ لفظ قطعاً تحریر مین نہ آوے ۔ اور
اس فرقہ کو خصوصیت کے ساتھ مخاطب کرنا ہو تو بلفظ اہلحدیث (جو انکا پرانا خطاب ہے
اور بجز اسکے وہ اپنا قومی خطاب اور کوئی پسند نہین کرتے) مخاطب کیا کرین"
اس مضمون کی انگریزی و اردو مین خوب اشاعت ہوئی ۔ اور اسکی انگریزی کاپی گورنمنٹ

*** یہ تحریرات بعینہا رسالہ انگریزی نمبر (۱) مین ۔ اور ان کا ترجمہ رسالہ اردو نمبر (۱۰)
جلد ۸ مین منقول ہین "

پنجاب میں پیش کرکے یہ درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ پنجاب خود بھی اس مضمون کیطرف توجہ فرماوے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اسکی طرف توجہ دلاوے ۔

اس درخواست کو جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر دام اقبالہ نے بعرض قبول جگہ دی اور پسند فرما کے ساتھ گورنمنٹ ہند کی خدمت میں اسکی قبولیت کے لئے سفارش کی ۔

ستارہ اقبال سلسلہ جلال پرچم فرمادہ ہر بلند جناب ویسرائے و گورنر جنرل لارڈ ڈفرن بالقابہ نے بھی سر چارلس ایچیسن صاحب بالقابہ کی رائے مبارک سے اتفاق ظاہر فرمایا اور سرکاری خط و کتابت میں اس لفظ کی استعمال سے ممانعت کا حکم دیا

اس حکم ممانعت استعمال لفظ "وہابی" کے ساتھ یہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ "وہابی" لفظ غیر مقلد سے مخاطب کیا جاتا اور اس باب میں اس گروہ کے بعض مخالفون یا ناواقفون کے خیال و مقال پر (جو اس گروہ کو لفظ غیر مقلد سے یاد کرتے ہیں) اعتبار کیا جاتا ۔ اس احتمال و خیال کی مدافعت کے لئے گروہ اہلحدیث کے وکیل خاکسار اڈیٹر نے مقام شملہ سے ایک استشہاد جاری کیا جسکا مضمون یہ تھا ۔

"جو لوگ ہماری درخواست مندرجہ نمبر ۹ جلد ۸ سے متفق ہیں اور وہ اپنا مذہبی خطاب "اہلحدیث" پسند کرتے ہیں ۔ اور بجائے "اہلحدیث" "وہابی" یا "غیر مقلد" کہلانیکو برا جانتے ہیں وہ اس مضمون کی ایک سطر اس استشہاد پر تحریر کر کے اسپر اپنا دستخط ثبت کریں"

اس استشہاد پر اہلحدیث مختلف صوبجات ہندوستان پنجاب ۔ ممالک مغرب و شمال و اودہ ۔ بمبی ۔ مدراس ۔ بنگال ممالک متوسط) کے تین ہزار ایک سو چھتیس (۳۱۳۶) اعیان و اشخاص نے یہ ظاہر کیا کہ ہم لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہیں جیسا کہ لفظ وہابی کو

گورنمنٹ ہمکو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز "اہلحدیث" کسی لفظ سے مخاطب نکرے ؀

اُن اشتہارات کو بھی جنپر ان اشخاص کے دستخط ثبت تھے اس درخواست کی تائید مین گورنمنٹ مین پیش کیا گیا اور علاوہ بریان اشاعۃ السنۃ کی پچھلی جلدون اور تصانیف آنرایبل سید احمد خان سے تہذیب الاخلاق اور جواب رسالہ ڈاکٹر ہنٹر کو جنمین یہ بیان ہے کہ اہلحدیث لفظ غیر مقلد کو بھی ویسا ہی برا سمجھتے ہین جیسا کہ لفظ وہابی کو۔ اور اس گروہ کا قدیمی خطاب اہلحدیث ہے اور ایک فتوی علماء حنفیہ زمانہ حال کو جس مین بحوالہ معتبرات مذہب حنفیہ یہہ تصریح ہے کہ اہلحدیث قدیم ہین اور یہ خطاب ان کے لئے ہمارے فقہاء مذاہب نے تسلیم کیا ہے۔ اور اپنی پرانی کتب مذاہب مین ان کے حق مین استعمال فرمایا ہے" گورنمنٹ مین پیش کیا گیا جسکا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ "غیر مقلد" بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ "وہابی" سمجھا گیا تھا۔ اور اس گروہ کو اسکے استعمال سے بھی معاف رکھا گیا ؀

یہ امر گورنمنٹ پر ثابت نہ کیا جاتا تو گمان غالب تھا کہ اس فرقہ کا نام غیر مقلد رکھا جاتا جو انکی دل آزاری کا باعث تھا ؀

رہا یہ امر کہ گورنمنٹ نے اس فرقہ کا خطاب "اہلحدیث" کیون مقرر کیا (جیسا کہ اُس مضمون مین درخواست کیا گیا تھا) اسکی وجہ (جو سکرٹریان گورنمنٹ ہند و گورنمنٹ پنجاب کی زبانی تقریرون اور ان کے نیم سرکاری تحریرون مین بیان ہوئی ہی) یہ ہے کہ گورنمنٹ نے اس امر کو مذہبی معاملہ سمجھا اور اس کا تصفیہ خود ہمارے (اہل اسلام کے) ہی سپرد کیا اور یہ قرار دیا کہ جس خطاب سے یہ فرقہ اپنے آپکو مخاطب کریگا اور دوسری اسلامی فرقون مین وہ خطاب مسلم ہوگا اسی خطاب کے ساتھ گورنمنٹ

کی طرف سے انکو مخاطب کیا جائیگا - چنانچہ اسے پی ملگڈ انل سکریٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈپارٹمنٹ اپنی نیم سرکاری چٹھی مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۶ع موسومہ خاکسار (ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ) مین تحریر فرماتے ہین *

"جس معاملہ سے آپکو تعلق ہے اسمین کامل غور و تعمق کرنے کے بعد گورنمنٹ ہند نے باتفاق رائے گورنمنٹ پنجاب یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آیندہ لفظ وہابی کا استعمال موقوف کیا جاوے"

"گورنر جنرل باجلاس کونسل لفظ "اہلحدیث" یا غیر مقلد مقرر نہین کرسکتے"

× × "آپ فوراً سمجھ جائینگے کہ چونکہ گورنمنٹ مذہبی معاملات مین بالکل خاموش رہتی ہے لہذا اس پالیسی کے لحاظ سے گورنمنٹ اور کچھ نہین کرسکتی - × × × اگر کوئی مناسب خطاب عام طور پر قبول کرلیا جاویگا تو گورنمنٹ ایسے منظور شدہ خطاب کے استعمال کے متعلق اہل اسلام کی خواہشون پر تائید کی نظر سے غور کریگی"

اسی کے قریب قریب ہے جو مسٹر میکنزی والس صاحب پرائیوٹ سکریٹری گورنر جنرل اور مسٹر ڈیورنڈ صاحب سی ایس آئی فارن سکریٹری گورنمنٹ ہند اور مسٹر ینگ صاحب جنرل سکریٹری گورنمنٹ پنجاب نے متعدد وقتون مین عند الملاقات خاکسار کو دوستانہ طور پر زبانی ارشاد فرمایا اور یقین دلایا تھا اور یہی امر ہمکو بعد غور و تامل حق قریب انصاف معلوم ہوا اور بقول ہمارے مہربان دوست اے پی مکڈانل ہمکو بخوبی سمجھ مین آگیا کہ بے شک گورنمنٹ کی طرف سے کوئی خطاب مقرر ہونا دوسرے فرقون کے اعتراض کا موجب ہوگا - ہم خود جو خطاب اپنے لئے مقرر کرینگے اور ہمارے دوسرے اسلامی بھائی اس خطاب کو عموماً تسلیم کرلینگے تو گورنمنٹ کو اس خطاب کے تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہوگا چنانچہ ایسا ہی وقوع مین آیا - جب ہم نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۴ و ۵ جلد ۹ مین ایک مضمون اس عنوان کا

کہ اہلحدیث کا خطاب "اہلحدیث" پرانا خطاب ہے اور یہ دوسرے اسلامی فرقوں
کی دل آزاری کا موجب نہیں ہوسکتا شائع کیا (جس میں اکثر کتب معتبرہ فقہ سے اس
مضمون کا ثبوت پیش کیا گیا تھا) اور وہ مضمون عموماً اہل اسلام میں تسلیم کی
نگاہ سے دیکھا گیا۔ اور بجز ایک دو صاحبوں کے جنکو اس فرقہ سے نیچرل عناد
ہے کسی نے اس پر اعتراض نہ کیا اور جب گورنمنٹ کی طرف سے ہماری درخواست کا
امیدافزا جواب وصول ہوا تو اس جواب کو عام اہل اسلام کے مقتدروں نے اپنی
اخباروں میں پڑھ کر مبارکباد اور تائید دلی کے ساتھ شایع ہوتے دیکھا اور
ان مبارکبادوں میں اس فرقہ کو اسی خطاب "اہلحدیث" سے مخاطب فرمایا اور اس پر
پبلک اہل اسلام کا اتفاق ظاہر ہوا (چنانچہ ان اخباروں کے مبارکبادوں سے بعض قول
چٹھیات گورنمنٹ کے ذیل میں منقول ہونگے جن سے یہ امر ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگا)
اور یہ امر گورنمنٹ پنجاب کو معلوم ہوا تو اس موقع جشن جوبلی پر گورنمنٹ نے
اپنی تحریروں اور کاغذوں میں اس فرقہ کو اسی نام "اہلحدیث" سے
مخاطب کیا۔

چٹھی پرائیوٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب میں جو جواب اس درخواست اہلحدیث
کے کہ ہز آنر لفٹنٹ گورنر اہلحدیث کی دعوت جوبلی میں شامل ہونے سے عزت بخشیں
اور ان کی طرف سے ایڈریس مبارکباد لینا منظور فرماویں وکیل اہلحدیث ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ
کے نام موصول ہوئی ہے ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے اس فرقہ کو اسی خطاب اہلحدیث سے
مخاطب فرمایا ہے دربار ی گزٹ جو ڈیپوٹیشن اہلحدیث کے شامل دربار ہونے
کے لئے گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے وصول ہوا اس میں بھی اہلحدیث کے خطاب سے
اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرمایا ہے۔ عین دربار گورنری میں (جبکہ اہلحدیث کا
ڈیپوٹیشن پیش ہوا سکرٹری گورنمنٹ نے اسی خطاب سے اس ڈیپوٹیشن کو مخاطب فرماکر

پیش کیا۔ اس کارروائی گورنمنٹ سے ہمکو اور بھی یقین ہوا کہ گورنمنٹ کا اس گروہ کے لئے خطاب "اہلحدیث" اختیار کرنا اور اس آفریدی خطاب کو اہل اسلام ہی کے سپرد کرنا عین مصلحت و قرین صواب تھا جسکا نتیجہ ناقابل اعتراض و بحق اہلحدیث نہایت مفید ظاہر ہوا۔

لہذا فرقہ اہلحدیث گورنمنٹ کے اس حکم سے اپنی کامل حقرسی کا معترف ہے اور اپنے ہر دلعزیز اور مسلمانوں کے خیرخواہ وائسرائے لارڈ ڈفرن اور اپنے پیارے رحمدل اور فیاض لفٹنٹ گورنر سر چارلس ایچیسن کا تہ دل سے شکر گذار ہے اور بعوض شکریہ اس احسان اور احسانات سابقہ گورنمنٹ کے (جو بشمول دیگر رعایا خصوصاً اہل اسلام اس فرقہ پر مبذول ہیں) اعلے الخصوص احسان آزادی مذہبی کے (جس سے یہ فرقہ عام اہل اسلام سے بڑھکر ایک خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھا رہا ہے) اہلحدیث لاہور نے جشن جوبلی کی تقریب پر کمال مسرت ظاہر کی۔ اور قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ حکومت کی خوشی میں اہل اسلام کی مکلف ضیافت کی جسمیں رؤسا۔ شرفا۔ علما و عام اہل اسلام رونق افروز ہوئے۔ مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل کی وسیع کوٹھی کے دو کمرے رئیسوں وغیرہ خواص کے لئے مخصوص تھے باقی سائبان کرے عوام اہل اسلام کے لئے مقرر تھے اور کھانا سب کے آگے امیر تھے خواہ فقیر۔ رئیس تھے خواہ غیر رئیس یکسان پلاؤ۔ زردہ۔ قورما پیش کیا گیا۔

۸ بجے صبح سے ٹھیک ۱۲ بجے تک ان صاحبوں کو کھانا کھلایا گیا جنکو ٹکٹوں کے ذریعہ سے بلایا گیا تھا۔ اسکے بعد چار بجے تک عام اہل اسلام مساکین و فقرا کو کھانا کھلایا گیا۔ آخری جماعت کو کچھ نقد بھی ملا۔

انجمن اسلامیہ کے کل ممبر جسمیں نواب نوازش علی خان صاحب بہادر

ایسا ہی اور چٹھیات گورنمنٹ میں جو خاکسار کے نام موصول ہوئی ہیں خطاب اہلحدیث مرقوم ہے۔
[illegible] خاکسار کی ملاقات ہوئی تو حضور ممدوح نے ازراہ لطف زبانی بھی فرمایا کہ تھے

سی - آئی - ای لالیف پریزیڈینٹ انجمن اسلامیہ اور خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور - نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس اعظم لاہور - اور خان بہادر سید عالم شاہ صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر وشکریہ ہین) اور انجمن حمایت اسلام کے کل ممبر اور انجمن ہمدردی اسلامی کے کل ممبر اور شہر کے علما اور دفترون اور کچہریون کے ملازم اس دعوت مین شامل ہوکر عزت افزائے جماعت اہلحدیث تھے اور جو صاحب ممبران انجمن ہمدردی یا انجمن اسلامی سے تشریف نہین لاسکے وہ اسوقت سرکاری کامون کے انتظام مین مصروف تھے - انہون نے اپنی جگہ اپنے عزیزون اور وکیلون کو بھیجا اور بعض حضرات نے ازراہ کمال عنایت اپنی عدم تشریف آوری پر عذر فرمایا - (ازانجملہ خصوصیت کے ساتھ مستحق ذکر عالی جناب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر سی ایس آئی (جو عذر بیماری کے سبب تشریف نہین لاسکے) اور جناب فقیر سید جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور جناب شیخ سندھے خانصاحب آنریری مجسٹریٹ لاہور ہین) ان حضرات کے عذر کو جماعت اہلحدیث انکی تشریف آوری کی جگہ سمجھتی ہے اور ان حضرات کی دل سے شکر گذار ہے تعدا داہل دعوت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہین ہوسکا مگر عام ناظرین وحاضرین کے قیاس مین سات آٹھ ہزار اشخاص کا مجمع تھا ٭

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب سے بھی معہ انکے سکریٹریون ومصاحبون کے اس دعوت مین شامل ہونے کی درخواست کی گئی تھی - مگر ہز آنر نے اظہار مسرت وممنونی کے بعد افسوس کے ساتھ یہ عذر تحریر فرمایا کہ ۱۶ تاریخ کو انکے اوقات تقسیم ہوچکے ہین لہذا اب حضور ممدوح قبولیت دعوت کا کوئی انتظام نہین فرماسکتے ٭

اس دعوت کے مقام (مولوی الٰہی بخش کی کوٹھی) کے عین دروازہ کے سامنے سے

رات کے وقت ملاحظہ روشنی کے لئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا گذر کرنا مقرر تھا اس جگہ اہلحدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جسپر سنہری حرفون مین ایک طرف انگریزی مین یہ کلمات دعائیہ مرقوم تھے

The Ahl-i-hadis wish empress a long life.

ترجمہ اہلحدیث چاہتے ہین کہ قیصر ہند کی عمر دراز ہو

دوسری طرف لاجوردی رنگ سے یہ بیت اردو سے

دل سے ہے یہ دعائے اہلحدیث جشن جوبلی مبارک ہو

اس دروازہ سے لفٹنٹ گورنر اور ان کے مصاحبون اور رئیسون کی سواریون کا گذر ہوا تو سب کی نگاہین ان کلمات دعائیہ کی طرف (جو لیمپ جھاڑ اور مہتابیون کی روشنی سے روز روشن کی طرح نمایان تھی) لگی ہوئی تھی اور اکثر کی زبان سے "کلمہ اہلحدیث" جاری تھا۔

اسی خوشی و مسرت و عقیدت سلطنت کے اظہار کے لئے اسی رات دس بجے اہل پنجاب کی مختلف سوسائٹیون کے ایڈریس مبارکباد پیش ہوئے۔ ان مین دسوین نمبر پر **اہلحدیث کا ایڈریس** جسکی نقل حاشیہ مین ہے بذریعہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا

٭ وہ یہہ ہے

**ایڈریس گروہ مسلمانان اہلحدیث**

بحضور فیضگنجور کوئین وکٹوریہ ملکہ گریٹ برٹن و قیصرہ ہند بارک اللہ فی سلطنتہا

ہم ممبران گروہ اہلحدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت عالی مین جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہین۔

(۲) برٹش رعایائے ہند مین سے کوئی فرقہ ایسا نہوگا جس کے دل مین اس مبارک تقریب کی مسرت جوش زن نہوگی۔ اور اسکے بال بال سے صدائے مبارکباد نہ اٹھتی ہوگی۔ مگر خاصکر فرقہ اہل اسلام جس کو سلطنت کی اطاعت اور فرمانبرداری

اس ایڈریس پر مختلف اضلاع ہندوستان و پنجاب و بمبئی و مدراس و بنگال وغیرہ اعیان
اہلحدیث کے دستخط ثبت تھے پر ڈیپوٹیشن مین صرف چہ اشخاص دربار گورنری مین
حاضر ہوئے۔ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنۃ وکیل اہلحدیث۔ مولانا حافظ عبد المنان
صاحب واعظ دہلی جو اسی غرض شمولیت ڈیپوٹیشن سے مین ۱۶ تاریخ کو دہلی سے

وقت کی عقیدت انکا مقدس مذہب سکھاتا اور اسکو ایک فرض مذہبی قرار دیتا ہے
اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد مین دیگر مذاہب کی رعایا سے پیش قدم ہین
علی الخصوص گروہ اہلحدیث منجملہ اہل اسلام اس اظہار مسرت و عقیدت اور دعا
برکت مین چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ جن برکتون
اور نعمتون کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہو رہا ہے از انجملہ ایک
سب سے بھاری نعمت مذہبی آزادی سے یہ گروہ ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا
نصیبہ اٹھا رہا ہے ✦

(۳) وہ خصوصیت یہ ہے کہ یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص کر اسی سلطنت
مین حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقون کے کہ انکو اور اسلامی
سلطنتون مین بھی یہ آزادی حاصل ہے۔ اس خصوصیت سے یقین ہو سکتا ہے کہ اس
گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل
سے مبارکباد کی صدائین زیادہ زور کے ساتھ اٹھ رہی ہین ✦

ہم بڑے جوش سے دعا مانگتے ہین کہ خداوند تعالیٰ حضور والا کی
حکومت کو اور بڑھاوے اور تادیر حضور والا کا نگہبان رہے تاکہ حضور والا
کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت مین امن اور تہذیب کی
برکتون سے فائدہ اٹھائین ✦

تشریف لائے تھے۔ مولوی احمد اللہ صاحب رئیس و پیشوائے اہلحدیث امرتسر
منشی قادر بخش خان صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔ مولوی
الٰہی بخش صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب۔ مولوی برکت علی صاحب وکیل
لاہور۔ اس مسرت و اظہار عقیدت کا تازہ سبب و محرک گورنمنٹ کا وہی احسان ہے
جو فرقہ اہلحدیث پر تازہ و مبذول ہوا ہے۔

اس مجمع پر گروہ اہلحدیث نے خصوصاً احسان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اپنی عقیدت
و محبت سلطنت کا اظہار کیا۔ اس تقریر سے لقب "اہلحدیث" کا خوب مشتہر
ہوا اور یہ بات ٹھیک ہوئی۔ مصرعہ ۔ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
اس اظہار مسرت سے گورنمنٹ کا حق بھی ادا ہوا اور اسکی وفادار رعایا اہلحدیث کا
مطلب بھی نکلا۔

جماعت اہلحدیث اور اسکے پیرؤں نے اس مجمع* عام اہل اسلام میں بھی

* اس مجمع عام اہل اسلام کی جامع اور منتظم انجمن اسلامیہ لاہور تھی (جسنے
خاص اس کام کے لئے جوبلی سب کمیٹی مقرر کی تھی (جسکے سکرٹری ہمارے پیارے
ایڈیٹر رفیق ہند تھے) اس کمیٹی نے بذریعہ ایک اعلان مطبوع کے لاہور کی سبھی
سوسائٹیوں (انجمن ہمدردی انجمن حمایت اسلام وغیرہ) کے ممبروں اور سبھی
اسلامی فرقوں اہل تشیع۔ اہل سنت (اہل حدیث۔ اہل فقہ) وغیرہ کے لوگوں کو
مدعو کیا تھا۔ اس مجمع میں انجمن اسلامیہ کے ممبروں نے (جنمیں خصوصیت کے ساتھ
خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ واجب الذکر ہیں)
بڑی پر جوش اور موثر تقریروں سے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند کی برکتوں اور
آسائشوں کو بیان فرمایا۔ اور حاضرین کے دلوں میں دعا صحت و سلامتی
قیصر ہند کے لئے تازہ جوش پیدا کیا۔

شامل تھے جو دعا خیر و عافیت قیصر ہند کے لئے مسجد شاہی لاہور میں جوبلی کے دن ہوا تھا - ایسا ہی ہندوستان کے دوسرے شہروں (دہلی - نصیر آباد[٭] ضلع اجمیر وغیرہ) میں اس دعا کے لئے ان کا اجتماع ہوا ٭

اس شکریہ و مسرت کے علاوہ اہلحدیث لاہور کے ایک جلسہ عام میں جسمیں دوسری اسلامی فرقوں کے لوگ بھی کثرت سے شامل تھے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ اس احسان کا جو تازہ دم فرقہ اہلحدیث پر ہوا ہے خصوصیت کے ساتھ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن اور ہز آنرز سر چارلس ایچیسن کا شکریہ بھی ادا ہونا چاہئے - بنا بر علیہ یہ قرار پایا کہ ہز اکسیلنسی لارڈ ڈفرن کا شکریہ بذریعہ ایک میموریل کے جسپر اہلحدیث وغیرہ اعیان کل ہندوستان و پنجاب کے دستخط ثبت ہون ادا کیا جائے - اور ہز آنرز چارلس

نقیبہ حاشیہ

اسی دن انجمن اسلامیہ نے مسجد شاہی لاہور میں بے شمار فقراء و مساکین کو تکلف کھانا دیا - اور اپنی قیصرہ مہربان کا مالی شکریہ بھی ادا کیا ٭

انجمن اسلامیہ ہمیشہ ایسے کاموں میں سبقت کیا کرتی ہے اور دوسری فرقوں اور سوسائٹیوں کی اوستاد و رہنما ہے - کیون نہو وہ خود سابق الوجود ہے - اسکے بانی مبانی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ اعیان سابق ہین ٭

خدا تعالے اس انجمن اور اسکی برکت کو قایم رکھے اور اسکے بانیون اور معاونون کی ہمتون مین اور برکت دے ٭

[٭] نصیر آباد ضلع اجمیر مین باجازت کرنیل اے ڈبلیو رابرٹس صاحب مجسٹریٹ چھاونی نصیر آباد بریڈ مین اہلحدیث کا بڑا مجمع ہوا جسکے صدر نشین مولوی محمد صدیق صاحب ساکن میرٹھ تھے اس مجمع مین ۱۰ بجے سے ۳ بجے تک وعظ و نصیحت و خیر خیرات ہوتی رہی - اور حضور ملکہ قیصرہ ہند کی عمر و اقبال کے لئے جناب باری مین دعا کی گئی ٭ (دیکھو راجپوتانہ گزٹ اجمیر مطبوعہ ۱۴ فروری ۱۸۸۷ء)

ایچلیسن کا شکریہ بذریعہ ایڈریس ادا ہو جسکو اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام پنجاب کا
ڈیپوٹیشن حضور ممدوح کیخدمت مین پیش کرے ؛

اس میموریل اور ایڈریس کے مسودہ اس رسالہ کے ساتھ ناظرین کے پاس پہنچین
تو میموریل کی تائید و تصدیق مین ایک عمدہ فلسکیپ کاغذ پر یہ ایک سطر کہ "ہم وفادار
رعایا سکنا سے فلان شہر اس میموریل اہلحدیث کے مضمون سے دلی اتفاق رکھتے ہین"
تحریر کر کے کل ہندوستان کے اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام (جو مضمون میموریل
سے متفق ہون) اپنی اپنی قلمون سے دستخط واضح بہ تفصیل خطاب ثبت
کرین ؛

اور ایڈریس کی تائید مین ویسی ہی کاغذ پر اسی مضمون کی ایک سطر لکھکر صرف پنجاب
کے اعیان دستخط ثبت کرین اور ان سب دستخط شدہ کاغذون کو اپنے وکیل ایڈیٹر
اشاعۃ السنۃ کے پاس جلد واپس ارسال کرین ؛

ان دستخط شدہ کاغذات کو بشمول میموریل و ایڈریس جو مطلا کاغذ پر ارقام ہونگے
حضور گورنر جنرل اور نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین پیش کیا جاے گا

اب ہم ان چٹھیات گورنمنٹ کو جن مین دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال سے
منع کیا گیا ہے نقل کرتے ہین اور ان کے ذیل مین اہل اخبارات کے
ان ریمارکون کو جن مین اس حکم گورنمنٹ کی تائید اور اس فرقہ کے حق مین خطاب
"اہلحدیث" کی تسلیم و تصدیق پائی جاتی ہے نقل کرینگے اسکے بعد چٹھی پرائیوٹ
سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب کو جسمین اہل اسلام کے تسلیم خطاب "اہلحدیث" کے
مطابق گورنمنٹ پنجاب نے اس فرقہ کو اس لفظ سے مخاطب کیا ہے معرض نقل
مین لائینگے

اخیر مین ان سرکاری اور ملکی تحریرون کے نتیجہ سے اپنے عینی اور

حالات کی اخوان اہل اسلام کو آگاہ کرینگے ۔

---

## ترجمہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب

نمبر ۱۱۳۴

منجانب ڈبلیو ایم ینگ صاحب بہادر

سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بخدمت مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنہ

لاہور مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء

جناب من

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۸۸۶ء جسمیں آپ نے یہ درخواست کی تھی کہ جس قوم کی طرف سے وکیل ہونیکا آپ دعویٰ کرتے ہیں انکی نسبت لفظ وہابی کا استعمال سرکاری دفاتر میں منع کیا جاوے مجھکو حکم ہوا ہے کہ میں آپکی خدمت میں نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء ارسال کروں جو قائم مقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ) کی طرف سے آئی ہے اور اسمیں حکم دیا گیا ہے کہ سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کا استعمال بند کیا جاسکے ۔

(۲) آپکی چٹھی نمبری ۲۴۵ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۶ء کے ساتھ جو کتابیں آئی تھیں ان اشتہارات کے جو پیشتر ثبت تھے (جو آپ نے مہربانی کر کے اپنی چٹھی سابقہ کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لئے ارسال کئے تھے) انکو واپس بھیجتا ہوں ۔

میں ہوں جناب

آپکا نہایت فرمانبردار خادم

ایچ ۔ ماؤ

از طرف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

نقل چٹھی نمبری ۱۷۵۸ مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۸۸۶ء

از جانب قائممقام سکرٹری گورنمنٹ ہند (ہوم ڈیپارٹمنٹ)

بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب

بجواب آپکی چٹھی نمبری ۱۴۲۴ مورخہ ۸ جون ۱۸۸۶ء کے مجھے حکم ہوا ہے کہ میں آپکو اطلاع دوں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق جناب سر چارلس ایچیسن سے اس بارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ "وہابی" کا استعمال سرکاری کاغذات میں مسدود کیا جاوے ۔

اخباروں کے ریمارک

ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۲۲ جنوری ۱۸۸۷ء

گذشتہ پرچہ میں جو مضمون اہلحدیث کے بارہ میں درج اخبار کیا تھا اسمیں بہت توضیح کے ساتھ یہ امر ظاہر کیا گیا تھا کہ جس حال میں "وہابی" کا لفظ وہ فرقہ اپنے لئے دل آزار سمجھتا ہے جسکی نسبت کہ وہ استعمال کیا جاتا ہے ۔ تو گورنمنٹ کی طرف سے اسکی نسبت سرکاری کاغذات میں قطعی طور پر استعمال ترک کرنیکے حکم کا نفاذ بلحاظ مصلحت ملکی پالیسی گورنمنٹ کے نہایت ضروری ہے ۔ اب ہم بہت خوش ہیں کہ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کے ان سے اس امر کی نسبت قطعی احکام جاری کئے گئے کہ "وہابی" کا

لفظ سرکاری کاغذات مین استعمال نہ کیا جائے مندرجہ ذیل سرکاری کاغذات سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے" ✦

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہے اسکے بعد کہا ہے

ہم اسبارہ مین گورنمنٹ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہین اور اپنے تمام مسلمان بھائیون کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین کہ جب ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ نے براہ صلح پسندی ایک اسلامی فرقہ کی نسبت اس لفظ کا استعمال کرنا پسند نہین فرمایا جو وہ فرقہ اپنی نسبت دل آزار خیال کرتا ہے تو ایسی حالت مین کمال شرم کا مقام ہوگا اگر مسلمان اپنی باہمی خیالات اتحاد کو ایسی ایسی خفیف باتون کے لحاظ سے بگاڑ بیٹھین اور کسی ایسے لفظ کا استعمال اپنے بھائی بندون کی نسبت کرین۔ جبکو گورنمنٹ نے بھی ان کی نسبت دل آزار تسلیم کرلیا ہے۔ ہم اسوقت زیادہ تر عوام کو اپنا مخاطب کرنا نہین چاہتے بلکہ اسوقت صاحبان اخبار اور دیگر مہذب ناظرین اخبار سے بڑے ادب کے ساتھ التجا کرتے ہین کہ وہ بھی اس بارہ مین گورنمنٹ کی صلح کل پالیسی کی تقلید کرین۔ اور بجائے وہابی کے ہمیشہ **اہل حدیث** کا لفظ اس فرقہ کی نسبت استعمال کیا کرین ✦

## ریمارک رفیق ہند لاہور مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۸۷ء

جو صدور حکم گورنمنٹ سے پہلے اشاعۃ السنۃ کے مضمون "اہلحدیث کا خطاالخ" پر کیا گیا تھا

گذشتہ سال ہمنے اسبارہ مین رسالہ اشاعۃ السنۃ کے ان مضامین سے اتفاق کیا تھا۔ جن مین پبلک اور گورنمنٹ کو اس امر پر توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ فرقہ "اہلحدیث" کی نسبت وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا کرین جسکے معنے مذہبی اصطلاح مین لامذہب اور پولیٹکل اصطلاح مین

✦ گورنمنٹ کی کسی تحریر مین یہ اصطلاح نہین پائی گئی۔ اس گروہ کے مخالفین مذہب نے یہ اصطلاح مقرر کی ہے۔ اور انہی کی تقلید بعض ناواقف سرکاری عہدہ دارون نے کی ہے دیکھو صفحہ ۱۹۸ نمبر ۱۰

باغی کہے ہیں - اور کسی فرقہ کی نسبت کوئی لفظ ایسا استعمال نکرنا چاہیے جس سے اُسکا دل دکھے - اب ہم نے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں پھر ایک مضمون اس بارہ میں دیکھا جسمیں ان خیالات پر بحث تھی کہ (۱) آیا یہ لقب اہلحدیث کا ان کے لئے قدیم سے ہے یا جدید؟ اور نیز یہ کہ (۲) ان کی نسبت اس لقب کے استعمال کرنے سے یہ نتیجہ تو نہیں نکلسکتا کہ دوسرے فرقے مسلمانوں کے اہلحدیث نہیں ہیں؟ چنانچہ اوّل ایک مفصل عالمانہ بحث پہلے شق کے متعلق کی گئی ہے جسمیں نہایت مستند کتابوں کے مختلف حوالے دیکر یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ لقب **اہلحدیث** کا ان کے لئے پرانا ہے اور دوسرے حصہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ انکے اس لقب کے استعمال کرنے سے ہرگز یہ لازم نہیں آسکتا کہ دیگر اسلامی فرقے اہل حدیث نہیں ہیں اور نہ اس کے استعمال سے کسی اَور فرقہ اسلام کے لوگوں کا دل دکھ سکتا ہے - بلکہ بلحاظ حالات موجودہ کے مسلمانوں کا پورا فرض یہ ہونا چاہیے کہ اپنے کسی فرقہ کی نسبت کوئی ایسا لفظ استعمال نکریں جس سے انکا دل دکھے اور باہم برادرانہ اتحاد رکھیں جو تمام بھائیوں کی بنیاد ہے - اس بحث کے متعلق رسالہ موصوف نے یہ نہایت عمدہ استدلال کیا ہے کہ -

اسکے بعد اس مضمون کی دلایل کا اشاعۃ السنۃ سے اقتباس کیا ہے اور اس کے بعد کہا ہے

اسقدر تذکرہ تو عام مسلمانوں سے متعلق تھا لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس بحث میں اب گورنمنٹ کو زیادہ تر مخاطب کرنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ مختلف لوکل گورنمنٹوں کی توجہ جب کبھی اس معاملہ پر دلائی گئی تو انہوں نے علانیہ اس بارہ میں معذرت کی کہ انہوں نے غلطی سے وہابی کا لفظ اس فرقہ کی نسبت لکھدیا ہے - جس سے اہلحدیث صاحبان کی دل آزاری ہوتی ہے - پس جبکہ وہابی کے لفظ کو ترک کر دینا مسلم ہو چکا ہے تو ہم نہیں جانتے کہ بجائے اسکے اہلحدیث کا لقب استعمال کرنے میں کونسا تذبذب گورنمنٹ کو ہو سکتا ہے - کیونکہ یہ تو ایک بدیہی بات لکھی جاچکی ہے

کہ نام اگر بامعنی ہو تو اس سے یہ دعوی نہین ہو سکتا کہ اس کے معنے جیسے کے سوائے کسی مین پائے نہین جاتے - بلکہ ہم تو یہان تک کہتے ہین کہ اگر نام بامعنی ہو اور جسکے اوصاف بالکل اِس نام کے مفہوم سے متناقض بھی ہون تاہم کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکو اس نام سے پکارا جائے جسسے وہ پکارا جانا پسند کرتا ہے بشرطیکہ اس میں کوئی ضد نہو بلکہ ضد کی حالت مین بھی کوئی شریف آدمی بطور چڑ کے کوئی نام اسکے لئے پکارا جانا پسند نہ کریگا - مثلاً کسی مجلس کا نام خیرخواہ ہند ہو اور وہ بالکل ہندیون کی بدخواہی کر رہی ہو تاہم جب کبھی اُسکا تذکرہ کرین گے تو اسی نام سے کرین گے جو اسنے اپنے لئے پسند کیا ہے اسی طرح کئی اخبارات ہین جنکے نام کا مفہوم اپنی تحریرون کے بالکل متناقض ہے مگر پھر بھی اگر کوئی مخالف شخص ان کا تذکرہ کرتا ہے تو اُسکو ان کا نام انہی الفاظ مین لینا پڑتا ہے جو انہون نے اپنے لئے پسند کر رکھے ہین بہر حال کسی موافق یا مخالف پہلو سے ہو کر دیکھا جاسے تاہم کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ اہلحدیث کو ان کے ایسے لقب سے یاد فرمانے مین گورنمنٹ کو کسی قسم کا تذبذب یا تامل ہو - رفیق ہند کا اڈیٹر جو خود ایک سُنت جماعت* شخص ہے اور اسی اہلحدیث

*بہتر ہمارے پیارے رفیق بجائے لفظ اہلسنت حنفیہ یا اہل فقہ استعمال کرتے تو مناسب تھا - کیونکہ اہلحدیث خود اہلسنت ہین نہ اہل سنت کے مقابل و مخالف - ایکدفعہ پہلے رفیق نے اہلحدیث کے مقابلہ مین اپنے اہل سنت ہونے کا دعوی کیا تو اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے (باوجودیکہ ان کو فرقہ اہل حدیث سے قدرتی مخالفت ہے) اپنے اخبار ۱۶ جنوری ۱۸۸۶ء مین ہمارے رفیق پر بالفاظ ذیل اعتراض کیا "پھر رفیق لکھتا ہے کہ ہمارے اور ان کے عقاید مین اختلاف ہے ہم سنت وجماعت ہین وہ "اہلحدیث" کیا خوب آپ سنت جماعت ہین تو کیا اہلحدیث سنت جماعت نہین ماشاء اللہ اجتک اڈیٹر صاحب یہہ ہی جانتے ہین کہ غیر مقلد سنت وجماعت نہین - واہ ری تیری معلومات"

صاحبان کے عقاید سے بہت سے امور مین اختلاف ہے مگر وہ خود اور یہان تک اسکا علم ہے قریباً تمام سمجھدار اہل سنت وجماعت صاحبان کوئی وجہ نہین دیکھتے کہ اہلحدیث یا کسی فرقہ کی نسبت بھی کوئی ایسا لقب استعمال کرین جو اس فرقہ کا دل دکھائے اور ایسے حالات مین جبکہ ہماری گورنمنٹ ایک بالکل بے لگاؤ اور نیوٹرل پالسی والی گورنمنٹ ہے تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ اہلحدیث صاحبان کو اس لقب سے یاد فرمانے کسی قسم کا تامل کرے جس لقب کو کہ وہ فرقہ اپنے لئے پسند کرتا ہے ۔

ہمکو تاحال معلوم نہین ہوا کہ گورنمنٹ کیطرف سے کوئی اعلان سرکاری کاغذات مین اس فرقہ کی نسبت اہلحدیث کا لفظ استعمال کئے جانے کی نسبت ہوا ہے یا نہین ۔ لیکن اتنا ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ ایسا اعلان نہ صرف اس فرقہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا جسکی طرف سے یہ درخواست کی گئی ہے بلکہ ایسا کرنا ہر طرح سے ہماری گورنمنٹ کی صلح کل اور مرنجان و مرنج پالسی کے لحاظ سے واجب اور لازمی ہے ۔

اس مضمون مین جسکا ہم نے اقتباس کیا ہے وفیق خطہ بات کہی ہے تو اسپر شحنہ ہند نے اپنی اخبار ۲۴ جنوری ۱۸۸۶ء مین یہ سوال کیا ہے کہ ہمارا ہمعصر براہ عنایت توضیح کرکے کہ اسکو اہلحدیث کے کون سے عقاید سے اختلاف ہے اور وہ کون سے عقاید ہین جو اہلحدیث نے کتاب و سنت کے خلاف اختیار کئے ہین ؟ لہذا ہم کو اپنے پیارے رفیق طالب اتحاد و توفیق سے امید ہے کہ اگر آئندہ وہ اپنے اِس گروہ اہلحدیث کے مقابلہ مین ذکر کرنا چاہین گے تو اُن القاب و خطابات (حنفیہ یا اہل فقہ یا پیروان مجتہدین و فقہاء) سے ذکر کرین گے جنسے ان کے ائمہ مذاہب نے اپنے تئین بمقابلہ اہل حدیث ذکر کیا ہے چنانچہ ہمارے اس مضمون مین جس کو آپ نے پسند کیا ہے اور اس پر یہ ریمارک لکھا ہے سوالکہ کتب معتبرات حنفیہ سے منقول ہو چکا ہے ۔

## ریمارک رہبر ہند لاہور مطبوعہ ۲۷ جنوری ۱۸۸۷ء

ہم گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند کی دو چٹھیان چھاپتے ہین جنمین منظور کیا گیا ہے کہ آئندہ سرکاری کاغذات مین وہابی کا لفظ مسلمانون کے اس گروہ کے لئے استعمال نہ کیا جایگا جو اس چڑتے ہین۔ وہ چاہتے ہین کہ ان کو بجاے وہابی کے اہلحدیث پکارا جاے اور جبکہ گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا کہ آئندہ انکو وہابی لکھا جائیگا تو سب لوگونکو چاہئے کہ انکو وہابی کہنے اور لکھنے سے محترز رہین اور گورنمنٹ نے یہ نہین ظاہر کیا کہ ان کو آئندہ کس خطاب سے پکارا جاسےگا لیکن لوگونکو چاہئے کہ کوئی خطاب ان کے لئے تجویز کر لین اور ہمارے قیاس مین انکو اہل حدیث کہا کرین تو مناسب ہے فی الجملہ خط کتابت گورنمنٹ کی چھاپی جاتی ہے۔ اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کی ہین ٭

## ریمارک پنجابی اخبار لاہور مطبوعہ ۲۹ جنوری ۱۸۸۷ء

### اہل حدیث

اہلحدیث یا غیر مقلد جنکو مقلدون کے عرف عام مین وہابی کہتے ہین عقاید و اصول مین مقلدون سے بہت ملتے جلتے ہین اگر کچھ اختلاف ہے تو صرف فرعیات مین ہے۔ لیکن مقلد لوگ اس فرقہ کو عبد الوہاب نجدی سے منسوب کرتے ہین اور عجب نہین کہ ان کے حق مین کفر کا فتوی بھی دیتے ہون ہم ہرگز یہہ نہین کہہ سکتے کہ کسی تحقیق کے بعد اُنہون نے اپنی یہ راے قائم کی ہے بلکہ یہہ اس باہمی مخالفت کا ثمرہ کا نتیجہ ہے جو اکثر مذہبی مباحثون مین پیدا ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر ضروری نہین سمجھتے کہ غیر مقلد یا اہلحدیث ہین اور لفظ وہابی مین فرق بیان کرین × × × ×
× × مگر ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ اہلحدیث پر وہابی کا اطلاق بالکل صحیح نہین

× × × × × جب یہ قانون گورنمنٹ اوف انڈیا اور گورنمنٹ پنجاب دونوں کی پیشگاہ سے پاس ہو چکا ہو تو ہمارے ہموطنوں خصوصاً فرقہ اہل اسلام کو اہلحدیث کی نسبت ایسا دل آزار لفظ تقریراً و تحریراً استعمال نکرنا چاہئے۔ اگر کرینگے تو ہمکو اندیشہ ہے کہ مباد الابیل کے مقدمہ مین جوابدہی کرنی پڑے۔ بہتر یہی ہے کہ عدالت کی کشمکش اور ایک معزز فرقہ کی دل آزاری سے اپنے تئین باز رکھین" ۔

## ریمارک مندرجہ پٹیالہ اخبار مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

اس رسالہ کے اڈیٹر مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے اہلحدیث کے مفید منجملہ دیگر تجاویز کے ایک یہ تجویز بھی گورنمنٹ مین پیش کی تھی کہ فرقہ اہل حدیث کو لفظ وہابی سے مخاطب کرنا اس فرقہ کی دل آزاری کا باعث ہے۔ امید کہ سرکاری کاغذات مین اس فرقہ یعنی اہلحدیث کی نسبت اس لفظ (وہابی) کا استعمال نفرمایا جاوے سو گورنمنٹ نے از راہ انصاف اور رعایا نوازی اس درخواست کو منظور فرمایا۔ اور حضور گورنر جنرل نے باجلاس کونسل اسبارہ مین قطعی احکام صادر فرمائے کہ سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال نکیا جاوے۔ سرکاری خط و کتابت جو اس باب مین ہوئی ہے اسکی نقل ذیل مین درج کیجاتی ہے"

(اسکے بعد نقل چٹھیات کرکے کہا ہے)

مندرجہ بالا چٹھیات سے ثابت ہو گیا کہ رسالہ اشاعۃ السنہ اور اسکے اڈیٹر کی تحریر کا گورنمنٹ کو کسقدر اعتبار ہے اور وہ تحریرین کیسی وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین۔

فرقہ اہلحدیث کے تمام اکابرون اور جمیع علماء کو نواب سر چارلس ایچیسن صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ جنہون نے اپنی قیمتی اور عمدہ رائے سے [illegible] درخواست پیش کر [illegible] اور یاد [illegible] حضور

لارڈ ڈفرن صاحب بہادر وائسرائے و گورنر جنرل کا شکر گذار ہونا واجبات سے ہے جنہوں نے از راہ انصاف ان کی اس درخواست کو منظور فرمایا"

## ریمارک آفتاب پنجاب لاہور مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

## کاغذات سرکاری میں فرقہ غیر مقلدین کو وہابیوں کے نام سے لکھنا ممنوع ہو گیا ہے

اعلم العلماء و افضل الفضلاء جناب رشد مآب مولانا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی ثم اللاہوری مالک و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کی درخواست پر صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے بہ منظوری گورنمنٹ ہند جو چٹھی جو آگے بنام مولوی صاحب موصوف ارسال فرمائی ہے خلاصہ اسکا ہم ذیل میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں"

(اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کو نقل کر کے کہا ہے)

ہمارے واجب التعظیم پیشوایان دین ـ یعنی ائمہ گروہ مقلدین کو اس چٹھی کے مضمون پر ذرا غور سے نگاہ فرمانی چاہیئے کہ آیا گورنمنٹ کو (جسکا دین و مذہب تم سے مخالف ہی) کہانتک نگہداشت عزت و حرمت دین تمہارے کی مدنظر ہے ـ جسنے اسی دین محمدی کے پیروؤں اور اسی پیغمبر کی امت کہلانے والوں کی ایک جماعت کی (جسکے پیرو اور توابع میں سے تم بھی ہو) یہانتک عزت افزائی فرمائی ـ کہ جو اپنے ہی حقیقی بھائیوں کی نورانی پیشانیوں پر ـ تمنے حقارت کا ٹیکا لگایا تھا اُسنے اپنے مراحم خسروانہ سے دور کر دیا ـ کیا اگر ذرا بھی غور سے نگاہ کر کے دیکھو تو یہ حکم تمہارے لئے سبق عبرت نہیں ہو سکتا ـ کہ غیر قوم مذہب والے تو تمہارے دین کی اس حد تک عزت کریں اور تم اپنے باہم ایکدوسرے کے حق میں کفر و الحاد کے فتوے صادر کرو ـ

اور تحقیر کی نگاہ سے دیکھو - اور نہایت انگیز و توہین آمیز خطابون سے ایکدوسرے کو پکارو۔ کیا دوسرے بہائی کی تحقیر و توہین تمہاری اپنی ہی توہین و تحقیر نہین؟ ایڈیٹر آفتاب پنجاب بھی گروہ مقلدین سے ہے لیکن اسکے نزدیک تو ایک دین کے پیرو اور پیغمبر کی امت کو صرف چند مسایل فروعی کے تخالف کی وجہ سے اپنا دشمن سمجھ بیٹھنا اسکے مساوی ہے جیسے کوئی دانشمند عقل مجسم اپنے دوسرے بہائی کو بدنسل و بداصل کے نام سے پکارکر اپنی شرافت و نجابت ثابت کرنا چاہتا ہو خدا ہماری معزز بہائیون کو ہدایت اور توفیق بخشے کہ اس جنون سے اپنے آپکو پاک کرکے اتفاق و اتحاد ہمدگر اپنا فرض اصلی سمجہین اور اپنے ہاتھون اپنی بیخ کنی سے باز آئین" *

اس ریمارک پر آفتاب پنجاب کا دوسرا ریمارک مطبوعہ ۱۲ فروری ۱۸۸۷ء

---

## الفاظ غیر مقلد کے خطاب سے اہلحدیث کا تنفر

چھٹی محکمہ محتشمہ سکرٹری گورمنٹ پنجاب کے موصول ہونے پر ہم نے آفتاب کے کسی پرچہ گذشتہ مین ریمارک کیا تھا جسمین فرقہ اہلحدیث کی نسبت ہم نے لفظ غیر مقلد کا استعمال کیا تھا اسپر گروہ اہلحدیث کے واجب التعظیم مولنا مولوی محمد حسین صاحب علامہ بٹالوی و ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ لاہور کا ایک رقعہ کرامت طراز ہمارے نام موصول ہوا جسمین جناب ممدوح نے اس لفظ غیر مقلد کے استعمال پر اعتراض فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ہرچند لغوی معنے مین یہ لفظ برا نہو تاہم جن معنون مین اصحاب مقلدین اس لفظ کو فی زماننا استعمال کر رہے ہین وہ بے شک اہلحدیث کے لئے دل شکن سمجہا جاتا ہے - لہذا ہم بڑے ادب کے ساتھ جناب ممدوح کیخدمت مین ملتمس ہین کہ جہانتک لفظ غیر مقلد کا استعمال ہماری قلم عجز رقم سے ہوا ہے وہ محض سہواً و خطاءً تھا نہ عمداً اور کسی ارادہ سے ہم اپنی اس غلطی کے واسطے

جناب ممدوح سے معافی کے خواستگار ہین ہر چند کہ ہم خود گروہ مقلدین سے ہین لیکن پیشوایان فرقہ فریق ثانی کو ہم اس سے کم واجب التعظیم نہین سمجھتے جیسے کہ علمار توابع حضرت ابو حنیفہؒ کو جہان تک ہمارا قیاس چلتا ہے یہ چند اختلافات فرعی - مثلاً آمین بالجہر و رفع یدین وغیرہ وغیرہ کوئی ایسے اہم امور نہین جن کی بناپر فرقہ اہل حدیث سے ہم اپنے آپکو قطعاً الگ تھلگ سمجھنے لگین وحدانیت حق جل وعلا - وحقیقت رسالت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سب صاحب یکسان متفق ہین ؛

ریمارک اخبار وزیر الملک مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۷ء

---

## اہلحدیث کو مژدہ

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری نے بڑی کوشش اور سعی سے گورنمنٹ اوف انڈیا کو توجہ دلائی کہ اہلحدیث کو وہابی نہ لکھا جایا کرے چنانچہ درخواست منظور ہوگئی چٹھی کا ترجمہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے - پھر بعد نقل چٹھیات کہا ہے ؛

ایڈیٹر ہم اس کوشش کی کامیابی دیکھکر بہت خوش ہوئے ہین اور گورنمنٹ کے بھی مشکور ہین - ہم امید کرتے ہین کہ عوام الناس بھی اس لفظ کو جیسے کہ گورنمنٹ نے مکروہ سمجھا ہے برا جانکر اسکا استعمال کرین گے - اور کسی خاص فرقہ کو اس سے ملقب کرنے مین تامل کیا کرین گے ؛

ریمارک اخبار شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۶ء

## اہلحدیث کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

ہم اس عنوان پر گذشتہ شحنہ ہند مین ایک مدلل آرٹیکل لکھ چکے ہین - اسکی تائید مین

اب ہم مندرجہ ذیل احکامات جو گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ ہند نے صادر فرمائے ہیں درج کرتے ہیں اور عوام کو بتاتے ہیں کہ جس صورت میں خود گورنمنٹ نے لفظ وہابی کے استعمال کو اہلحدیث کے حق میں ناجائز قرار دیا ہے تو عوام بالخصوص وہ گروہ جو اہلحدیث کو اس مکروہ اور دلشکن لقب سے یاد کرتا ہے متنبہ ہو ورنہ اسکا استعمال جرم ارتکاب اُن جرائم کے موجب ہوگا جن کی تصریح مجموعہ تعزیرات ہند میں موجود ہے۔ وما علینا الا البلاغ "

(اس کے بعد چٹھیات کی نقل کی ہے)

## ریمارک اخبار ترجمان ناگپور مطبوعہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۸۸۹ع

---

## فرقہ اہلحدیث باجلاس سپریم گورنمنٹ

اسکے بعد چٹھیات گورنمنٹ کی نقل کرکے کہا ہے

مژدہ باد اے گروہ اہلحدیث کہ گورنمنٹ ہند نے تمہاری طرف توجہ کی اور تمہارے رنج کو جو بباعث اطلاق لفظ وہابی کے تمکو ہوتا تھا دور کیا اور سرکاری کاغذات میں اس مکروہ لفظ کے استعمال کو منع کر دیا۔ سبحان اللہ گورنمنٹ کو حالانکہ وہ غیر قوم ہے مگر اپنی رعایا کے رنج و دل آزاری کا کسقدر خیال ہے افسوس ہے کہ ہم قوم کو اسکا کچھ لحاظ نہیں اپنی قوم کی دل آزاری کے درپے رہتے ہیں مگر وہ آپ اپنا بُرا کرتے ہیں بہرکیف ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے اپنے معزز ہمعصر مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب اڈیٹر اشاعۃ السنہ لاہور کا نہایت ممنونیت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ کے حسن اہتمام سے یہ کارروائی طے ہوئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوئی جزاہم

السعد خیر الجزار الخ'' ۔

## ریمارک اخبار خیر خواہ عالم دہلی مطبوعہ یکم فروری ۱۸۸۷ء

ایڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ کی چٹھی کا جواب بنام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب آچکا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے ۔ کہ ''حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل اپنا اتفاق رائے سرچارلس ایچیسن سے اسبارہ میں ظاہر فرماتے ہیں کہ لفظ ''وہابی'' کا استعمال سرکاری کاغذات میں مسدود کیا جائے ۔ مگر یہ بات ضرور لحاظ کے قابل ہے ۔ کہ گورنمنٹ نے جو اس لفظ کی موقوفی کا حکم دیا ہے وہ کس خیال پر مبنی ہے ۔ اسکا جواب بجز اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہماری پولیٹیکل گورنمنٹ کو مصالحت اور باہمی ترک دل آزاری ہر حال میں پسند ہے ۔ پھر حیف ہے ان مسلمانوں کی حالت پر جو کلمہ کے شریک ہو کر ایک دوسرے کو مشرک یا وہابی کہیں جو سخت ایذا پہنچانے والے القاب ہیں'' ۔

## ریمارک سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۷ء

گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات میں لفظ ''وہابی'' کے استعمال کو متروک کر دیا ہے کیونکہ پولیٹیکل محاورہ میں وہابی کا لفظ باغی سلطنت پر بولا جاتا ہے اور یہ اس فرقہ کی دل آزاری کا موجب تھا'' ۔

## ریمارک اخبار جریدۂ روزگار مدراس مطبوعہ ۹ فروری ۱۸۸۷ء

جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کر کے اسکے استعمال سے ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور وطنی بھائیوں کو کب مناسب ہے کہ

وہ فرقہ اہلحدیث کو اس دل آزار لفظ سے یاد کرین" ۔

## ریمارک پٹنہ انسٹیٹیوٹ گزٹ ۱۳ فروری ۱۸۸۶ء

### "محمدی" اور اسی نام کی خرابی

### "وہابی"

مسلمانون کے "محمدی" یا عامل بالحدیث فرقہ کو جسکو عیسائیون کے قول کے روسے یورپین محمدن بھی کہہ سکتے ہین دوسرے فرقہ کے مسلمانان "وہابی" کے خطاب سے پکارتے ہین اور اسکی وجہ سے لغو اور بے دلیل گورنمنٹ مین اُن کی بدنامی ہوگئی ہے ۔ ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ "وہابی" کا لقب بالفعل عموماً اُس شخص کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے جو گورنمنٹ کا دشمن اور بدخواہ ہے ۔ البتہ اس لقب کا اطلاق محمدیون کی ذات پر نہین ہوسکتا ہے ۔ یورپین عیسائیون کو "ڈیسنٹر" اور شیعہ مسلمانون کو "رافضی" کہنے سے (جیسا کہ اُن کے مخالف اونہین کہتے ہین) اسقدر بھی تذلیل نہین مراد ہے جتنی کہ محمدیون کو "وہابی" کہنے سے ہم مولوی ابوسعید محمد حسین ایڈیٹر اخبار اشاعۃ السنۃ واقع لاہور اور گورنمنٹ پنجاب و گورنمنٹ ہندوستان کے اون مراسلات کو جو اس بارہ مین ہوئے ہین ذیل مین شائع کرتے ہین جسکے دیکھنے سے یہ امر صاف ظاہر ہوگا کہ یہ لقب محمدیون کے حق مین کبھی نہین استعمال کیا جاسکتا اور ہم امید کرتے ہین کہ ہماری ہم وطن خصوصاً ہمارے ہم مذہب لوگ آئندہ سے اس فرقہ کے حق مین وہابی کا لقب کبھی استعمال نہین کرین گے ۔ اسکے بعد چٹھیات کو نقل کیا ہے ۔

## ریمارک اخبار چنار تیسم مارچ ۱۸۸۶ء

ایڈیٹر اخبار چنار نے اس پرچہ مین اہلحدیث کا عنوان قائم کرکے چٹھیات گورنمنٹ کو

نقل کیا ہے۔ اسکے بعد کہا ہے ٭
جب گورنمنٹ نے اس لفظ کو دل آزار اور لائبل تسلیم کر کے اسکے استعمال کی ممانعت کا حکم دیا ہے تو پھر ہمارے دیسی اور ہم وطنی بھائیوں کو کب مناسب ہے کہ وہ فرقۂ اہلحدیث کو دل آزار لفظ سے یاد کرین ہمین امید ہے کہ ہر قسم کے اہل اسلام آیندہ اس لفظ کا استعمال نکرینگے اور ایک فرقہ کی دل آزاری عمدہ نہین ہے جب کوئی کسی کو خراب الفاظ سے پکارتا ہے تو خواہ مخواہ اسکی دل آزاری ہوتی ہے ٭

## ریمارک اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۸ع

ہم ذیل مین نقل چٹھی سکرٹری گورنمنٹ پنجاب و چٹھی گورنمنٹ ہند موسومی مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ درج کرتے ہین۔ اس سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ گورنمنٹ نے سرکاری کاغذات مین لفظ وہابی کا استعمال قطعاً موقوف فرما دیا ہے اور ممانعت کلی کر دی ہے۔ ایسی صورت مین ہمارے اپنے دیسی بھائیون اور ہم وطنون سے خواہ وہ کسی مذہب اور ملت کے کیون نہون یہ سفارش کرنی کچھ بیجا نہوگی کہ وہ بھی آیندہ فرقۂ اہلحدیث کو اس لفظ دل آزار سے جس سے اسکی ایک گونہ ہتک منظور ہے کبھی یاد نہ کیا کرین گے ٭

## ترجمہ ریمارک انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مطبوعہ ۴ فروری ۱۸۸۸ع

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری کا شکریہ ہے کہ صرف انہی کی مساعی جمیلہ سے گورنمنٹ آف انڈیا نے پنجاب اور تمام ہندوستان مین سرکاری خط کتابت سے لفظ وہابی کا استعمال آیندہ کے لئے متروک فرمایا ہے۔ گو وہابی کے لفظی معنے یہ ہین کہ خدا کے احکام ماننے والا مگر چند ایسی وجوہات سے اجنکا

یہان ذکر کرنا نہ تو کچھ عمدہ ہے اور نہ مفید ہے) اس لفظ کو اچھے معنون مین نہین لیا جاتا اس فرقہ کے لوگ عام مسلمانون سے اپنی امتیاز نہین چاہتے لہذا انکی درخواست ہے کہ آیندہ اس لفظ کے استعمال کو ان کی نسبت متروک کیا جائے گورنمنٹ کا اس درخواست کو منظور کرنا منصفانہ اور مناسب الوقت ہے"

## نقل چٹھی پرائیویٹ سکرٹری گورنمنٹ پنجاب جسمین اس فرقہ کو خطاب اہلحدیث مخاطب کیا گیا ہے

پیارے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب - میں آج خلاصہ مکالمہ جو مجھ اور آپ مین ہوا صاحب لفٹنٹ گورنر لیفٹیننٹ مین عرض کیا اور حسب ارشاد صاحب ممدوح بیان کرتا ہون کہ آنحضور نے اہلحدیث کا ایڈریس کمال مسرت سے ۱۶ ماہ حال کو لینا منظور کیا ہے - ٹھیک وقت اور مقام سے جہان ایڈریس لیا جائے گا مین بعد مطلع کیا جاویگا - مہربانی کر کے ایڈریس کی ایک نقل یا اگر یہہ فارسی مین ہو تو اسکا انگریزی ترجمہ کچھ عرصہ پیشتر میرے پاس بھیج دین ۔

(۲) درباره آپ کی خواہش ثانی سر چارلس ایچیسن اہلحدیث کے کمال ممنون ہین کہ اونہون نے مہربانی سے دعوت مین شریک کرنا چاہا لیکن افسوس کرتے ہین کہ وہ اس دعوت کے قبول کرنے سے معذور ہین - کیونکہ آنحضور کا

---

⁂ ایڈیٹر سول و ملٹری گزٹ کا یہ قول بہت صحیح ہے - ہم ہرگز نہین چاہتے کہ ہمکو عام مسلمانون سے کسی خاص خطاب کے ساتھ ممتاز کیا جاوے ہماری دلی آرزو یہی ہے کہ سب کو صرف مسلمان یا محمدی کے لقب سے مخاطب کیا جاوے - ہمارا خطاب اہلحدیث کو پسند کرنا اسی حالت مین ہے کہ ہمکو عام مسلمانون سے ممتاز کرکے کوئی مخاطب کرنا چاہے چنانچہ رسالہ نمبر ۹ جلد ۸ مین ہم اس شرط پر تصریح کر چکے ہین جسکا فقرہ شرطیہ نمبر ۷ جلد ۹ صفحہ ۱۹۷ و صفحہ ۱۹۸ مین بھی منقول ہے۔

وقت اور کاموں مین بالکل تقسیم ہوچکا ہے اور اسلئے وہ قبول معوت کا انتظام نہیں فرما سکتے ؛

مین ہون آپ کا صادق

جے۔آر۔ڈنلوپ سمتھہ

پرائیوٹ سکرٹری

لفٹنٹ گورنر پنجاب

## ان تحریرات (ملکی و سرکاری) کا نتیجہ

ان تحریرات سے صاف اور یقینی طور پر یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لفظ "وہابی" کو گورنمنٹ اور ملک نے دل آزار تسلیم کرلیا ہے۔ اور بجائے اسکے اس فریق اہل اسلام کے حق مین (جن کی نسبت یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا) خطاب "اہلحدیث" منظور فرمایا ؛

اس سے ہمارے عینی و علاتی دونو قسم کے اخوان اہل اسلام کو عبرت و استقامت کا سبق لینا چاہئے ؛

ہمارے علاتی بھائی (حنفیہ وغیرہ اتباع فقہا) تو اس سے یہ سبق حاصل کرین کہ آئندہ وہ اپنے اسلامی بھائیون اہلحدیث کو کبھی اس دل آزار لفظ "وہابی" سے یاد نہ کرین۔ اور اس مین اپنی گورنمنٹ کی (جو باوجود غیر مذہب ہونیکے اپنی رعایا کی مراعات و دلجوئی کرتی ہے) پیروی کرین ؛

ہمارے عینی بھائی اہلحدیث اس حکم گورنمنٹ کو غنیمت سمجھکر اسپر اکتفا و استقامت کرین اور اپنے اسلامی بھائیون کے "وہابی" کہنے کی کچھ پرواہ نکرین۔ اور یہہ سمجھ لین کہ اس لفظ کے استعمال سے انکو کچھ نقصان پہنچنے کا احتمال تھا تو اسی صورت میں تھا کہ گورنمنٹ یا عہدہ داران گورنمنٹ اس لفظ کو ان کے حق مین

استعمال کرتے - سو بحمد اللہ جاتا رہا - گورنمنٹ نے اس لفظ کے استعمال کو اپنے کارسپانڈنس مین موقوف کردیا - اور اس فرقہ کا عام اہل اسلام رعایا کی مانند وفادار ہونا ازسرنو ظاہر و مشتہر فرمایا ٭

اسلامی بہائیون کے وہابی یا اس سے بھی بڑھکر بُرے الفاظ "شرالی یا کبالی" کہنے سے انکا کیا ضرر و نقصان ہے جسکے وہ درپے تدارک ہون - اور یہہ بھی جان لین کہ عوام کا منہہ بند کرنا بھی کوئی اسان امر نہین ہے عوام کو جس امر سے روکا جاوے وہ بحکم "الانسان حریص علے ما منع" اور اسپر اصرار کرتے ہین اور اسکو منع کرنے والے کی چڑ بنا دیتے ہین -

یہی وجہ ہے کہ اہلحدیث کے وکیل "اشاعۃ السنۃ" نے گورنمنٹ سے صرف اس امر کی درخواست کی تھی کہ سرکاری کاغذات مین انکو لفظ وہابی سے یاد نکیا جاوے نہ یہہ کہ عام لوگون کو اسکی استعمال سے روک دیا جاوے ٭

بنا برعلیہ ہمارے عینی بہائی اہلحدیث کو ہرگز مناسب نہین ہے کہ اپنے اسلامی بہائیون کے وہابی کہنے سے چڑین یا اس لفظ کے سبب کسی پر ازالہ حیثیت عرفی مین نالش کردین ایسا کرنے مین عام صلح پسند اور اہل تہذیب کی نظرون مین انکی کم حوصلگی ثابت ہوگی اور گورنمنٹ کی نظرون مین بھی ان کی وہ وقعت نہیں رہیگی جو اسوقت ہے ٭

ہان سرکاری عہدہ داران سے کوئی شخص (ادنی ہو خواہ اعلی) اس فرقہ کے کسی فرد کو سرکاری احکام و تحریرات مین وہابی کہے تو اس کی اطلاع اپنی قومی وکیل (اڈیٹر اشاعۃ السنۃ) کو کرنا ضروری ہے - اڈیٹر اشاعۃ السنۃ اس عہدہ دار کی (خواہ کسی صوبہ یا ضلع ہندوستان مین ہو) گورنمنٹ مین رپورٹ کریگا اور اس عدول حکمی حکم گورنمنٹ کا کامل تدارک کرائے گا - یہ امر اس حکم گورنمنٹ کا

عین مقتضی ہے - اور صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب نے ازراہ فرط عنایت خاکسار کو اس رپورٹ کرنیکی زبانی بھی اجازت دی ہے *

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اسکی تائید مین ایک اور مضمون لکھتے ہین جس مین جوبلی کے موقع پر اہلحدیث کی اظہار مسرت دادا سے شکر یہ سلطنت پر دلایل شریعت کتاب اللہ و سنت سے شہادت کا بیان ہوا (اجد رسالہ اشاعۃ السنۃ کا سپیشلی فرض منصبی ہے *

---

## اہل اسلام کی مسرت موقع جوبلی پر شریعت کی شہادت

---

جوبلی کے موقع پر اہلحدیث وغیرہ اہل اسلام رعایا برٹش گورنمنٹ نے جو خوشی کی ہے اور اپنی مہربان ملکہ قیصر ہند کی ترقی عمر و استحکام سلطنت کے لئے دعا کی ہے اسکے جواز پر کتاب و سنت مین شہادت پائی جاتی ہے *

اس مضمون مین دلایل کتاب و سنت کا بیان دو غرض سے ہوتا ہے ایک یہ کہ گورنمنٹ کو یہ یقین ہو کہ اس موقع پر مسلمانون نے جو کچھ کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اور اپنے مقدس مذہب کی ہدایت سے کیا ہے محض ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا - دوسری یہ کہ ناواقف مسلمانون کو (جو کتاب اللہ و سنت مین نظر نہین رکھتے صرف بعض کتب فقہ کی بے سند روایتون یا سنی سنائی باتون پر اعتقاد رکھتے ہین ) مسلمانون کے اس فعل مین عدم جواز اور مخالفت شریعت کا وہم و گمان پیدا نہو *

ہم اس مقام مین ہندوستان کے تمام اہل اسلام کے افعال و طرق مسرت و

اظہار عقیدت سے بحث کرنیکی گنجایش نہین پاتے لہذا صرف ان افعال واقوال پر جنسے اہلحدیث نے اظہار مسرت وتادیہ شکریہ سلطنت کیا ہے کتاب وسنت کی شہادت پیش کرتے ہین - اسی پر باقی اہل اسلام کے افعال وطرق مسرت کا قیاس ہوسکتا ہے *

پس واضح ہو کہ جو کچھ اس موقع پر اہلحدیث نے کیا ہے وہ امور ذیل ہین -

(۱) ملکہ معظمہ کی تعظیم کرنا - اور تعظیمی الفاظ سے اسکو یاد کرنا *

(۲) ملکہ معظمہ کی حکومت پنجاہ سالہ پر خوشی کرنا اور اس خوشی مین مسلمانون کو کھانا کھلانا *

(۳) برٹش سلطنت کی اطاعت وعقیدت کو ظاہر کرنا اور اس کو فرض مذہبی بتانا *

(۴) اس سلطنت کی برکات واحسانات (امن آزادی وغیرہ) کا معترف ہونا - اور اسپر ملکہ معظمہ اور سلطنت کی تعریف کرنا - اور شکر گزار ہونا *

(۵) ملکہ معظمہ اور اسکی سلطنت کے لئے دعاء سلامت وحفاظت وبرکت کرنا - وعلی ہذا القیاس *

ان امور سے کوئی امر بھی ایسا نہین ہے جسکے جواز پر شریعت کی شہادت پائی نہ جاتی ہو - ناواقفون کے دماغ مین شاید یہ خیال پیدا ہو کہ ملکہ یا سلطنت کا عیسائی مذہب ہے لہذا اسکی تعظیم وغیرہ امور مذکورہ مسلمانون کو جائز نہین ہین *

اس خیال کے ابطال مین ہم ایسے دلایل کتاب وسنت پیش کرتے ہین جن مین غیر مذہب کے لوگون سے تعظیم وغیرہ امور کے ساتھ پیش آنا صاحب شریعت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی اسکے یہ کہدینا بھی واجب سمجھتے ہین کہ ان امور مین ملکہ یا سلطنت کا مذہب عیسائی ہرگز پیش نظر نہین ہے بلکہ صرف سلطنت اور اسکے برکات اور فوائد

امن آزادی وغیرہ ملحوظ ہین - دنیا مین ایسا مسلمان کوئی نہو گا جو اس سلطنت کو مذہب (عیسائی) کو اچھا سمجھتا ہو یا اس مذہب کے قیام و استحکام کے لئے دعا کرتا ہون ؛

## امر اول پر (منجملہ امور مذکورہ) شہادت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلاطین غیر مذہب کو اپنے مراسلات مین تعظیمی الفاظ سے یاد فرمایا ہے - اور اقوام غیر کے وفود (ڈیپوٹیشنون) کا اکرام کیا اور اپنے خلفا اور جانشینون کو ان کے اکرام و تعظیم کا حکم دیا ؛

صحیح بخاری و مسلم مین حدیث ہے کہ روم کے بادشاہ ہرقل کو (جو عیسائی مذہب) تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامہ لکھا تو اسکو عظیم الروم کے خطاب سے یاد فرمایا ؛

من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم (صحیح بخاری ص۵ و مسلم ص۹۸ ج ۲)

ایسا ہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس کو (جو عیسائی تھا) اور فارس کے بادشاہ کسریٰ کو جو مجوسی تھا) نامہ تحریر فرمایا تو لقب عظیم قبط اور عظیم فارس سے مخاطب فرمایا ؛

من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط (زاد المعاد ص۵۱۴)
من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی کسریٰ عظیم فارس (زاد المعاد ص۵۱۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگون کو باوجودیکہ وہ آنحضرت کے ماتحت نہ تھے خود سر اور مستقل بادشاہ تھے عظیم کہنا - اہل اسلام کے اپنی ملکہ کو جنکے ظل حکومت مین وہ رہتے ہین معظمہ کہنے سے بڑھکر ہے ؛

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قوم ثقیف کا (جو مسلمان نہ تھی) ڈیپوٹیشن آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کو اذن دیا کہ وہ انکا

قدم علیہ وفد ثقیف فقال المغیرۃ بن شعبۃ یا رسول اللہ انزل قومی علی فاکرمہم فقال رسول اللہ

لا امنعلمان تکرم قومک (زاد المعاد ص۴۸۴)

اکرام کرے ﴿

**قوم بلی کا ڈیپوٹیشن** آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو رویفع بن

قدم علیہ وفد بلی فی ربیع الاول من سنتہ تسع فانزلہم رویفع بن ثابت البلوی عندہ وقدم بہم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ہولاء قومی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد ص۵۰۶)

ثابت نے انکو اپنے پاس ٹھہرایا۔ پھر رویفع اون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا تو آنحضرت صلعم نے اسکو اور اسکی قوم کو مرحبا فرمایا۔

اس اکرام وملاطفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس ڈیپوٹیشن نے اسلام قبول کیا ﴿

**قوم صدا کا (جو مسلمان نہ تھے) ڈیپوٹیشن** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو حضرت سعد نے باجازت

قدم علی رسول اللہ خمسۃ عشر رجلا منہم (ای من صدا) فقال سعد یا رسول اللہ دعہم ینزلوا علی فنزلوا علیہ فحیاہم واکرمہم (زاد المعاد ص۵۰۹)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنے گھر میں اوتارا اور اون کا اکرام کیا ﴿

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء وجانشینوں کو فرمایا ہے۔

اجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزہم (صحیح بخاری صفحہ ۴۲۹)

ای اکرموہم بالضیافتہ والتطییب لنفوسہم والاعانتہ لہم سواء کانوا مسلمین او کفارا (فتح الباری)

چنانچہ صحیح بخاری میں منقول ہے کہ ڈیپوٹیشنوں (اپنے مخالفین مذہب کیون نہو) کی ایسی ہی خاطرداری وتکریم کیا کرو جیسے میں کرتا ہوں ﴿

جب مخالف مذہب ڈیپوٹیشنوں کے اکرام وتعظیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل وتقریر سے ثابت ہے تو بادشاہ وقت جسکے اہل اسلام رعایا اور ماتحت ہون تعظیم وتکریم کے ثبوت جواز مین کون شک کرسکتا ہے ﴿

## امر دوم پر شہادت

قرآن مجید مین خدا تعالےٰ نے خبر دی تھی کہ روم (جو اُسوقت عیسائی تھے) اب مغلوب

الم غلبت الروم فی ادنی الارض و ھم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین للہ الامر من قبل و من بعد و یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ ینصر من یشاء و ھو العزیز الرحیم - (روم ع ۱)

ہوگئے ہین پر چند سالون مین وہ فارس پر (جو مجوسی تھے) غالب آئینگے اور اُسدن مسلمان خدا کی مدد سے (جو ان عیسائیون کو ملیگی) خوش ہون گے خدا جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے وہ غالب ہے اور رحم والا

عامہ تفاسیر معالم و فتح البیان وغیرہ مین لکھا ہے کہ رومی (عیسائیون) پر فارسی

قال اھل التفسیر غلبت فارس الروم ففرح بذالک کفار مکۃ و قالوا الذین لیس لھم کتاب غلبوا علی الذین لھم کتاب و افتخروا علی المسلمین فقالوا نحن ایضاً نغلبکم کما غلبت فارس الروم و کان المسلمون یحبون ان یظھر الروم علی فارس لانھم اھل کتاب ای نصاری فھم اقرب الی الاسلام والفرس مجوس فھم اقرب الی کفار قریش فنزلت الم غلبت الروم (فتح البیان صفحہ ۵۱۹) ج ۳ فخرج ابوبکر الی الکفار فقال فرحتم بظھور اخوانکم فلا تفرحوا فواللہ لیظھرن الروم علی فارس علی ما اخبرنا بذالک نبینا × × یفرح المومنون بنصر اللہ

مجوسی غالب آئے تو کفار مکہ خوش ہوئے اور بولے کہ ہم بھی تمپر (اے مسلمانان) غالب ہون گے - جیسے فارسی رومیون پر غالب ہوئے ہین - مسلمان یہہ چاہتے تھے کہ رومی فارسیون پر غالب آئین کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اور اسلام سے قرب رکھتے تھے اور فارسی مجوس تھے جنسے کفار مکہ قرب رکھتے تھے جسپر یہہ آیت اتری - یہ سنکر مسلمان بہت خوش ہوئے - اور حضرت صدیق اکبر کفار مکہ کے پاس جاکر بولے کہ تم خوش مت ہو بخدا رومی فارسیون پر غالب آئینگے - جب

الروم علی فارس قال السدی فرح النبی صلعم والمومنون بظہورہم علی المشرکین یوم بدر وظہور اہل الکتاب علی اہل الشرک (معالم صفحہ ۱۱ و صفحہ ۱۶)

اس بشارت کے مطابق روم کو فارس پر فتح ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان بہت خوش ہوئے

اسی قسم کی خوشی ہے جو مسلمانان ہندوستان نے حکومت پنجاہ سالہ قیصر ہند پر کی ہے کیونکہ حکومت فتح کا نتیجہ و لازمہ ہے اور دونو کا حکم ایک ہے ❊

اور اس پنجاہ سالہ حکومت پنجاہ سالہ مین قیصر ہند کو فتح ہوئی ہے (جیسا کہ برہما کی فتح) تو وہ بھی ویسی ہی فتح ہے جیسے روم کو فارس پر ہوئی تھی کیونکہ اہل کتاب کی بت پرستون پر فتح ہے نہ کسی مسلمان سلطنت یا ریاست پر پھر مسلمان اسپر کیون خوشیان نہ مناوین۔ اور اپنے قران اور پیغمبر کی پیروی کیون نکرین ❊

آزادی مذہبی جو اس سلطنت مین مسلمانون کو حاصل ہے وہ بجائے خود ایک مستقل دلیل جواز مسرت ہے اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمانون کو اس حکومت پر اسیقدر مسرت لازم ہے جسقدر انکو اپنے مذہب کی مسرت و محبت ہے۔ خصوصاً گروہ اہلحدیث کو جنکو بجز اس سلطنت کے اور کہین ایسی آزادی حاصل نہین ❊

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت حبشہ مین (جو عیسائی تھی) اس آزادی مذہبی کا حال سنکر اپنے اصحاب کا مکہ معظمہ چھوڑکر اس سلطنت کے زیر سایہ رہنا پسند فرمایا (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین آتا ہے) پھر اس آزادی مذہبی کی نظر سے مسلمان اس سلطنت کو (جسمین انکو آزادی حاصل ہے) پسند نکرین اور اسکی فتح و حکومت پر اس خوشی سے (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانون کو فتح روم پر ہوئی تھی) بڑھکر خوشی نکرین تو وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیرو کیونکر کہلا سکتے ہین ❊

رہا یہہ امر کہ اس خوشی مین انہون نے اہل اسلام کو کہانا کہلایا یا دوسری عبارت مین یون کہو کہ ”پیٹ اپنا بہرا اور گورنمنٹ کو خوش کیا“ سو اس کی بہتری پر کوئی طالب دلیل نہوگا ✤

یہان شاید ہمارے اسلامی بہائی یہہ سوال کرین کہ ”آپکے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر (۱۰) جلد ۵ مین شادیون کی دعوتون کے متعلق ایک مضمون شایع ہوا ہے اسمین رسوم ہم کی دعوتون کو جس مین فخر وریا و نام آوری مطلوب ہو ممنوع لکھا ہے پھر یہ دعوت جوبلی جسمین سراسر فخر و نام آوری مقصود تھی کیونکر جائز ہوگئی – ہمنے سنا ہے کہ ایک صاحب جو اس دعوت مین تشریف لائے تھے یہ فرما بھی گئے ہین کہ اب تو مولوی صاحب (خاکسار) شادیون کی دھوم دھام والی دعوتون سے منع نکرین گے – اسکا جواب یہ ہے کہ ان دعوتون اور اس دعوت مین آسمان و زمین کا فرق ہے – وہان ذاتی فخر اور نام آوری مقصود ہوتی ہے یہان فخر و نام آوری مقصود تھی تو قومی اور اسلامی – یہان شکر محسن گورنمنٹ (جسکا بیان شہادت امر چہارم مین ہوگا) کے علاوہ فخر و نام منظور تہا تو نہ کسی خاص ایک شخص کا بلکہ اسلام اور کل اہل اسلام خصوصاً اہلحدیث کا ✤

اس دہوم دھام مین ہم نے گورنمنٹ پر یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ اسلام محسنون کے مسرت مین شریک ہونا یون سکہاتا ہے اور اہل اسلام اپنے محسن گورنمنٹ کے ایسے شکر گذار ہین ✤

لہذا یہہ فخر وریا ہے تو اس ریا کے مشابہہ ہے جو حج مین طواف کے وقت اکڑ اکڑ کر چلنے مین پایا جاتا ہے جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اعزاز و اظہار قوت جسمانی مسلمانان مدینہ کے لیئے (جنکو کفار مکہ نے کہا تھا کہ مدینہ کے بخار نے انکو سست کر دیا ہے) مشروع فرمایا تھا – یا اس فخر کی مانند ہے جو حضرت حسان کے

ان اشعار مین پایا جاتا تھا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدح وحمایت مین اونہون سے بنائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر بیٹھکر سنائے تھے ✦

## امر سوم پر شہادت

اطاعت اور عقیدت سلطنت سے ہماری اور ہر مسلمان کی یہ مراد ہے کہ اس سلطنت کی بغاوت نکرین ذبیہہ کہ اپنے مذہبی اور عقاید اسلامی مین سلطنت کے تابع ہو رہین - سو اس معنے کی اطاعت وعقیدت سلطنت (غیر اسلامی کیون نہو) کا حکم نصوص قرآن وحدیث مین موجود ہے ✦

خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے جنسے تمنے مسجد الحرام کے پاس عہد کیا ہے جبتک

الا الذین عاھدتم عند المسجد الحرام فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم ان اللہ یحب المتقین (براۃ ع ۲)

وہ عہد پر قائم رہین تم بھی قائم رہو ✦

وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الا علے قوم بینکم وبینھم میثاق واللہ بما تعملون بصیر۔ (انفال ع ۱۰)

اور فرمایا اگر تمہارے بھائی تمسے دین مین مدد چاہین تو ان کو مدد دو مگر اس قوم پر ان کو مدد نہ دو جن سے تم عہد کر چکے ہو ✦

واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا (بنی اسرائیل ع ۵)

اور فرمایا عہد کو پورا کرو عہد سے سوال ہوگا ✦

من لا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی لست منہ (رواہ مسلم)

اور آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے جو عہد والے کا عہد پورا نکرے گا وہ ہم میرے سے نہین ہے اور نہ مین اسکے گروہ

وقال رسول اللہ صلعم من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ

الجنة وان ریحها لتوجد من مسیرة اربعین عاماً۔

(رواہ البخاری ص۴۴۸)

سے ہون - اور فرمایا جو شخص عہد والے کو مار ڈالے گا وہ بہشت کی خوشبو نہ پائے گا باوجودیکہ چالیس برس کے فاصلہ سے اسکی خوشبو آتی ہے *

ان الغادر ینصب له لواء یوم القیامة فیقول هذه غدرة فلان بن فلان متفق علیه - وقال رسول الله صلعم من قتل معاهدا فی غیر کنهه حرم الله علیه الجنة

(رواہ ابوداؤد ص۲۴ ج ۲)

اور فرمایا عہد شکن کے لئے قیامت کے دن نشان کھڑا کیا جائے گا اور کہا جائیگا یہ فلان شخص کا غدر ہے - اور فرمایا جو عہد والے کو بلا جرم مارے اسپر بہشت حرام ہے *

انی لا اخیس بالعهد (رواہ ابوداؤد ص۲۴ ج ۲) وقال عمر بن الخطاب واوصیه بذمة الله ورسوله ان یوفی لهم بعهدهم وان یقاتل من ورائهم۔

(رواہ البخاری ص۴۲۹)

اور فرمایا مین عہد شکنی نہین کرتا اسیکے موافق حضرت فاروق نے اپنے جانشین کو وصیت فرمائی کہ عہد والون کا عہد پورا کرین اور ان کی حمایت مین انکے مخالفون سے لڑین *

اور یہ بات بدلایل ثابت ہے کہ ہندوستان مین جملہ رئیس و رعایا اہل اسلام برٹش گورنمنٹ کے عہد مین داخل ہین - ان دلایل کی تفصیل ہمارے رسالہ اقتصاد فی مسائل الجہاد مین موجود ہے اس محل مین ان دلائل کی تفصیل مشکل ہے *

## امر چہارم پر شہادت

کسیکی واقعی خوبی کا (مخالف مذہب کیون نہو) معترف ہونا اور اسکی تعریف کرنا

اور اسکے احسان کا شکر گزار ہونا خدا کی ۔ اور اسکے رسول کی - اور ان کے سچے
پیروان کی سنت ہے اور کتمان حسن احسان کفران نعمت ہے ؛

خدا تعالیٰ نے ان عیسائیون کی جو مسلمانون سے دوستی رکھتے تھے قرآن مین
تعریف فرمائی - اور یہودیون کی جو
ان سے دشمنی کرتے تھے مذمت کی ؛
دوسری آیت مین بعض اہل کتاب
کی امانت داری کی تعریف کی ہے
جیسا کہ بعض نادہندون کی شکایت
فرمائی ہے ؛

لتجدن اشد الناس عداوة للذین امنو
الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودة
للذین امنوا الذین قالوا انا نصریٰ ذلک بان
منھم قسیسین ورھبانا وانھم لا یستکبرون (مائدہ ع ۱۱)
ومن اھل الکتاب من ان تامنہ بقنطار یودہٖ
الیک ومنھم من ان تامنہ بدینار لا یودہٖ الیک
الا مادمت علیہ قایما (آل عمران ع ۸)

حضرت موسی کو فرعون نے اپنی پرورش کا
احسان جتایا تو اونھون نے اس سے
انکار نفرمایا بلکہ ایک اور وجہ سے اس
احسان کا جواب دیا جسمین صاف
دلالت ہے کہ احسان کافر کا بھی لائق
انکار نہین ہے - امام رازی نے اس آیۃ کی تفسیر مین فرمایا ہے اس آیۃ سے معلوم
ہوتا ہے کہ کفر کے سبب کافر کا احسان نعمت
باطل نہین ہوتا کیونکہ موسی علیہ السلام نے
اسکا اور وجہ سے جواب دیا چنانچہ ہمنے
بیان کیا علماء کا اسمین اختلاف ہے بعض
قوم کہتے ہین کہ کافر منعم انعام کرنے سے
شکریہ کا مستحق نہین رہتا بلکہ وہ کفر کے

قال الم نربک فینا ولیدا ولبثت فینا من
عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت
من الکافرین - قال فعلتھا اذا و
انا من الضالین -

واعلم ان فی الآیة دلالة علی ان کفر الکافر
لا یبطل نعمتہ علی من یحسن الیہ ولا یبطل
منتہ لان موسیٰ انما ابطل ذلک بوجہ
آخر علی ما بینا - واختلف العلماء
فقال بعضھم اذا کان کافرا لا یستحق
الشکر علی نعمتہ علی الناس انما یستحق

الا ھانتہ بکفرہ × × × وقال الاخرون لایبطل الشکر بالکفر وانما یبطل بالکفر الثواب والمدح الذی یستحقہ علی الایمان والآیۃ تدل علی ھذا القول الثانی - (تفسیر کبیر صـ۱۱ جلد ۷)

سبب سے اہانت کا مستحق ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہتے ہین کفر کے سبب اسکا شکر احسان باطل نہین ہوتا گو وہ کفر کے سبب ثواب اور اس تعریف کا جو مومنون کے لئے سزاوار ہے مستحق نہین رہتا - یہ آیت اس دوسرے گروہ کے قول کے لئے سند ہے ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگون کا (یعنے مومن ہون خواہ کافر)

عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ - (ابو داؤد صـ۳۶ جلد ۲)

شکر گذار نہو وہ خدا کا شکر گذار بھی نہین ہے - اور اسی کے موافق آپ کا عمل رہا آپ نے کافرون کے احسان کا بھی ویسا ہی شکر کیا ہے جیسا کہ مومنون کا ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطعم بن عدی کے ایک احسان کا اسکے کفر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اساری بدر لو کان مطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم لہ - (بخاری صـ۵۱۳)

مین مرجانے کے بعد شکریہ ادا کیا اور صاف فرمادیا کہ اگر مطعم زندہ ہوتا اور مجھے ان بدر کے قیدیون کی رہائی کے لئے کہتا تو مین انکو چھوڑ دیتا ٭

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد ابو العاص شوہر زینب (لخت جگر حضرت رسالت مآب) نے کفر کی حالت مین مشرکین کے کہنے پر زینب کو طلاق نہ دی تو

ثم ذکر رسول اللہ صلعم صہرا لہ من بنی عبد شمس فاثنی علیہ قال حدثنی فصدقنی ووعدنی فوفی لی - (بخاری صـ۴۳۸)

آپ نے اُسکا شکریہ ادا کیا - اور جب اسکو بدر کے قیدیون مین چھوڑ دیا تو اس سے یہ عہد لیا کہ زینب کو آپ کے پاس

وكان ابو العاص مصافيا لرسول الله صلى الله عليه وسلم وسالہ المشركين ان يطلق زينبه فابى فشكر له عليه السلام ذلك ولما اطلق من الاسر شرط عليه ان يرسل زينب الى المدينة فعاد الى مكة و ارسلها فلذا قال الخ (قسطلانی ص۲۶ ج۳)

بھیجوا دیئے اس نے اس عہد کا ایفا کیا تو آپ نے اس پر اس کی تعریف کی یہہ واقعہ اس موقع پر ہوا کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر دوسرا نکاح کرنا چاہا تھا ❊

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کے بادشاہ عیسائی (نجاشی) کا حال انصاف

قال اهل التفسير ائتمرت قريش ان يفتنوا المومنين عن دينهم فوثبت كل قبيلة على من فيها من المسلمين يوذونهم ويعذبونهم فافتتن من افتتن وعصم الله منهم من شاء و منع الله تعالى رسوله بعمه ابى طالب فلما راى رسول الله صلعم ما باصحابه ولم يقدر على منعهم امرهم بالخروج الى الارض الحبشة وقال ان بها ملكا صالحا لا يظلم ولا يظلم عنده احد فاخرجوا اليه حتى يجعل الله للمسلمين فرجاً۔

(معالم التنزیل ص۲۹)

و ترک مردم آزاری معلوم ہوا تو آپ نے باین الفاظ اس کی تعریف کی کہ "وہ صالح یعنی اچھا بادشاہ ہے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے پاس کوئی اور شخص کسی پر ظلم کرتا ہے" اور مسلمانونکو جو کہ مین کفار کے ہاتھ سے تکلیف پاتے تھے اس کی سلطنت مین جا رہنے کی رغبت دلائی ❊

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کی کھال سے پانی لیا تو اسکے شکریہ مین اسکو ستو وغیرہ زاد راہ جمع کر دیا۔ اور پھر جب کبھی اسکے آس پاس دھاوا کیا تو اُس احسان کی نظر سے اُسکی جھونپڑیون کو بچا لیا جسکی

دیکھو صحیح بخاری ص۴۹

سبب اسکی تمام قوم کو اسلام نصیب ہوا ❊

حضرت عبد الرحمن بن عوف نے اپنے محسن مشرک (امیہ بن خلف) کے اس احسان کے عوض میں کہ اس نے مکہ مکرمہ مین اسکے مال واسباب کی حفاظت کی تھی بدر کی لڑائی میں مسلمانون کے ہاتھ سے اسکی جان بچانے مین کوشش کی ۔

دیکھو صحیح بخاری ص۳۰۸

ایسی احادیث و آثار اور بہت ہیں جن میں غیر مذہب محسنون کے احسان کا شکریہ ادا کرنا اور انکی سچی خوبیون کا تعریف کرنا پایا جاتا مگر اس مقام مین ان کی تفصیل دشوار ہے ۔

## شہادت امر پنجم

غیر مذہب کے حق مین دعا منع ہے تو صرف دعا مغفرت منع ہے سو بھی ایسے

نوٹ کفار کے حق مین دعا مغفرت کرنے مین دلایل قرآن و احادیث کا اختلاف ہے ۔ قرآن مجید مین بعض انبیاء سے کافرون کے لئے دعاے مغفرت منقول ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا اے خدا ان بتون نے بہت لوگون کو گمراہ کر دیا ہے ۔ پھر جسنے ان مین سے میرا کہا مان لیا وہ تو میری ہی لوگون مین سے ہے اور جسنے نہ مانا تو اسکو معاف کرنیوالا رحیم ہے ۔ الآیہ ۔

رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی و من عصانی فانک غفور رحیم ۔

ایسا ہی حضرت مسیح علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ اپنے پوجنے والون کے حق مین کہین گے کہ خدایا تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیری بندے ہیں (یعنی تیری قدرت مین ہین) اور اگر تو معاف کرے تو تو غالب ہے اور صاحب حکمت ۔

ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ۔

باقی بر صفحہ ۲۴۱

شخص کے حق میں جسکا کفر پر مرنا اور دوزخی ہوچکنا معلوم ہو۔ مغفرت کے سوا اور امور زندگی یا سلامتی یا کسی اور بھلائی کی دعا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔ اور نہ اس دعا کی ممانعت پر کوئی دلیل کتاب و سنت میں پائی جاتی ہے۔ بلکہ دعاء سلامتی کی اجازت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں پائی جاتی ہے جس میں اہل کتاب کے جواب سلام میں وعلیکم کہنے کا حکم ہے۔ جسکے معنے اسصورت میں کہ اہل کتاب مسلمان کو السلام علیکم کہیں سلام نہ کہیں ہی بنتے ہیں کہ تمپر بھی سلام ہو ✤

> اذا سلم علیکم اهل الکتاب فقولوا وعلیکم۔
> (بخاری ص ۹۲۵)

بعض سلف صالحین نے اہل کتاب کو ابتداً بھی سلام کرنا جائز رکھا ہے چنانچہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں نقل کیا ہے ان کے نزدیک وہ حدیث جس میں ابتدائے سلام کی ممانعت وارد ہے ماؤل ہے ✤

> وحکی القاضی عن جماعۃ انہ یجوز ابتداءہ بہ للضرورۃ والحاجۃ او سبب وھو قول علقمۃ والنخعی وعن الاوزاعی انہ قال ان سلمت فقد سلم الصالحون وان ترکت فقد ترک الصالحون (شرح مسلم ص ۲۱۴)

قوم بنی کے ڈیپوٹیشن کو آنحضرت صلعم کا مرحبا کہنا اور سعد بن عبادہ کا اپنی قوم کو حیاکم اللہ کہنا جسکا ذکر شہادت امر اوّل میں ہوچکا ہے۔ دعا نہیں ہے تو کیا ہے ✤

> مرحبا بک وبقومک (زاد المعاد ص ۵۰)
> فحیاھم واکرمھم (زاد المعاد ص ۵۰۹)

قاموس میں جو لغت عرب کی کتاب اور مجمع البحار میں جو خاصکر لغت احادیث کی کتاب ہے تحیہ کے معنے سلام اور بقا کے لکھے ہیں اور حیاک اللہ حیاہ اللہ کے معنے یہ لکھے ہیں کہ خدا تجھکو زندہ رکھے۔ خوش رکھے۔ باقی رکھے عمر زیادہ کرے ✤

> التحیۃ السلام وحیاہ تحیۃ والبقاء والملک وحیاک اللہ ابقاک اللہ وملکک (قاموس ص ۳۸۵) حیاک اللہ ای ابقاک اللہ او ملکک او فرحک او سلام علیک من التحیۃ السلام حیاہ اللہ ای احیاہ وعمرہ (مجمع البحار ص ۳۲۲ جلد اول)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو سراقہ بن مالک نے آپ کے گرفتار

| | |
|---|---|
| واتبعنا سراقۃ بن مالک فقلنا اتینا یا رسول اللہ فقال لا تحزن ان اللہ معنا فدعا علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتطمت بہ فرسہ الی بطنہا فی جلد من الارض فقال انی اراکما دعوتما علی فادعوا لی فاللہ لکما ان ارد عنکما الطلب فدعا لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنجا فجعل لا یلقی احداً الا قال کفیتم ما ہنا فلا یلقی احدا الا ردہ — (بخاری ص ۵۳۹ مسلم ص ۱۶۹ جلد ۲) | کرنے کے ارادہ سے آپکا تعاقب کیا جب وہ آنحضرت صلعم کے پاس پہنچ گیا تو آنحضرت صلعم نے اسکے حق مین بددعا کی جسکے سبب اسکا گھوڑا اسکے پیٹ تک زمین مین دہس گیا - اسنے کہا مین سمجھتا ہون تمنے بددعا کی ہے اب میرے لئے دعا کرو مین خدا کو ضامن دیتا ہون کہ اب تمہارا تعاقب کوئی نکریگا پھر آنحضرت صلعم نے اس کے لئے اس بلا سے نجات کی دعا کی تو اسکی نجات ہوئی اور پھر جو |

کوئی اسکو رستہ مین ملا اس کو واپس کیا ٭

| | |
|---|---|
| عن عبد اللہ بن مسعود قال کانی انظر الی النبی صلعم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ وھو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللھم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون ۔ بخاری ص ۴۹۵ | خون پونچھتے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا تو ان کو بخشدے یہ نادان ہین ٭ آنحضرت صلعم کو جب اونہون نے اپنے چچا ابو طالب کے لئے اسکے کفر پر جانے کے بعد دعاء مغفرت کی تو قرآن مجید مین |

حکم نازل ہوا کہ نبی اور مومنون کو لائق نہین ہے کہ وہ مشرکون کے لئے دعائے

| | |
|---|---|
| ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم | مغفرت کرین - وہ ان کے قرابتی کیون نہون جب انکو یہہ ظاہر ہوجاے کہ وہ لوگ |

آنحضرت صلعم کو کفار مکہ سے تکلیفیں پہنچیں تو آنحضرت صلعم نے ان کو حقیں

باب اذا استشفع المشرکون بالمسلمین عند القحط - ان قریشا ابطؤا عن الاسلام فدعی علیہ النبی صلعم فاخذتھم سنتہ حتی ھلکوا فیھا واکلوا المیتۃ والعظام فجاء ابو سفیان فقال یا محمد جئت تامر بصلۃ الرحم وان قومک قد ھلکوا فادع اللہ عز وجل فقرا فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین الآیۃ ثم عادوا الی کفرھم فذالک قولہ تعالی یوم نبطش البطشۃ الکبری یوم بدر وزاد اسباط عن منصور فدعا رسول اللہ صلعم

بد دعا کی جس کے سبب مکہ میں سخت قحط پڑا یہانتک لوگوں نے ہڈیاں اور مردار کہایا اس حالت کو پہنچکر ابو سفیان (جو اسوقت کافر اور آنحضرت کا جانی دشمن تھا) آنحضرت صلعم کے پاس آیا اور سایل ہوا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم (قحط سے) مر رہی ہے خدا کی جناب میں ان کے لئے آپ دعا کریں اسپر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور خوب بارش ہوئی اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا

وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرا منہ ان ابراھیم لاواہ حلیم

دوزخی ہو چکے حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کے لئے دعا کی تھی تو اس بات کے علم سے پہلے کی تھی کہ وہ خدا کا دشمن ہے جب انکو یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے تو ابراہیم علیہ السلام اس سے بیزار ہو گئے

فیصلہ[?]

اسی اختلاف دلایل کی نظر سے ہمنے ممانعت دعاء مغفرت کو شرطی طور پر بیان کیا ہے اور اس اختلاف کا رفع بھی اسی تفصیل سے ہو سکتا ہے کہ جس کافر کا کفر پر خاتمہ ہونا اور اس کا دوزخی ہوجانا ظاہر ہو چکا ہو اس کے حق میں دعائے مغفرت نہ کریں اور جس کے خاتمہ کا حال معلوم نہو اس کے لئے دعا کریں۔ اسی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت مسیح اور اس نبی کا جسکو قوم نے مارا تھا دعا مغفرت کرنا محمول ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم - وعلمہ اتم ٭

فسقوا الغیث فاطبقت علیہم سبعاً و شکا الناس کثرۃ المطر فقال اللہم حوالینا ولا علینا فانحدرت السحابۃ عن رأسہ فسقوا الناس حولہم ۔ (بخاری ص ۱۳۹)

ہے اور اس سے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ مشرکین مسلمانون سے مینہہ کے لئے دعا چاہین تو وہ اُن کے لئے دعا کرین ❊

اب اس سے بڑھکر اس دعا کے لئے اور کیا ثبوت بکار ہے ❊

اور اگر ہم ذرا غور و تامل سے کام لین اور یہہ خیال کرین کہ ہمارا اس سلطنت کے لئے دعا کرنا ان برکات امن آزادی مذہبی و اسباب ترقی کی نظر سے جن سے ہماری دین و دنیا کو مدد پہونچتی ہے تو اس سلطنت کے لئے دعاء برکت و سلامت نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ دعاء درحقیقت اپنے ہی مذہب و جان کی شرکت کے لئے ہے جسکی ضرورت مین کسیکو شک نہین ہے ❊

ان شہادتون سے ثابت ہوا کہ اہل حدیث نے ان امور خمسہ مین اور ایسا ہی عام اہل اسلام نے ان امور و طرق اظہار مسرت مین جو اس قسم کے اُن سے وقوع مین آئے ہین اپنی شریعت کا خلاف نہین کیا بلکہ عین اتباع شریعت کیا ہے ❊

شاید یہان کوئی یہ سوال کرے کہ کتب فقہ مین کفار کے تہوارون پر خوشی منانے کو کفر لکھا ہے اور اسپر حدیث* "من تشبہ بقوم فہو منہم" سے استدلال کیا ہے ۔ اور یہ جشن جوبلی یہودیون کی رسم ہے پھر اس موقع پر مسلمانون کو خوشی کرنا یا عیسائیون کی خوشی مین انکو شریک ہونا کیون کفر نہین ہے اسکا جواب یہ ہے ۔ کہ فقہاء نے کفار کے ان ہی تہوارون کی تعظیم کی خوشی کرنے اور انکی

* ترجمہ جیسا کہ اس حدیث سے تمسک کرنیوالے سمجھتے ہین یہ ہے جو کسی قوم سے صورت یا لباس یا کسی فعل مین مشابہت رکھے وہ اس قوم سے ہو جاتا ہے ❊

خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونیکو کفر لکہا ہے جو کفار کے مذہبی تہوار ہون اور انہی
مذہبی امور مین کفار کی مشابہت اختیار کرنے پر اس حدیث مین وعید وارد ہے
دنیاوی امور مین کفار کی خوشی مین شریک ہونے کو نہ فقہار نے کفر لکہا ہے اور نہ
اس حدیث سے (اگر اسکو صحیح فرض کر لیا جاوے) اسکا کفر ہونا ثابت ہوتا ہے اور
جوبلی کا جشن سلاطین یہود و نصاری کی ایک دنیاوی رسم ہے اسکو مذہب یہود و
نصاری سے کوئی تعلق نہین ہے۔ لہذا اسکی خوشی مین مسلمانون کو شریک ہونا
کفر نہوا +

**فتاوی قاضی خان** مین (جو فقہ مذہب حنفی مین ایک مشہور و معتبر کتاب ہی)
لکہا ہے کہ کسی شخص نے نوروز کے دن (جو مجوسیون کا مذہبی تہوار ہے)

رجل اشتری یوم النیروز شیئًا لم یشترہ
فی غیر ذلک الیوم ان اراد بہ تعظیم
ذلک الیوم کما یعظمہ الکفرۃ یکون کفرًا
وان فعل ذلک لاجل الشرب لا لتعظیم
یوم النیروز لا یکون کفرًا - وان اہدی
یوم النیروز الی انسان شیئًا ولم یرد بہ
تعظیم الیوم وانما فعل ذلک علی عادۃ
الناس لا یکون کفرًا - وینبغی فی ہذا الیوم
ما لا یفعلہ قبل ذلک الیوم ولا بعدہ
ان یحترز من التشبہ بالکفرۃ وعن
الامام ابی جعفر الکبیر اذا عبد الرجل
خمسین سنۃ ثم جاء یوم النیروز واہدی

کچہہ خرید کیا ہے مین اگر اسکی نیت اس دن
کی تعظیم ہے تو یہ کفر ہے۔ اور اگر اسنے
اپنے کہانے پینے کو (نہ اسدن کی نیت
سے) کچہہ خرید کیا تو یہ کفر نہین ہو اور
اگر اسدن کسیکو اسنے کچہہ بطور تحفہ بہیجا
اور اس سے اس دن کی تعظیم کا ارادہ
نہین کیا۔ صرف لوگون کی رسم و رواج
کا اتباع کیا ہے تو یہ کفر نہین بلکہ اس سے
اجتناب بہتر ہے۔ امام ابو جعفر کبیر
سے مروی ہے کہ اگر کوئی پچاس سال
خدا کی عبادت مین بسر کرے پہر نوروز
کے دن مشرکون کو اس دن کی تعظیم کی

الی بعض المشرکین بیضۃ یرید بہ تعظیم
یوم النیروز فقد کفر باللہ وحبط عملہ
واذ اتخذ مجوسی دعوۃ لحلق راس
ولدہ او جز ناصیتہ فاجاب مسلم و
حضر دعوتہ لا یکون کفرا والاولی
ان لا یفعل ولا یوافقہم علی مثل ذلک
مسلم۔ (فتاوی قاضی خان ص۴۷ ج۴)

نیت سے کچھ ہدیہ بھیجے تو وہ کافر ہوا۔
اور اسکا عمل باطل ہوگیا۔ اور اگر کوئی
مجوسی اپنے بچے کے سر منڈانے یا
پیشانی کے بال کٹوانے پر لوگوں کو دعوت
کرے۔ اور کوئی مسلمان بھی اس دعوت
میں حاضر ہو جاسے تو یہ کفر نہیں۔ مگر
بہتر یہ ہے کہ مسلمان اس فعل میں
ان کی موافقت نکرے ✦

اور **فتاوی صغری** میں ہے چنانچہ **شرح فقہ اکبر** میں منقول ہے جو شخص نوروز

فی الفتاوی الصغری ومن اشتری یوم النیروز شیئا ولم
یکن یشتریہ قبل ذلک ان اراد بہ
تعظیم النوروز کفر لانہ عظم
عید الکفرۃ وان اتفق الشراء و
لم یعلم ان ھذا الیوم یوم النیروز لا
یکفر قلت وکذا اذا علم ان ھذا الیوم
ھو النوروز لکنہ اشتراہ لسبب
اخر من جہۃ وقت ضیافۃ ونحوھا
فانہ لا یکفر ومن اھدی یوم النیروز
الی انسان شیئا واراد بہ تعظیم
النوروز کفر۔
(شرح فقہ اکبر ص۱۵۲)

کے دن ایسی چیز خرید کرے جسکو پہلے
خرید نہ کرتا تھا اسکے دل میں نوروز کی
تعظیم ہو تو وہ کافر ہوگا کیونکہ اس نے
کافروں کی عید کی تعظیم کی اور اگر
اسنے اتفاقیہ کچھہ خریدا اور اسکو اس
دن کا علم نہ تھا۔ تو وہ کافر نہوا میں
(صاحب شرح فقہ اکبر) کہتا ہوں وہ
جانتا بھی ہو کہ یہ نوروز ہے مگر وہ اس
دن کوئی چیز کسی اور غرض سے خریدتا
ہے تو بھی وہ کافر نہیں ہوتا۔ اور اگر
اسدن کسیکو بطور تحفہ کچھہ بھیجتا ہے اور
اس سے اسدن کی تعظیم کی نیت کرتا ہے

تو وہ کافر ہوگا ٭

اور خزانۃ المفتیین مین لکھا ہے کہ صاحب جامع صغیر نے فرمایا نوروز کے دن ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بطور تحفہ کچھ بھیجے اور اس سے اسدن کی تعظیم کا ارادہ نکرے صرف مروج رسم کی پیروی کرے تو یہہ کفر نہین ہے ولیکن بہتر یہی ہے کہ اس دن یہ کام نکرے اس سے آگے یا پیچھے کرلے تاکہ اس قوم کا مشابہہ نہو جو اسدن آپسمین ہدیہ بھیجتے ہین۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کسی قوم کی مشابہت کرتا ہے وہ انہی مین سے ہوتا ہے ٭

> المسلم اذا اهدی یوم النیروز الی مسلم اخر شیئًا ولم یرد به تعظیم ذلک الیوم ولکن جری علی ما اعتاده بعض الناس لا یکفر ولکن ینبغی ان لا یفعل ذلک فی ذلک الیوم خاصة ویفعله قبله او بعده لئلا یکون متشبها بهولاء القوم وقد قال علیه السلام من تشبه بقوم فهو منهم۔
> (خزانة المفتیین)

ان روایات فقیہ سے بخوبی ثابت ہے کہ فقہا نے غیر مذہب کی دنیاوی تہواردن کی خوشی مین مسلمانون کے شریک ہونے کو کفر نہین کہا بلکہ صرف مذہبی تہوارون کی خوشی مین شریک ہونے اور ان تہوارون کی تعظیم کرنیکو کفر کہا ہے ٭

لہذا جوبلی کی خوشی مین (جو اہل کتاب کی ایک دنیاوی اور شاہانہ رسم ہے) مسلمانون کا شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین ہے ٭

اور اگر بالفرض اس رسم کا رسم مذہبی ہونا ثابت ہوجاے تو بھی مسلمانون کا اسکی خوشی مین شریک ہونا اس حکم فقہا مین داخل نہین کیونکہ مسلمانون نے نہ اس رسم کو مذہبی جانا اور نہ بلحاظ مذہب اس رسم یا اس دن کی تعظیم کی۔ انہون نے صرف

اس سلطنت کے برکات وامن وآسایش پنجاہ سالہ پہ خوشی کی ہے جسکو مذہب سے کوئی تعلق نہین ہے ٭

ان روایات فقہیہ مین جو یہہ کہا گیا ہے کہ کفار کی دنیاوی رسم مین مسلمانون کو شریک ہونا گو کفر نہین مگر اس سے مسلمانون کو اجتناب بہتر ہے مسلم اور لایق تسلیم ہے بشرطیکہ اس شراکت مین مسلمانون کا کوئی فائدہ وقومی مصلحت نہو۔ اور جس حالت مین اس شراکت مین مسلمانون کے قومی فواید ومصالح ہون جیسکہ مسرت جوبلی کی شراکت مین فواید (اسلام واہل اسلام کی نسبت حکام وقت کی حسن ظنی اور ثبوت خیر خواہی وغیرہ) موجود ہون تو اجتناب سے شراکت اولے ہے۔ اور بحق اسلام واہل اسلام مفید تر ٭

ولیکن جو اس اولویت اجتناب پر حدیث مین تشبہ الخ سے استدلال کیا گیا ہے یہ لایق تسلیم نہین ہے۔ کیونکہ اوّلاً وہ حدیث صحیح ولایق تمسک نہین ہے اسکی تفصیل ہم پھر کسی پرچہ مین کرینگے۔ انشا اللہ تعالے۔ بالفعل اتنا کہنا کافی سمجھتے ہین کہ اسکے راویون مین دو راوی ضعیف ہین۔ اول عثمان بن ابی شیبہ جو باوجود ثقہ ہونے کے وہم بھی رکھتا تھا۔ دوسرا ابو النضر عبد الرحمن بن ثابت دمشقی جو باوجود صادق ہونے کے خطا کرتا تھا اور اخیر عمر اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا اور اگر یہ ابو النضر عبد الرحمن مدنی ہے تو یہ مجہول الحال یا مجہول العدالت ہے۔ پس یہ بھی یہ روایت لایق تمسک نہین ہے ٭

ثانیاً جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے کہ اسکا مرتکب انہی

عثمان ابی شیبہ ثقة مشہور لہ اوہام عبد الرحمن بن ثابت الدمشقی صدوق یخطی ورمی بالقدر تغیر بآخرہ عبد الرحمن بن ثابت المدنی مجہول
(تقریب صفحہ ۲۲۶ و ۲۲۵ و ۲۱۴)

لوگون مین داخل ہو جاتا ہے" وہ دنیاوی امور و عادات مین مشابہہ کفار پر وارد و متوجہ نہین ہوسکتی کیونکہ بعض دنیاوی امور و عادات مین مشابہت خود آنحضرت صلعم اور انکے اکابر اصحاب مین پائی گئی اور ثابت ہو چکی ہے +

**آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کا لباس** (تہہ بند۔ چادر۔ کورتہ۔ عمامہ) وہی تھا جو عام عرب کا لباس تھا۔ آنحضرت صلعم نے اسمین بجز چند خاص تبدیلیون کے کہ ازار ٹخنون سے نیچے نہو اور لباس ریشمین یا کسم کا رنگا ہوا نہو عام تبدیلی نہین کی اور اس لباس مین مشابہت کفار سے عام ممانعت نہین فرمائی ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کھانا پینا۔ جوتا پہننا۔ سونا۔ پھرنا۔ چلنا۔ گھوڑے پر اونٹ پر سوار ہونا۔ کلام کرنا وغیرہ وغیرہ عام رواج وقت کے موافق تھا۔ ان امور مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجز خاص تبدیلات کے عام تبدیلی کا حکم نہین دیا۔ اور بعض عادات و افعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاصکر اہل کتاب کا توافق کیا ہے ازانجملہ سدل ہے (یعنے سر کے بالون کی بیچ سے مانگ نہ نکالنا بلکہ بالونکو ایک طرف لٹکا دینا جیسا کہ اسوقت عیسائی کرتے ہین) جب آپ مکہ مین تھے تو بجب عادت عرب آپ مانگ نکالا کرتے تھے۔ جب مدینہ مین آئے تو عادت اہل کتاب کے موافق سدل کرنے لگے جب آپ کو یہ معلوم ہوا کہ یہہ مانگ نکالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فعل ہے تو پھر آپ نے سدل کو ترک کیا اور مانگ نکالنا اختیار فرمایا۔

**ازانجملہ شامی جبہ** (تنگ آستین کا چغہ) جو یہودیون کا لباس تھا یا

كان النبي صلعم يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه وكان اهل الكتاب يسدلون اشعارهم وكان المشركون يفرقون رؤسهم فسدل النبي صلعم ناصيته ثم فرق بعد۔

(بخاری صفحہ ۸۷۵ ج ۲)

جبہ کسروانیہ (جو کسریٰ شاہ فارس کا لباس تھا) زیب تن فرمانا

صحیح بخاری مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شامی جبہ تنگ آستین پہنا ہوا تھا آپ وضو کرنے لگے تو آستین سے باہر ہاتھ نہ نکال سکے آخر جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر وضو کیے ٭

فتوضا وعلیہ جبۃ شامیۃ فمضمض واستنشق وغسل وجہہ فذھب یخرج یدیہ من کمیہ فکانا ضیقین فاخرج یدیہ من تحت بدنہ فغسلہما (بخاری صـ۸۶۳ جـ۲)

صحیح مسلم مین حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسروانی جبہ زیب تن فرمایا کرتے جسکی جیب اور چاکون کی جگہ ریشمین مغزی لگی ہوئی تھی ٭

فقالت ھذہ جبۃ رسول اللہ صلعم فاخرجت الی جبۃ طیالسۃ کسروانیۃ لہا لبنۃ دیباج وفرجیہا مکفوفین بالدیباج فقالت ھذہ کانت عند عائشۃ حتی قبضت فلما قبضت قبضتہا وکان النبی صلعم یلبسہا۔ (مسلم صـ۱۹۰ جـ۲)

ان عادات وافعال مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عام عرب اور خاص اہل کتاب سے مشابہت و موافقت ثابت ہونے کے ساتھ کوئی مسلمان کب تجویز کرسکتا ہے کہ جو اس حدیث مین مشابہہ کفار پر وعید وارد ہے وہ دنیاوی امور مین مشابہہ کو بھی شامل ہے ٭

ہرچند آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے مواقع مین عام مشرکین یا اہل کتاب کی مشابہت سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے مگر اس سے یہ عام حکم نہین نکلتا کہ جس شخص نے کسی عادت یا لباس مین کفار کی مشابہت کی وہ انہی کے گروہ مین داخل اور دین اسلام سے خارج ہوا۔ جیسا کہ حدیث مَن تشبہ الخ کا ظاہری مفاد ہے ٭

جو فہیم ملا اسحدیث کی دست آویز سے ہر ایک امر مین ( دنیاوی کیون نہو ) کفار کی مشابہت کو کفر قرار دیتے اور اس کے مرتکب پر کفر کا فتوی لگا دیتے ہین ۔ وہ یہہ نہین سمجھتے کہ بعض افعال و عادات مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے اصحاب کی مشابہت پائی گئی ہے وہ اس فتوی کفر کے اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے ❊

بالجملہ دنیاوی امور مین جنکو مذہب کفر یا اسلام سے تعلق نہو غیر مذہب کی مشابہت کفر نہین ہے ۔ نہ انکو فقہار نے کفر کہا ہے اور نہ اس حدیث سے اسکا کفر ہونا ثابت ہوسکتا ہے ❊

ان دلایل و مسائل کے پڑھنے اور سننے سے امید ہے عامہ ناظرین اور گورنمنٹ کو ہمارے اس دعوے کی جو ہم نے صدر مضمون مین کیا ہے پوری تصدیق ہوگی اور یہہ بات بخوبی سمجھہ مین آجاینگے کہ جشن جوبلی پر جو کچھہ اہلحدیث یا ان کے مثل اور اہل اسلام نے کیا ہے سچے دل سے کیا ہے اسمین صرف ظاہرداری اور جھوٹی خوشامد سے کام نہین لیا اور نہ اپنی شریعت و مذہب کا خلاف کیا ہے ❊

## اہلحدیث کو خطاب "اہلحدیث" کے قدیم غیر دل آزار ہونے پر دوسرے فرقون کی شہادت

اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ و ۵ جلد ۹ مین ہمنے اس عنوان کا کہ "اہلحدیث کا خطاب پرانا ہے اور یہہ دوسرے اسلامی فرقون کی دل آزردگی کا باعث نہین ہوسکتا" ایک مضمون لکھا تھا اور تیرہ کتب معتبرہ حنفیہ سے اسکا ثبوت دیا ۔ اور یہہ ثابت کیا تھا کہ یہہ خطاب اس گروہ کو خود اکابر مذہب حنفیہ وغیرہ اتباع فقہار نے دیا ہوا ہے ۔ اور ان کو فقہا کے

مقابلہ مین بخطاب "اہلحدیث" یاد کیا ہے دوسرون کا اہلحدیث کہلانا ان کی دل آزردگی کا باعث ہوتا تو وہ خود ان کو اس خطاب سے کیون مخاطب کرتے اس خطاب کو اپنے ہی حق مین استعمال کرتے *

یہ مضمون خدا کی فضل و تائید سے ایسا عام پسند اور ہر دل عزیز ہوا ہے کہ اس کو دوسرے اسلامی فرقون کے عام لوگون نے (گروہ اہلحدیث کے موافق تھے خواہ ان کے نکتہ چین و مخالف) پسند کرلیا ہے - اور خطاب اہلحدیث کا قدیم ہونا تسلیم فرمایا *

موافقین صلح پسند کا کلام تو ہمارے مضمون "فرقہ اہلحدیث اور گورنمنٹ" مین منقول ہوچکا ہے - اس مقام مین ہم ان احباب کا کلام نقل کرتے ہین جو ہمیشہ سے اس گروہ کے مخالف و نکتہ چین رہے ہین و منہم اس مضمون کی تصدیق و تائید مین وہ معترف حق ہوگئے ہین - وہ صاحب ہمارے پیارے دوست اڈیٹر سراج الاخبار مین جو اپنے پرچہ مطبوعہ ۳۱ جنوری ۱۸۸۸ء مین بالفاظ ذیل ارشاد فرماتے ہین -

"بیشک قدیم سے ایک خاص فرقہ کا نام اہل حدیث چلا آتا ہے جس مین آئمہ اربعہ اور جامعین اور حفاظ حدیث شامل ہین * * * - اور کتب مذکورہ بالا مین جہان کہین اہل حدیث کا لفظ آیا ہے وہان مراد صرف جامعین احادیث امام بخاری و مسلم وغیرہ سے ہے اور صرف یہی لوگ اس خطاب سے مخصوص ہین"

اس تصدیق و اعتراف حق مین اس دوست نے کمال انصاف سے کام لیا ہے اور آنحضرت صلعم کی اس حدیث پر کہ خوشی و ناخوشی کی حالت مین حق بات کہہ دینا موجب نجات ہے پورا عمل کیا *

| قال رسول اللہ صلعم ثلاث منجیات (الی قولہ) |
|---|
| والقول بالحق فی الرضاء والسخط - (مشکوٰۃ) |

ہم ان کے اس اعتراف حق کی بڑی قدر کرتے ہین - اور اس تصدیق مضمون کے دل سے شکر گذار ہین اور اس کے شکریہ مین دست بدعا ہین کہ خداوند تعالی انکی بصیرت کو اور بڑہائے اور ان کی حق بینی کی توفیق کو زیادہ کرے - ہمارے دل مین جو ان کی سابق کج بحثی پر رنج پیدا ہوگیا تھا جسکے سبب ہمنے ان سے اپنے پرچہ کا مبادلہ موقوف کرنا چاہا تھا وہ اب دور ہوگیا ہے - بلکہ اس حق گوئی و انصاف پژوہی سے ان کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آیندہ وہ بلا بدل بھی پرچہ لیین - اور انشاء اللہ تعالے لیتے رہین گے *

اس دوست کو جو شبہہ پیدا ہوگیا ہے کہ اہلحدیث زمانہ حال اہلحدیث زمانہ سابق کی مثل جنکو ہمارے اکابر نے "اہلحدیث" کا خطاب دیا ہوا ہے کیونکر ہوسکتے ہین باوجودیکہ یہ کتب حدیث کے خود جامع نہین ہین اور نہ تصحیح و تضعیف حدیث مین خود محقق ہین - یہ وزا ا ور فکر و تامل کرنے سے خود بخود دور ہوجائے گا دل کو حق کی طرف رجوع ہوا ہے تو ایسی شبہات واہیہ کا استقرار اس مین کب ممکن ہے اور ہمارا مضمون "مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے پر ہوتی ہے" جو عنقریب شایع ہوگا نیز آپکو اس شبہہ کے ازالہ پر مدد دیگا *

نقل

# ایڈریس

## منجانب فرقہ اہلحدیث و ممبران دیگر فرقہا اہل اسلام

### بحضور سر چارلس امفرسٹن ایچیسن صاحب بہادر کے سی ایس آئی سی - آئی - ای - ایل ایل ڈی لفٹننٹ گورنر پنجاب وغیرہ

ہم ممبران فرقہ اہلحدیث و دیگر فرقہاے اہل اسلام حضور والا کی عالی خدمت مین اس

موقعہ پر (جبکہ حضور اس صوبہ سے مرخص ہوتے ہین) کمال ادب واخلاص کے ساتھ حضور والا کے خسروانہ احسانات و مربیانہ عنایات کا شکریہ ادا کرنے اور حضور کی مفارقت پر دلی افسوس ظاہر کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہین *

(۲) حضور والا کے شاہانہ عنایات و مربیانہ توجہات ابتدا ار رونق افروزی ہندوستان سے اس عہد گورنری تک اس ملک ہندوستان پر اس کثرت و تواتر سے مبذول رہی ہین کہ اگر ان کو متواتر باران رحمت یا موجزن دریا موہبت کہا جائے تو بیجا نہین ہے *

(۳) ملک پنجاب پر حضور والا کا یہ احسان تمام آیندہ نسلون تک یادگار رہیگا کہ حضور نے یونیورسٹی کا وہ علمی پودہ جو مبارک ہاتھون سے لگایا تھا ایسا سرسبز وشاداب کیا کہ آج اسکے فواید سے تمام اہل پنجاب مستفید و مستفیض ہورہی ہین اور آیندہ ان کو فایدہ پہونچنے کی اور بہت زیادہ امیدین ہین *

(۴) حضور والا نے پنجاب مین معزز جوڈیشل عہدون پر دیسیون کو مامور و معزز فرمایا جن کے حصول کی عزت اس سے پہلے اس صوبہ مین کبھی دیسیون کو حاصل نہوئی تھی *

(۵) پنجاب مین لوکل سلف گورنمنٹ کا اجرا بھی حضور کی معاونت و مشاورت سے ہوا ہے *

(۶) پنجاب مین چیفز کالج کا قیام و استحکام کا قرعہ بھی عہد ہی کے نام نامی پر روز ازل مین ڈالا گیا تھا - کہ اس کا ظہور حضور کے عہد سعادت مہد مین ہوا *

(۷) پنجاب مین علمی فری لائبریری کو حضور نے قایم کیا جس کے فیض سے غریب نادار بھی (جو مال خرچ نہین کرسکتے) ویسے ہی کامیاب ہوتے ہین جبکہ

امیر - مالدار *

(۸) حضور نے ویسیون کو اپنی بارگاہ مین اس فیاضی سے دخل دیا کہ وضیع و شریف سب کو یکسان فیضیاب ہونے اور اپنی عرض حاجات کرنے کا یکسان موقع ملتا رہا *

(۹) یہ وہ برکات خسروانہ وعنایات شاہانہ حضور ہین جنسے اس ملک کی تمام باشندے فیضیاب ہو رہے ہین - اور خاصکر اہل اسلام پر حضور نے یہ شاہانہ احسان کیا ہے کہ ان کی نازک اور ضعیف حالت پر رحم فرمایا اور ان کو ترقی کی دوڑ مین اپنی ہمعصر اقوام سے بہت پیچھے رہی ہوئی دیکھکر ہمسری اقران کا سامان بہم پہنچا دیا یعنے غریب مسلمان طالب العلمون کے لئے اٹھاؤن وظائف کا حکم اس صوبہ پنجاب مین نافذ کیا ہے یہ احسان اہل اسلام پر ایسا ہوا ہے جو حضور کے کارنامون مین ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی پر یادگار رہیگا *

(۱۰) یہ احسان حضور بھی کچھہ کم لائق ذکر و قابل فخر نہین ہے بلکہ اس ایڈریس مین بہ خصوصیت کے ساتھ واجب الذکر ہے جو حضور نے مسلمانون کے ایک گروہ "اہلحدیث" پر مبذول فرمایا ہے کہ ان کی نسبت ایک ایسے دل آزار لفظ "وہابی" کے استعمال کو جس سے ان کی وفاداری و جان نثاری مین (جو نازک وقتون پہ ہر ہو چکی اور گورنمنٹ کے نزدیک ثابت و مسلم ہے) ناواقفون کو شبہہ ہو سکتا درخواست و استعانت گورنمنٹ ہندوستان رد فرمایا اور سرکاری کاغذات مین اسکی استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کیا *

(۱۱) ہم اہل اسلام عموماً اور فرقہ اہلحدیث خصوصاً حضور کے ان احسانات مربیانہ و عنایات خسروانہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کی انتہی پر حسرت دل سے افسوس کرتے ہین کہ ہم بہت جلد حضور کے آئندہ مربیانہ عنایات سے

محروم ہونے والے ہین ✤

(۱۲) ہم باشندگان پنجاب خصوصاً اہل اسلام علی الخصوص اہلحدیث کو جس ق
حضور کی مفارقت کا افسوس ہے اوسکے پورے اور سچے طور پر اظہار کے لئے
کافی الفاظ نہین پاتے ہ لہذا بجائے اس اظہار افسوس کے اس ناچیز ایڈریس
کے خاتمہ مین ان کلمات دعائیہ کی عرض پر اکتفا کرتے ہین کہ خداوند عالم حض
فیض گنجور کو صحت و سلامتی کے ساتھ وطن مالوف مین پہنچاوے اور پہر بہت
جلد حضور کو عہدہ گورنر جنرل پر مامور و معزز فرماکر ہندوستان مین لاوے
ہماری آنکھون کو دوبارہ حضور کے دیدار کے فیض آثار سے منور کرے
آمین ثم آمین ے

بوطن رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی

یہ ایڈریس بذریعہ ڈیپوٹیشن ہر آنر لفٹنٹ گورنر کے حضور مین ۲۴ مارچ ۱۸۸۷ع کو پیش ہو چکا
لہذا اہلحدیث پنجاب اس ایڈریس کی تائید مین حسب ہدایت صفحہ ۱ دستخط ارسال کرین -
ایڈریس پر اہلحدیث کے علاوہ دوسرے اسلامی فرقون کے اعیان لاہور نے بھی دستخط
کئے ہین جنکے نام مع خطاب ذیل مین لکھے جاتے ہین -

(۱) جناب نواب نوازش علیخان صاحب سی آئی ای لالہ یف پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۲) جناب نواب عبدا
صاحب سی ایس آئی پریزیڈنٹ انجمن اسلامیہ لاہور (۳) نواب غلام محبوب سبحانی صاحب رئیس لاہور (
خان بہادر فقیر سید قمر الدین صاحب رئیس آنریری مجسٹریٹ لاہور (۵) خان بہادر سید عالم شاہ ص
پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - (۶) جناب مولوی خلیفہ حمید الدین صاحب قاضی شہر لاہور و پریزیڈ
انجمن حمایت اسلام لاہور (۷) جناب مولوی غلام محمد صاحب امام مسجد شاہی لاہور (۸)
انعام علی صاحب بی اے (۹) منشی محرم علی صاحب چشتی ایڈیٹر رفیق ہند (۱۰) ڈاکٹر ا
صاحب اسسٹنٹ سرجن (۱۱) منشی محمد اسمعیل صاحب وکیل لاہور - ان حضرات سے

یہ ڈپوٹیشن اہلحدیث مین محمد حسین بٹالوی بھی شامل تھے - اور علاوہ ان کے اور صاحب جنکے دستخط ایڈریس پر ہین بھی شامل ہوئے